ذکرِ فاطمہ علیہا السلام

حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

ذکرِ فاطمہؑ

مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

ZIKR-E-FATIMA A.S.





HAUZA E ILMIYA JAME-ATOT-TABLEEGH

Maulana Alim Sb. Ka Madarsa

Musahab Ganj, Lucknow, U.P. Pin-226003 (India)

Contact No. 8081774103, 9935010110

بسم الله الرحمن الرحيم



تالیف

حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : ذکرِ فاطمہؑ
تالیف : حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی
تصحیح : حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری
طباعت : بار اوّل
سال طباعت : اکتوبر ۲۰۲۶ء
تعداد : ۵۰۰ (پانچ سو)
قیمت : ۲۵۰ (دو سو پچاس) روپئے

ناشر

حوزۂ علمیہ جامعۃ التبلیغ مصاحب گنج لکھنؤ، (یوپی)

ملنے کے پتے:

- حوزۂ علمیہ جامعۃ التبلیغ مصاحب گنج لکھنؤ، یوپی انڈیا پن کوڈ: ۲۲۶۰۰۳.
- اقراء قرآن سینٹر، ساؤتھ کرشنا پوری، مظفر نگر (یوپی).
- مولانا مرزا محمد کمیل و مولانا مرزا نبیل رضا، ۲۱/۱۹ گلشن رضا، عباس نگر، گنگھادرا نلور منڈل، ضلع چتور (آندھرا پردیش).

عرضِ ناشر

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا وہ مقدس ہستی ہیں جن کی ذاتِ گرامی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھرانے کی عظمت، عصمت، طہارت، عبادت، ایثار اور اخلاقِ کریمانہ کا روشن مظہر ہے، آپؑ کی حیاتِ طیّبہ کا ہر گوشہ ساری امتِ مسلمہ، بالخصوص خواتینِ عالم کے لئے ایک کامل نمونۂ عمل کی حیثیت رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ تاریخ و ادب کے ہر دور میں اہلِ علم و قلم نے آپؑ کی سیرت طیّبہ اور فضائل و مناقب کو اپنے اپنے انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے، زیرِ نظر کتاب ''**ذکرِ فاطمہؑ**'' بھی اسی سلسلے کی ایک علمی کاوش ہے، یہ عظیم تالیف ادارہ ''جامعۃ التبلیغ'' کی قابلِ فخر شخصیت **حجۃ الاسلام مولانا علی اکبر کربلائی مدظلہ** کی محنتِ شاقّہ کا نتیجہ ہے، موصوف نے کتابِ ہذا میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی حیاتِ مبارکہ، فضائل و مناقب اور سیرتِ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں کو احادیث و روایات کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تصحیح کے فرائض بھی ادارۂ ہذا کی ایک اور مایۂ ناز شخصیت والد علاّم **حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مرزا محمد عالم طاب ثراہ** کے شاگردِ خاص **حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری** نے انجام دئے ہیں، اس سے کتاب کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

''ذکر فاطمہؑ'' کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احادیث و روایات کو مع متن و ترجمہ پیش کیا گیا ہے، یوں قاری کو صرف کسی واقعے یا فضیلت کا خلاصہ ہی

نہیں ملتا بلکہ اصل روایت کے متن سے بھی استفادہ کا موقع ملتا ہے، کتاب میں بیس ابواب ہیں اور ہر باب میں شہزادی کونینؑ کی حیاتِ مبارکہ کا ایک مختصر مگر جامع خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، آپؑ کی ولادتِ باسعادت، عہدِ طفولیت، ازدواجی زندگی، عبادت و بندگی، اخلاق و کردار، مقام و مرتبہ، فضائل و مناقب، دفاعِ رسالت و ولایت، غم انگیز شہادت اور دیگر اہم پہلوؤں کو قارئین کرام کے سامنے رکھا گیا ہے، ہمیں خوشی ہے کہ مؤلف محترم نے اپنی اس عظیم کاوش کی اشاعت کے لئے اپنے اُس تعلیمی مرکز کا انتخاب کیا جس سے ان کی علمی و دینی تربیت وابستہ رہی ہے، یقیناً یہ ہمارے لئے بھی باعثِ مسرت و شرف ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و سیرت پر مشتمل یہ عظیم کتاب ہمارے ذریعے اہلِ علم و محبت تک پہنچ رہی ہے، یہاں یہ بھی عرض کردیں کہ ایک ناشر کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری صرف کتاب کو طباعت کے مرحلے سے گزار کر قارئین تک پہنچانا نہیں بلکہ ایسے علمی و دینی ذخیرے کی اشاعت میں اپنا حصہ ادا کرنا بھی ہے جو نئی نسل کو اپنے دینی ورثے، اہلِ بیت علیہم السلام کی سیرت اور اسلامی اقدار سے جوڑنے کا ذریعہ بنے، اسی احساس کے تحت ''ذکرِ فاطمہؑ'' کی اشاعت کو ہم اپنے لئے ایک علمی و دینی خدمت سمجھتے ہیں۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ ہمیں محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی محبت و معرفت پر قائم رکھے اور ان کی سیرت و تعلیمات کو سمجھنے اور عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مرزا رضا عباس

مدیر حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ، مصاحب گنج لکھنؤ یوپی (انڈیا)

۲/ اکتوبر ۲۰۲۶ء مطابق ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ بروز جمعہ

کلماتِ تحسین

از قلم: حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری، اقراء قران سینٹر مظفر نگر (یوپی)

کائنات میں کچھ ہستیاں ایسی ہیں جن کا تذکرہ وقت کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ ان کا ذکر کسی ایک عہد، کسی ایک قوم یا کسی ایک طبقے تک محدود نہیں رہتا، بلکہ ہر دور کے اہلِ دل کے لئے چراغ راہ بن جاتا ہے، حضرت فاطمہ زہراؑء بھی انہی مقدس ہستیوں میں سے ایک ہیں، آپؑ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر، امیرالمؤمنین علیؑ کی ہمسر، حسنین کریمینؑ کی مادر اور عصمت وطہارت کا وہ عظیم پیکر ہیں جس کی مثال تاریخِ انسانیت میں نہیں ملتی، جب حضرت فاطمہ زہراؑء کا نام اقدسِ زبان پر آتا ہے تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت یاد آتی ہے، حضرت علی مرتضیٰؑ کی ہمسری یاد آتی ہے، حسنؑ وحسینؑ کی تربیت یاد آتی ہے اور ایک ایسی پاکیزہ زندگی کا تصور آنکھوں کے سامنے تیرنے لگتا ہے جس میں عبادت بھی ہے اور بندگی بھی، صبر بھی ہے اور ایثار بھی، حق گوئی بھی ہے اور مجاہدت بھی، اسی لئے سیدۂ طاہرہؑ کی سیرت کا مطالعہ کرنا محض تاریخ پڑھنا نہیں، بلکہ اپنی زندگی کی نورانیت کے لئے ایک روشن اسوہ تلاش کرنا ہے، اسی جذبے کے تحت محققِ بصیر **حجۃ الاسلام مولانا مرزا علی اکبر کربلائی قبلہ** نے نہایت اخلاص اور محبت وعقیدت سے بھرپور موضوع یعنی **"ذکر فاطمہؑ"** کو اپنے قلم کے لئے منتخب کیا تاکہ شہزادیؑ کی حیاتِ طیبہ کو اصولِ زندگی بنایا جاسکے۔

یوں تو اردو زبان میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی سیرت و فضائل پر متعدّد گراں قدر کتب موجود ہیں، جن میں اہلِ قلم نے اپنے اپنے ذوق، منہج اور علمی زاویے کے مطابق آپ کی شخصیت کے مختلف ابعاد کو نمایاں کیا ہے لیکن زیرِ نظر کتاب کی امتیازی جہت اس کی روایتی ترتیب اور احادیث کو متن کے ساتھ یکجا کرنے کی کوشش ہے، اس اعتبار سے کتاب ہذا کو اردو اسلامی لٹریچر میں ایک مفید اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے، موصوف قبلہ کی یہ چھٹی تالیف ہے، ان کے قلم کا سفر اگرچہ مختلف موضوعات سے گزرتا رہا، تاہم اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی محبت اور ان کے فضائل کا بیان ان کی تحریری کاوشوں کا ایک نمایاں پہلو رہا ہے، ''ماہِ رحمت و برکت'' ہویا'' نورِ زندگی''، ''ذکرِ اہل بیتؑ'' ہویا ''شیعہ و محب''، ''مومنین اور امیر المومنینؑ'' ہویا'' ذکرِ فاطمہؑ'' تمام کتابیں موصوف کی اہل بیتؑ سے خاص عقیدت و محبت کو بیاں کرتی ہیں، موصوف قبلہ کی بعض دیگر کتابوں کی طرح حقیر نے کتاب ہذا کی تصحیح کی بھی ذمہ داری قبول کی مگر اس اعتراف کے ساتھ کہ محض کوشش ہی کر سکتا ہوں کما حقہ تصحیح کا حق ادا نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ آپ کی اس عظیم کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے دلوں میں محبتِ فاطمہؑ اور معرفتِ اہلِ بیتؑ پیدا کرنے کا وسیلہ بنائے، مؤلف محترم کے قلم کو مزید تقویت دے اور ہم سب کو سیرتِ فاطمہؑ سے روشنی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

خاکپائے درِ خادمان اہل بیتؑ

مظاہر حسین مظفر نگری

۴/ اکتوبر ۲۰۲۶ء مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ بروز یکشنبہ

عرضِ مؤلف

خدائے واحد کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے حقیر کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل و مناقب کو محراب و منبر کے ساتھ ساتھ اپنے ادنیٰ قلم کے وسیلے سے بھی لوگوں تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر سکوں، یہ میرے لئے ایک علمی و قلمی مشغلہ نہیں بلکہ محبتِ اہلِ بیتؑ کے اظہار اور ان کی تعلیمات کو عام کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اور یہ صرف میرے والد گرامی مرحوم **مرزا ابراہیم بیگ** کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جن کی خدمات کا جبران میرے لئے ہرگز ممکن نہیں ہے، میرے والدِ گرامی پیشے کے اعتبار سے ٹیلر تھے، بعد ازاں انہوں نے تقریباً پچیس برس تک ایک باغ اجارے پر لیا، جہاں زراعت فرماتے تھے، وہ نہایت مہمان نواز، ہمدرد اور خوش اخلاق انسان تھے، ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ ذاکرِ اہلِ بیت علیہم السلام تھے، صوم و صلاۃ کے پابند اور اہلِ بیتؑ کی محبت و مؤدت سے سرشار تھے، بچپن ہی سے حقیر کو والدِ گرامی کے ساتھ مجالس میں شرکت کا موقع ملتا رہتا تھا، جب میں ذاکرین کو منبر پر دیکھتا تو دل میں ایک معصوم سی خواہش پیدا ہوتی کہ ایک دن میں بھی منبر سے اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل بیان کروں، اللہ تعالیٰ نے حقیر کی اس

خواہش کو قبول فرمایا اور وہ وقت بھی آیا کہ بارہ برس کی عمر میں میرا داخلہ ''علی پور'' کے ''**المہدی اسلامک سینٹر**'' میں کیا گیا، وہاں میں نے **مولانا کلب عباس صاحب** اور **مولانا وزیر حسین صاحب** سے صرف میر اور ہدایہ کی تعلیم حاصل کی، بعد ازاں مولانا کلب عباس صاحب کے توسط سے **حجۃ الاسلام والمسلمین مرزا محمد عالم طاب ثراہ** کے **مدرسۂ جامعۃ التبلیغ** لکھنؤ میں داخلہ ہوا، حقیر ایک طویل عرصے تک اس مدرسے سے علمی و دینی فیض حاصل کرتا رہا، یقیناً میرے لئے وہ زمانہ کسی نعمت سے کم نہ تھا، یا یوں کہوں کہ در حقیقت یہ دور میرے لئے لکھنؤ میں رہ کر ایران میں تعلیم پانے کے مترادف تھا، میرے والدِ محترم کا ایک جملہ آج بھی میرے دل میں نقش ہے: ''بیٹا! جب تک تم عالم نہیں بن جاتے، واپس نہیں آنا''، الحمدللہ! اس عظیم ادارے نے مجھے بہت کچھ عطا کیا، آج میں جو کچھ بولتا ہوں، جو کچھ لکھتا ہوں اور دین کی خدمت کے حوالے سے میرے پاس جو کچھ بھی ہے، اس میں اسی عظیم ادارے کا بڑا حصہ ہے، اس سلسلے میں میں اپنے اساتذۂ کرام اور وابستگانِ ادارہ بالخصوص **حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا مرزا جعفر عباس صاحب قبلہ** اور **حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا مرزا رضا عباس صاحب قبلہ** کا ہمیشہ احسان مند رہوں گا، جنھوں نے میری تعلیم و تربیت کے ذرائع فراہم کئے۔

حقیر کے اس علمی و دینی سفر کا ایک ثمر زیرِ نظر کتاب **''ذکرِ فاطمہؑ''** ہے، جو راقم کی چھٹی کاوش ہے اور جسے تحریر کرتے ہوئے دل میں یہ احساس برابر موجود رہا کہ ہم جس عظیم المرتبت ہستی کا تذکرہ کرنے بیٹھے ہیں، وہ کوئی اور نہیں دخترِ رسولؐ، زوجۂ امیر المؤمنینؑ، مادرِ حسنینؑ اور سیدۂ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ ہیں، یقیناً شہزادی کونینؑ کی عظمت و فضیلت کا احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں، تاہم

تقاضائے محبت و مؤدت نے مجبور کیا کہ بی بیٔ دو عالمؑ کی حیاتِ طیبہ کے چند روشن پہلوؤں کو احادیث و روایات کے گلدستے میں قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

''ذکرِ فاطمہؑ'' بیس ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب کے آغاز میں تمہیدی کلمات کو پیش کیا گیا تاکہ شروع ہی میں موضوعِ سخن واضح ہو جائے، پھر اس موضوع سے متعلق معتبر احادیث و روایات مع حوالہ و ترجمہ نقل کیا گیا اور کوشش یہی رہی کہ قارئین محترم کو صرف واقعات اور معلومات نہ ملیں بلکہ ان کے اصل مآخذِ روایی کے متن سے بھی آشنائی حاصل ہو، تاکہ وہ ان فضائل و واقعات کو براہِ راست روایات و احادیث کے آئینے میں دیکھ سکیں، کتاب کے پہلے باب میں زمانۂ جاہلیت میں بیٹیوں کے ساتھ ماں باپ کے ظالمانہ رویوں کو بیان کیا گیا اور اسی کے ساتھ اسلام میں بیٹیوں کی تکریم پر بھی روشنی ڈالی گئی، اس کے بعد باقی ابواب میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت سے لے کر رسولِ اکرمؐ کے دامنِ تربیت میں آپ کی پرورش تک، پھر ازدواجی زندگی، عبادت و ریاضت اخلاق و کردار، مقام و منزلت، تربیتِ اولاد، احادیث، یادگاری آثار، دفاعِ رسالت و امامت اور دیگر اہم پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے، یقیناً حضرت فاطمہ زہراؑ کی حیاتِ طیبہ کے حوالے سے اردو اور دیگر زبانوں میں بہت سی گراں قدر کتابیں لکھی جا چکی ہیں، اہلِ علم نے اپنی اپنی بساط کے مطابق سیرتِ زہرا سلام اللہ علیہا کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا ہے، یہ ادنیٰ کاوش بھی اسی علمی و عقیدتی سلسلے کی ایک معمولی سی کڑی ہے، تاہم ''ذکر فاطمہؑ'' کو جس خصوصی پیرایہ سے پیش کیا گیا ہے وہ قارئین کرام کے پیشِ نظر ہے۔

یہاں یہ بھی بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب تک راقم نے جو کتابیں تحریر کی

ہیں، ان میں برادر بزرگوار **حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری مدظلہ** کی علمی و فکری رہنمائی و تعاون ہمیشہ سرمایۂ افتخار رہا ہے، میں اکثر قبلہ کی اس خدمت کو یوں بیان کرتا ہوں کہ گھر میں ایک بچہ مختلف قسم کے پھول جمع کر کے اپنے بڑے بھائی کے حوالے کرتا ہے اور بھائی انہی پھولوں کو سلیقے سے ترتیب دے کر ایک خوبصورت گلدستہ بنا دیتا ہے، اسی طرح مختلف مواد کو جمع کرنا اور پیش کرنا میرا کام رہا، لیکن اس مواد کو درست کرنا، سنوارنا، ترتیب دینا اور خوبصورت علمی و تحریری گلدستہ بنانا قبلہ کی عرق ریزی اور شفقت و رہنمائی کا نتیجہ ہے۔

آج راقم کو "مریشس" میں آئے ہوئے ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے، اس دوران دلی خواہش یہ تھی کہ اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے اُس دینی ادارے سے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو جہاں سے میں نے اپنی علمی و تبلیغی زندگی کا سفر شروع کیا، جہاں کے اساتذہ کرام نے میری علمی تربیت کی اور جہاں سے مجھے دینِ مبین اور مکتبِ اہلِ بیت علیہم السلام کی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا، چنانچہ **حجۃ الاسلام مولانا مرزا رضا عباس صاحب** مدیر محترم و فرزند ارجمند بانیٔ جامعۃ التبلیغ **حجۃ الاسلام والمسلمین مرزا محمد عالم طاب ثراہ** نے بخلوص دل اس ذمہ داری کو قبول فرمایا اور اشاعتی مراحل سے گزار کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا، ناچیز، قبلہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں خداوند عالم میرے مہد علمی "جامعۃ التبلیغ" کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے والدین، اپنی اہلیہ محترمہ، اپنے بچوں بچیوں بالخصوص خطیب اہل بیتؑ عزیز القدر مولانا مرزا محمد کمیل سلمہٗ اور خطیب اہل بیتؑ عزیز القدر مولانا مرزا نبیل رضا سلمہٗ، نیز اپنے جملہ اساتذۂ کرام اور

ان تمام مخلص حضرات کی خدمت میں ایک عقیدت بھرا نذرانہ پیش کرتا ہوں جنہوں نے زندگی کے مختلف مراحل میں میرا ساتھ دیا، میری رہنمائی و ہمت افزائی فرمائی اور علمی و دینی کاوشوں میں میرا تعاون فرمایا، خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا مرزا جعفر عباس صاحب، حجۃ الاسلام مولانا مرزا رضا عباس صاحب، حجۃ الاسلام مولانا کلب عباس صاحب، حجۃ الاسلام مولانا وزیر حسین صاحب، حجۃ الاسلام مولانا اظہر حسین صاحب، حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین مظفر نگری صاحب، حجۃ الاسلام مولانا اکبر علی ترابی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا مرزا عابد علی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا محمد عباس عابدی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا سید محمد اسلم صاحب، حجۃ الاسلام مولانا سید حسین حیدر صاحب، حجۃ الاسلام مولانا نصرت صاحب، حجۃ الاسلام مولانا ثمر زیدی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا مسعود اختر صاحب، حجۃ الاسلام مولانا غلام شبّرؔ صاحب، حجۃ الاسلام مولانا علی عباس وفاؔ صاحب، خطیب اہل بیتؑ مولانا نواب حیدر طوسی صاحب، جناب مرحوم واجد بھائی، جناب مقبول بھائی، جناب روشن بھائی، جناب علی محمد بھائی، جناب مشتاق بھائی، جناب احمد بھائی، جناب مسلم بھائی، جناب زاہد بھائی، جناب محمد بھائی، جناب فہیم بھائی، جناب شبیر بھائی اور جناب یوسف بھائی کو اپنی اس ناچیز کاوش میں شامل کرتا ہوں خداوند عالم ان تمام حضرات کی دینی و قومی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔

یہاں یہ اعتراف کرنا بھی ضروری ہے کہ ہماری تمام تر کوشش یہی رہی ہے کہ کتاب کے کسی گوشے میں کوئی کمی یا خامی واقع نہ ہو، لیکن نفوسِ قدسیہ علیہم السلام

کے سوا سب خطا کار ہیں، اس ناچیز کوشش میں بھی خطا کا امکان لازمی ہے، لہٰذا اہلِ نقد و نظر سے گزارش ہے کہ اگر کتاب کے کسی حصّے میں کوئی لغزش پائیں تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے برطرف کیا جاسکے، دعا ہے کہ خداوندعالم ''ذکرِ فاطمہؑ'' کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے حضرت فاطمہ زہراؑ کی معرفت و محبت کے فروغ کا ذریعہ بنائے، دلوں کو محبتِ اہلِ بیت علیہم السلام سے روشن و منور فرمائے اور ہمارے لئے دنیا و آخرت میں باعثِ خیر و سعادت قرار دے۔ آمین یارب العالمین۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

خادم قوم وملت: مرزا علی اکبر کربلائی

۵/ اکتوبر ۲۰۲۶ء مطابق ۲۲/ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ بروز دوشنبہ

عباس نگر، گنگھادرانلور منڈل، ضلع چتور (آندھراپردیس) مقیم حال ماریشس.

فہرست

عرضِ ناشر ۵

کلماتِ تحسین ۷

عرضِ مؤلف ۹

فہرست ۱۵

◆ **پہلا باب ۳۵**

بیٹیوں کی عظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں ۳۷

تمہیدی کلمات ۳۷

الف) زمانۂ جاہلیت میں بیٹیوں کی حالتِ زار بزبانِ قرآن ۳۸

پہلی آیت: بیٹی کی پیدائش پر چہرے سیاہ ۳۸

دوسری آیت: بیٹی کو زندہ رکھنے یا دفن کرنے کا فیصلہ ۳۸

تیسری آیت: قیامت میں بیٹیوں کے قتل کا سوال ۳۹

آج کی جاہلیت، شکمِ مادر میں بیٹی کا قتل ۳۹

قرآن مجید میں اولاد کا قتل ایک سنگین جرم ۴۰
پہلی آیت: اولاد کو مفلسی کے سبب قتل نہ کرو ۴۰
دوسری آیت: اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو ۴۱
تیسری آیت: اولاد کا قتل خسارا اور گمراہی ہے ۴۱
ب): بیٹیاں بزبانِ معصومینؑ ۴۳
پہلی حدیث: بیٹیاں بہترین اولاد ۴۳
حدیث میں موجود الفاظ کی تشریح: ۴۳
دوسری حدیث: بیٹیاں نیکی اور بیٹے نعمت ۴۴
تیسری حدیث: بیٹیوں کا حق ۴۴
بیٹیاں رحمت ہیں زحمت نہیں ۴۵
بیٹی کے عنوان پر رضاؔ سرسوی کی ایک خوبصورت نظم ۴۷
◆ **دوسرا باب ۵۱**
حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا عالم نور میں ۵۳
تمہیدی کلمات ۵۳
پہلی حدیث: نورِ فاطمہؑ، تخلیقِ ارض و سماء سے پہلے ۵۴
تشریحی نکات: ۵۶
دوسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، تسبیح سے تجلّی تک ۵۷
تیسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، ہدایت اور ضلالت کا معیار ۵۸

◆ تیسرا باب..... ۵۹
حضرت فاطمہ زہراؑء عالم نور سے عالم ظہور تک..... ۶۱
تمہیدی کلمات ۶۱
پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کی تاریخ ولادت و شہادت ۶۲
دوسری حدیث: حضرت فاطمہؑ شکم میں ہمرازِ مادر ۶۳
تیسری حدیث: حضرت فاطمہؑ کی ولادت پر پاک بیبیوں کی آمد ۶۵
الف) حضرت خدیجہؑ کی فضیلت دامنِ قرآن میں ۶۹
ب) حضرت خدیجہؑ کی فضلیت دامنِ احادیث میں ۷۰
پہلی حدیث: حضرت خدیجہؑ جنت کی بہترین خاتون ۷۰
دوسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کی یاد میں نبیؐ روئے ۷۱
تیسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کا مثل کہاں؟ ۷۲
چوتھی حدیث: حضرت خدیجہؑ پلِ صراط پر ۷۳
پانچویں حدیث: حضرت خدیجہؑ کے گھر سے اسلام کا نور اٹھا ۷۴
چھٹی حدیث: حضرت خدیجہؑ کی وفات پر نبیؐ کا غم ۷۴
◆ چوتھا باب ۷۵
حضرت فاطمہ زہراؑء کے اسماء والقاب وکنیات ۷۷
تمہیدی کلمات ۷۷
الف): اللہ کے نزدیک حضرت فاطمہؑ کے نو نام ۷۸

پہلا نام: فاطمہؑ ۷۹
پہلی حدیث: فاطمہؑ اور ان کے شیعہ آگ سے محفوظ ۷۹
دوسری حدیث: نام فاطمہؑ میں ولایتِ الٰہیہ کا انحصار ۷۹
تیسری حدیث: وہ فاطر اور تو فاطمہؑ ۸۰
چوتھی حدیث: فاطمہؑ نام کا تقدس ۸۱
دوسرا نام: صدّیقہ ۸۲
پہلی حدیث: یا علیؑ آپ کی زوجہ صدّیقہ ہیں ۸۲
دوسری حدیث: صدّیقہ کو صدّیق ہی غسل دے گا ۸۳
تیسرا نام: مبارکہ ۸۳
چوتھا نام: طاہرہ ۸۵
پانچواں نام: زکیّہ ۸۵
چھٹا نام: راضیہ ۸۶
ساتواں نام: مرضیہ ۸۷
آٹھواں نام: محدّثہ ۸۷
نواں نام: زہراؑ ۸۸
پہلی حدیث: فاطمہؑ، زہراء ہیں ۸۸
تیسری حدیث: فاطمہؑ، زہرۂ اہل بیتؑ ہیں ۹۰
ب): حضرت فاطمہؑ کی کُنیات اور ان کے معنی ۹۲

◆ **پانچواں باب..... ۹۵**

شادی خانہ آبادی حضرت علیؑ اور شہزادی فاطمہ زہراؑ..... ۹۷

تمہیدی کلمات ۹۷

پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کا کفو ۹۸

دوسری حدیث: آسمانی نکاح جہاں دولت نہیں فضیلت معیار بنی ۹۸

تیسری حدیث: عقد علیؑ و فاطمہؑ کے وقت اوراقِ نجات کی بارش ۱۰۱

چوتھی حدیث: یا علیؑ تمہاری شادی آسمان پر کر دی گئی ۱۰۲

پانچویں حدیث: فرشتوں کی آمد ۱۰۴

چھٹی حدیث: نکاح نامہ پر ملائکہ کی گواہی ۱۰۵

ساتویں حدیث: فاطمہؑ کا مہر دنیا اور اختیارِ جنت و جہنم ۱۰۶

آٹھویں حدیث: رخصتی کا حَسین منظر ۱۰۷

نویں حدیث: رخصتی کے وقت اُمّ ایمنؓ کا گریہ ۱۰۸

دسویں حدیث: رخصتی کی شب دعائے رسولؐ ۱۰۹

گیارہویں حدیث: عروسی کی صبح دودھ کا پیالہ ۱۱۰

بارہویں حدیث: پہلی رات فاطمہؑ کا انفاق ۱۱۱

تیرہویں حدیث: شادی کا ولیمہ ۱۱۲

چودہویں حدیث: تقسیم کار ۱۱۴

پندرہویں حدیث: فاطمہؑ و علیؑ بہترین زن و شوہر ۱۱۴

سولہویں حدیث: سردارانِ جنت کی آمد کا اعلان ۱۱۵
سترہویں حدیث: پاکیزہ نسل کی بشارت ۱۱۶
◆ **چھٹا باب..... ۱۱۹**
مقام حضرت فاطمہ زہراءؑ کلام رسالتؐ میں..... ۱۲۱
تمہیدی کلمات ۱۲۱
پہلی حدیث: فاطمہؑ کا دُکھ میرا دُکھ ۱۲۲
دوسری حدیث: فاطمہؑ کو اذیت دینا مجھے اذیت دینا ۱۲۲
تیسری حدیث: فاطمہؑ کے غضب سے اللہ غضبناک ۱۲۲
چوتھی حدیث: فاطمہؑ کی رِضا میری رِضا ۱۲۳
پانچویں حدیث: فاطمہؑ میری دل کا قرار ۱۲۳
چھٹی حدیث: فاطمہؑ میرے وجود کی ایک رَگ ۱۲۳
ساتویں حدیث: فاطمہؑ میری روح ۱۲۴
آٹھویں حدیث: فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ ۱۲۴
نویں حدیث: فاطمہؑ میری ٹہنی ۱۲۵
دسویں حدیث: فاطمہؑ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۲۵
گیارہویں حدیث: فاطمہؑ انسانی شکل میں حور ۱۲۶
بارہویں حدیث: فاطمہؑ تمام جہانوں کی خواتین کی سردار ۱۲۶
تیرہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ امت کی سردار ۱۲۷

چودھویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ مومنین کی سردار ۱۲۷
پندرھویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ بہشت کی سردار ۱۲۷
سولھویں حدیث: فاطمہؑ اہل زمین میں سب سے افضل ۱۲۸
سترھویں حدیث: مرحبا میری بیٹی ۱۲۸
اٹھارھویں حدیث: حضرت فاطمہؑ کی منفرد سواری ۱۲۹
◆ **ساتواں باب ۱۳۱**
مقامِ حضرت فاطمہ زہراؑ کلامِ امامت میں ۱۳۳
تمہیدی کلمات ۱۳۳
۱۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی علیہ السلام کے کلام میں ۱۳۴
۲۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسن علیہ السلام کے کلام میں ۱۳۹
۳۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسین علیہ السلام کے کلام میں ۱۴۱
۴۔ مقامِ فاطمہؑ امام زین العابدین علیہ السلام کے کلام میں ۱۴۲
۵۔ مقامِ فاطمہؑ امام محمد باقر علیہ السلام کے کلام میں ۱۴۳
۶۔ مقامِ فاطمہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام کے کلام میں ۱۴۵
۷۔ مقامِ فاطمہؑ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کلام میں ۱۴۷
۸۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی رضا علیہ السلام کے کلام میں ۱۵۱
۹۔ مقامِ فاطمہؑ امام محمد تقی علیہ السلام کے کلام میں ۱۵۳
۱۰۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی نقی علیہ السلام کے کلام میں ۱۵۴

۱۱۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے کلام میں ۱۵۴
۱۲۔ مقامِ فاطمہؑ امام مہدی علیہ السلام کے کلام میں ۱۵۵
◆ **آٹھواں باب ۱۵۷**
مقام حضرت فاطمہ زہراؑ بیانِ صحابہؓ میں ۱۵۹
۱۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ۱۵۹
۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ کا بیان ۱۶۰
۳۔ حضرت ابوذرؓ کا بیان ۱۶۲
۴۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ۱۶۴
۵۔ عبداللہ ابن عمر کا بیان ۱۶۴
۶۔ انس بن مالک کا بیان ۱۶۵
◆ **نواں باب ۱۶۷**
مقام حضرت فاطمہ زہراؑ بیانِ امہاتؓ وصحابیاتؓ میں ۱۶۹
۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کا بیان ۱۶۹
۲۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کا بیان ۱۶۹
۳۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کا ایک اور بیان ۱۷۰
۴۔ حضرت میمونہؓ کا بیان ۱۷۰
۵۔ حضرت عائشہ کا بیان ۱۷۱
۶۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا بیان ۱۷۲

۷۔ مادرِ انس بن مالکؓ کا بیان ۱۷۲
۸۔ عمرہ بنت افعی کا بیان ۱۷۲
◆ **دسواں باب.....۱۷۵**
حضرت فاطمہ زہراؑء کا پاکیزہ گھرانہ..... ۱۷۷
تمہیدی کلمات ۱۷۷
پہلی حدیث: انبیاءؑ کے گھروں سے افضل ۱۷۸
دوسری حدیث: نبیؐ کا گھرانہ ۱۷۸
تیسری حدیث: اعضائے رسولؐ ۱۷۹
چوتھی حدیث: شجرۂ نبوت کی شاخ و ثمر ۱۸۰
پانچویں حدیث: میزانِ علم وہدایت ۱۸۱
چھٹی حدیث: عذاب سے محفوظ ۱۸۱
ساتویں حدیث: آتشِ دوزخ حرام ۱۸۲
آٹھویں حدیث: پناہِ خدا میں ۱۸۲
نویں حدیث: فرزندانِ رسولؐ ۱۸۲
دسویں حدیث: روزِ قیامت باہم اکٹھا ۱۸۳
گیارہویں حدیث: روزِ قیامت ایک ہی مقام پر ۱۸۳
بارہویں حدیث: سب سے پہلے داخلِ جنت ۱۸۳
تیرہویں حدیث: محبوبانِ خدا ۱۸۴

چودھویں حدیث: سید و سردار ۱۸۴
پندرھویں حدیث: دروازۂ جنت کی تحریر ۱۸۵
سولھویں حدیث: خیر العمل ۱۸۶
سترھویں حدیث: خیرِ اُمت ۱۸۶
اٹھارھویں حدیث: امامانِ امت ۱۸۷
انیسویں حدیث: ریسمانِ نجات ۱۸۷
بیسویں حدیث: گریۂ رسولؐ ۱۸۸
◆ **گیارھواں باب ۱۹۱**
حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلتیں ۱۹۳
تمہیدی کلمات ۱۹۳
پہلی فضیلت: فاطمہؑ کا ذکر عرش پر ۱۹۴
دوسری فضیلت: فاطمہؑ، پیکرِ صداقت ۱۹۶
تیسری فضیلت: فاطمہؑ پیکرِ حیا و عفت ۱۹۷
چوتھی فضیلت: فاطمہؑ مقامِ محمود پر فائز ۱۹۸
پانچویں فضیلت: فاطمہؑ کی قبرِ مطہر جنت کا ایک باغ ۱۹۸
چھٹی فضیلت: خانۂ فاطمہؑ میں نماز پڑھنا روضۂ رسولؐ سے افضل ۱۹۹
ساتویں فضیلت: وسیلۂ فاطمہؑ سے ڈول کا نزول ۲۰۰
آٹھویں فضیلت: فاطمہؑ کے ساتھ تین خواتین کی معیت ۲۰۱

نویں فضیلت: کنیزِ فاطمہؑ کی قرآن سے گفتگو ۲۰۲
دسویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی عزت و توقیر ۲۰۵
گیارہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی شان ۲۰۶
بارہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی سواری ۲۰۶
تیرہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کا استقبال ۲۰۶
چودہویں فضیلت: فاطمہؑ حوروں کے درمیاں ۲۰۸
پندرہویں فضیلت: فاطمہؑ کی سواری نبیؐ سے آگے ۲۰۹
سولہویں فضیلت: اہلِ محشر! نگاہیں جھکالو فاطمہؑ گزر رہی ہیں ۲۰۹
سترہویں فضیلت: فاطمہؑ اور تختی کی تحریر ۲۱۰
اٹھارہویں فضیلت: فاطمہؑ کے حق میں اللہ کا فیصلہ ۲۱۱
انیسویں فضیلت: تبسمِ فاطمہؑ سے جنت روشن ۲۱۱
بیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے دندانِ مبارک کی چمک ۲۱۲
اکیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے چہرۂ انور کا نور ۲۱۳
بائیسویں حدیث: فاطمہؑ پر علیؑ کو فخر ۲۱۳
تیئسویں فضیلت: فاطمہؑ کا چلنا نبیؐ جیسا ۲۱۴
چوبیسویں فضیلت: فاطمہؑ رسولؐ کو سب سے زیادہ محبوب ۲۱۴
پچیسویں فضیلت: محبتِ فاطمہؑ سو مقام پر نفع بخش ۲۱۵
چھبیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے نور کا سرچشمہ خدا کا نور ۲۱۶

ستائیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے وجود کی خوشبو..... ۲۱۶
اٹھائیسویں فضیلت: فاطمہؑ اور شہیدوں کی زیارت ۲۱۷
انتسویں فضیلت: فاطمہؑ افتخارِ علیؑ ۲۱۷
تیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے دشمن دوزخ میں ۲۱۸
اکتیسویں فضیلت: فاطمہؑ کا حکم امرِ خدا ۲۱۸
◆ **بارہواں باب ۲۱۹**
احادیثِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ۲۲۱
تمہیدی کلمات ۲۲۱
پہلی حدیث: عقیدۂ توحید ۲۲۲
دوسری حدیث: بعثتِ پیغمبرؐ کا مقصد ۲۲۳
تیسری حدیث: نبیؐ پر درود کا ثواب ۲۲۵
چوتھی حدیث: حضرت علیؑ امامت کا محور ۲۲۵
پانچویں حدیث: حضرت علیؑ فرشتوں کے بھی قاضی ۲۲۵
چھٹی حدیث: غدیر کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہا ۲۲۶
ساتویں حدیث: محمدؐ و علیؑ امت کے باپ ۲۲۶
آٹھویں حدیث: حضرت علیؑ نے فریضۂ الٰہی پر عمل کیا..... ۲۲۷
نویں حدیث: اے ابوالحسنؑ امرِ الٰہی پر صبر کرنا..... ۲۲۷
دسویں حدیث: حضرت علیؑ کے محبّ خوش سعاد تمند ۲۲۸

گیارہویں حدیث: قائم آلِ محمدؐ، نسل فاطمہؑ سے ۲۲۸
بارہویں حدیث: شیعانِ اہل بیتؑ جنت کے بہترین لوگ ۲۲۸
تیرہویں حدیث: حقیقی شیعہ ۲۲۹
چودہویں حدیث: شیعوں کی فکر ۲۲۹
پندرہویں حدیث: قیامت کی یاد ۲۲۹
سولہویں حدیث: گنہگاروں کی شفاعت ۲۳۰
سترہویں حدیث: آل محمدؐ کی محبت میں مرنا شہادت ۲۳۰
اٹھارہویں حدیث: شیعہ مبلغین کا آخرت میں مقام ۲۳۰
انیسویں حدیث: قرآن مجید کا تعارف ۲۳۲
بیسویں حدیث: قرآنی سورتوں کی تلاوت کا ثواب ۲۳۳
اکیسویں حدیث: میری پسندیدہ چیز تلاوتِ قرآن ۲۳۳
بائیسویں حدیث: تلاوتِ قرآن کی حضرت علیؑ کو وصیت ۲۳۴
تیئیسویں حدیث: ایمان اور نماز کا فلسفہ ۲۳۴
چوبیسویں حدیث: روزہ کا فلسفہ ۲۳۴
پچیسویں حدیث: روزہ دار کے آداب ۲۳۴
چھبیسویں حدیث: زکوٰۃ کا فلسفہ ۲۳۵
ستائیسویں حدیث: حج کا فلسفہ ۲۳۵
اٹھائیسویں حدیث: جہاد اسلام کی عزت ۲۳۵

انتیسویں حدیث: امر بالمعروف ونہی عن المنکر..... ۲۳۶
تیسویں حدیث: فقہی مسئلہ بیان کرنے کا اجر ۲۳۶
اکتیسویں حدیث: جمعہ کے روز دعا کا بہترین وقت ۲۳۷
بتیسویں حدیث: خواتین کے لئے کون سی چیز بہتر ۲۳۸
تینتسویں حدیث: خواتین کا جنازہ بھی باپردہ ہو ۲۳۸
چونتیسویں حدیث: نابینا سے بھی پردہ ۲۳۸
پینتیسویں حدیث: بہترین شوہر داری ۲۳۹
چھتیسویں حدیث: خدمتِ والدین ۲۳۹
سینتیسویں حدیث: دسترخوان کے آداب ۲۳۹
اڑتیسویں حدیث: خنداں پیشانی ۲۴۰
انتالیسویں حدیث: غاصبین فدک میرا جنازہ نہ پڑھیں ۲۴۰
چالیسویں حدیث: یا علیؑ! میرے بعد امامہؓ سے شادی کرنا ۲۴۱

◆ **تیرہواں باب ۲۴۳**

حضرت فاطمہؑ پر خدا کی خاص عنایتیں (آپ کے معجزات وکرامات).... ۲۴۵

تمہیدی کلمات ۲۴۵
پہلی روایت: شکم میں ماں سے ہم کلام ۲۴۶
دوسری روایت: فاطمہؑ مرکزِ عطا وبخشش ۲۴۷
تیسری روایت: فاطمہؑ کے لئے لباس وزیوراتِ جنت ۲۵۴

چوتھی روایت: چادرِ فاطمہؑ سے نور کی شعاعیں بلند ۲۵۶
پانچویں روایت: فاطمہؑ کے لئے بہشتی کھانا ۲۵۷
چھٹی روایت: چکی چلانے کے لئے فرشتے کا نزول ۲۶۰
ساتویں روایت: مدد کے لئے زمیں کے فرشتے مقرر ۲۶۱
آٹھویں روایت: جھولا خود بخود ہل رہا تھا ۲۶۲
نویں روایت: حسنینؑ کے لئے جنت سے لباسِ نو کا آنا ۲۶۳
◆ **چودھواں باب ۲۶۷**
قرآن کی نظر میں غضب و رضائے فاطمہؑ غضب و رضائے رسولؐ ۲۶۹
تمہیدی کلمات ۲۶۹
آیت کریمہ: رسولؐ کو اذیت دینے والے پر اللہ کی لعنت ۲۷۰
پہلی حدیث: فاطمہؑ کی فریاد سے کائنات کے ستون لرز اٹھے ۲۷۱
دوسری حدیث: فاطمہؑ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت ۲۷۲
◆ **پندرھواں باب ۲۷۷**
حضرت فاطمہؑ کی یادگاریں ۲۷۹
تمہیدی کلمات ۲۷۹
پہلی یادگار: دعائے نور ۲۸۰
دوسری یادگار: قید سے رہائی کی دعا ۲۸۳
تیسری یادگار: تسبیحِ فاطمہؑ ۲۸۴

پہلی روایت: خانۂ سیدہؑ سے ملنے والا آسمانی تحفہ ۲۸۴
دوسری روایت: تسبیحِ فاطمہؑ افضل ترین عبادت ۲۸۷
تیسری روایت: تسبیحِ فاطمہؑ بخششِ گناہ کا ذریعہ ۲۸۸
چوتھی روایت: تسبیحِ فاطمہؑ ہزار رکعت نماز سے زیادہ محبوب ۲۸۸
پانچویں حدیث: تسبیحِ فاطمہؑ سے شیطان بھاگ جاتا ہے ۲۸۹
چوتھی یادگار: درود برذاتِ اقدس فاطمہؑ ۲۸۹
پانچویں یادگار: گیارہ ستارگانِ امامت ۲۹۰
چھٹی یادگار: مصحفِ فاطمہؑ ۲۹۱
پہلی روایت: فراقِ رسولؐ میں جبرئیلؑ کی تسلی ۲۹۱
دوسری روایت: مصحفِ فاطمہؑ اخبارِ غیبی کا مجموعہ ۲۹۲
ساتویں یادگار: حدیثِ کساء ۲۹۳
پہلی روایت: یہ ہیں میرے اہل بیتؑ ۲۹۳
دوسری روایت: سیاہ بالوں والی چادر ۲۹۴
تیسری روایت: فاطمہؑ سکون قلب رسولؐ ۲۹۵
چوتھی روایت: حدیثِ کساء کا اجر و ثواب ۲۹۶
پانچویں روایت: اصحابِ کساء کو دیکھ کر نبیؐ کا گریہ ۲۹۷
آٹھویں یادگار: ساٹھ سے زائد قرآنی آیات ۲۹۸
۱۔ آیت تطہیر: عصمتِ فاطمہؑ پر نص قرآنی ۲۹۸

پہلی روایت ۲۹۸
دوسری روایت ۲۹۹
تیسری روایت ۳۰۱
چوتھی روایت ۳۰۱
پانچویں روایت ۳۰۲
۲۔ آیت مؤدت: محبتِ فاطمہؑ اجر رسالت ۳۰۳
پہلی روایت: ۳۰۴
دوسری روایت ۳۰۴
۳۔ آیت مباہلہ ۳۰۷
۴۔ آیت اطعام ۳۰۹
پہلی روایت ۳۱۰
دوسری روایت ۳۱۰
۵۔ سورۂ دہر ۳۱۱
۶۔ سورۂ کوثر ۳۱۳
◆ **سولہواں باب ۳۱۵**
فدک حق فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ۳۱۷
تمہیدی کلمات ۳۱۷
پہلی آیت ۳۱۸

دوسری آیت ۳۱۸
پہلی روایت ۳۱۸
دوسری روایت ۳۱۹
تیسری روایت ۳۲۰
چوتھی روایت ۳۲۱
پانچویں روایت ۳۲۲
چھٹی روایت ۳۲۳
ساتویں روایت ۳۲۷
آٹھویں روایت ۳۲۸
نویں روایت ۳۲۹
دسویں روایت ۳۳۱
مختصر تاریخچہ فدک ۳۳۱
◆ **سترہواں باب ۳۳۳**
حضرت فاطمہ زہراؑ کے شیعہ اور محبّ ۳۳۵
تمہیدی کلمات ۳۳۵
پہلی حدیث: شیعہ اور محبّ دعویٰ سے حقیقت تک ۳۳۶
دوسری حدیث: محبّینِ اہلِ بیتؑ کے نام پروانۂ نجات ۳۳۸
تیسری حدیث: روزِ قیامت سیدہؑ کی شفاعتِ کبریٰ ۳۳۹

چوتھی حدیث: نصرتِ فاطمہؑ سے مومن خوش ہوں گے ۳۴۱
پانچویں حدیث: محبّوں کی شفاعت ۳۴۲
چھٹی حدیث: حضرت فاطمہؑ اور کم عمر بچوں کی نگہداری ۳۴۳
◆ **اٹھارہواں باب ۳۴۵**
وفاتِ رسولؐ پر حضرت فاطمہ زہراؑ کی حالتِ زار ۳۴۷
تمہیدی کلمات ۳۴۷
پہلی حدیث: وفاتِ پدر کی خبر سن کر سیدہؑ کا گریہ ۳۴۷
دوسری حدیث: ہنگامِ احتضار سیدہؑ کا گریہ ۳۴۸
تیسری حدیث: نڈھال بابا کو دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ ۳۴۹
چوتھی حدیث: قبرِ نبیؐ پر سیدہؑ کی فریاد ۳۵۱
پانچویں حدیث: مزارِ شہداء پر سیدہؑ کا گریہ ۳۵۱
چھٹی حدیث: مظلومیتِ علیؑ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ ۳۵۲
ساتویں حدیث: قمیصِ رسولؐ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ ۳۵۳
آٹھویں حدیث: اذانِ بلالؓ سن کر سیدہؑ کا گریہ ۳۵۴
◆ **انیسواں باب ۳۵۷**
حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے آخری ایام ۳۵۹
تمہیدی کلمات ۳۵۹
پہلی حدیث: مہاجرین و انصار کی عورتوں سے خطاب ۳۶۰

دوسری حدیث: یاعلیؑ! مجھے بھول نہ جانا ۳۶۴
تیسری حدیث: یاعلیؑ! عہد شکن لوگ میرا جنازہ نہ پڑھیں ۳۶۴
چوتھی حدیث: روزِ شہادت حضرت اُمّ سلمہؑ کی عیادت ۳۶۴
پانچویں حدیث: تابوت کی وصیت ۳۶۶
چھٹی حدیث: ابورافع کی زوجہ کا بیان ۳۶۷
ساتویں حدیث: تاریخ وسبب شہادت ۳۶۸
آٹھویں حدیث: شریکِ جنازہ ۳۷۰
نویں حدیث: حضرت علیؑ نے چالیس قبریں بنائیں ۳۷۱
دسویں حدیث: وقتِ دفن حضرت علیؑ کی بے قراری ۳۷۳

◆ بیسواں باب ۳۷۵

زیاراتِ جنت البقیع ۳۷۷

زیارتِ حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلت ۳۷۷
زیارتِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ۳۷۷
زیارتِ فاطمہؑ، مقامِ بقیع پر ۳۸۱
زیارتِ فاطمہؑ روضۂ رسولؐ میں ۳۸۲

◆ پہلا باب

- بیٹیوں کی عظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں
  - زمانۂ جہالیت میں بیٹیوں کی حالتِ زار بزبانِ قرآن.
  - آج کی جاہلیت، شکمِ مادر میں بیٹی کا قتل.
  - قرآنِ مجید میں اولاد کا قتل ایک سنگین جرم .
  - بیٹیاں بزبانِ معصومینؑ.
  - بیٹی کے عنوان پر رضاؔ سرسوی کی ایک خوبصورت نظم.

بیٹیوں کی عظمت قرآن وحدیث کی روشنی میں

تمہیدی کلمات

اسلام سے قبل عرب کا معاشرہ جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، جہالت نے انسان کی فطرت کو مسخ کر دیا تھا اور رسم ورواج نے انسانیت کے احساس کو کچل دیا تھا، اس دور میں بیٹی، جو در حقیقت خداوندِ عالم کی عطا کردہ ایک نعمت اور رحمت تھی، اسے باعثِ ننگ وعار سمجھا جاتا تھا، بیٹی کی پیدائش پر گھر میں خوشی کے چراغ روشن ہونے کے بجائے چہروں پر غم وغصے کے آثار نمودار ہوجاتے اور بعض سنگ دل تو اپنی معصوم بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے، پھر اسلام آیا، اس نے بیٹی کو بوجھ نہیں رحمت قرار دیا، اسے ذِلّت کی علامت نہیں عزت کا تاج پہنایا اور اس معصوم صنف کو وہ مقام عطا کیا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے سیدُ الانبیاءؐ اپنی بیٹی فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی، فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، آئیے قرآن و حدیث کی روشنی میں دورِ جاہلیت کی اس دردناک حقیقت کا مطالعہ کریں اور پھر آج کے دورِ ترقی کا تماشا بھی ملاحظہ فرمائیں:

الف) زمانۂ جاہلیت میں بیٹیوں کی حالتِ زار بزبانِ قرآن

پہلی آیت: بیٹی کی پیدائش پر چہرے سیاہ

خداوندعالم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُم بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ﴾.

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو مارے غصے کے اس کا منہ سیاہ ہوجاتا ہے"۔(سورۂ نحل، آیت ۵۸).

یعنی بیٹی کی ولادت، جو درحقیقت خداوندِ عالم کی عطا اور رحمت ہے، زمانۂ جاہلیت میں عرب اسے باعثِ غم و شرمندگی سمجھتے تھے اور آج کے یہی عرب یہود و نصارا کے سامنے بیٹیوں کو بال کھول کر نچاتے ہیں مگر غم و شرمندگی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔

دوسری آیت: بیٹی کو زندہ رکھنے یا دفن کرنے کا فیصلہ

خداوندعالم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ، اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ، اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾.

"اس بُری خبر کی وجہ سے وہ [باپ] قوم سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا) کہ کیا بچی کو ذلت کے ساتھ زندہ رہنے دے، یا اسے زیرِ خاک دبادے؟ دیکھو! کتنا بُرا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں؟"۔(سورۂ نحل، آیت ۵۹).

قرآنِ کریم نے ان کے اس فیصلے کو ﴿سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ کہہ کر بدترین فیصلہ قرار دیا، کیونکہ ایک معصوم جان کو محض لڑکی ہونے کی بنا پر مٹی میں دفن کر دینا انسانیت کے خلاف بدترین جرم ہے۔

تیسری آیت: قیامت میں بیٹیوں کے قتل کا سوال

خداوندعالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ، بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾.

"اور جب زندہ دفن کی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس گناہ کے بدلے قتل کیا گیا؟". (سورۂ تکویر: آیت ۸ تا ۹).

یہ آیتِ کریمہ زمانۂ جاہلیت کے اس سنگ دلانہ ظلم کی ایک نہایت دردناک تصویر پیش کرتی ہے، جب لوگ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار سمجھ کر اپنی معصوم بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، ذرا غور کیجیے! قیامت کے اس ہولناک دن قاتل سے پہلے اُس معصوم مقتول بچی سے سوال کیا جائے گا: اے مظلوم بچی! بتا، تجھے آخر کس گناہ کے بدلے قتل کیا گیا؟، قرآنِ مجید کا یہ اندازِ بیان ظلم کی سنگینی اور مظلوم کی بے گناہی کو اس قدر مؤثر انداز میں اجاگر کرتا ہے کہ دل کانپ اٹھتا ہے، نیز یہ آیت اجاگر کرتی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی بے گناہ جان کا خون رائیگاں نہیں جاتا اور ہر ظلم کا ایک دن حساب ضرور ہوگا۔

آج کی جاہلیت، شکمِ مادر میں بیٹی کا قتل

افسوس! زمانہ بدل گیا، لباس بدل گئے، تہذیبیں بدل گئیں، انسان نے ترقی کے بلند بانگ دعوے کر لئے لیکن دلوں سے جاہلیت ابھی تک ختم نہیں ہوئی، کل بیٹیوں کو پیدا ہونے کے بعد زندہ درگور کیا جاتا تھا، آج بیٹیوں کو شکمِ مادر ہی میں قتل کر دیا جاتا ہے، کل باپ بیٹی کی پیدائش پر چہرہ سیاہ کر لیتا تھا، آج جدید ذرائع سے یہ معلوم کر کے کہ شکمِ مادر میں پلنے والا بچہ بیٹی ہے، دنیا میں آنے سے پہلے ہی اسے موت کے حوالے کر دیا جاتا ہے، ذرا غور کیجیے! فرق صرف اتنا ہے کہ کل بیٹی کو مٹی میں دفن کیا

جاتا تھا اور آج اسے شکم مادر میں ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے، کل جاہلیت کے ہاتھ میں کدال تھی، آج جاہلیت نے جدید آلات کا لباس پہن لیا ہے، مگر جرم وہی ہے، ذہنیت وہی ہے اور مظلوم آج بھی وہی معصوم بیٹیاں ہیں، مگر قرآن کا پیغام کل بھی یہی تھا اور آج بھی یہی ہے کہ **بیٹی** اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، اسے بوجھ سمجھنا جاہلیت کی سوچ ہے، بیٹی کی قدر کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا قرآن کی تعلیم ہے، لہٰذا چاہے جاہلیتِ قدیم میں بیٹی کو مٹی میں زندہ دفن کرنا ہو یا جاہلیتِ جدید میں اسے شکمِ مادر میں زندگی سے محروم کرنا ہو دونوں صورتوں میں انسانیت کا قتل ہے۔

قرآن مجید میں اولاد کا قتل ایک سنگین جرم

آج کا انسان ترقی، تہذیب اور جدیدیت کے بلند بانگ دعوے کرتا ہے، لیکن افسوس کہ انسانیت کے بنیادی اصول آج بھی پامال ہو رہے ہیں، کبھی بیٹی کو قتل کیا جاتا ہے تو کبھی بیٹے کو، کبھی غربت کے خوف سے تو کبھی معاشرتی دباؤ سے، کبھی غیرت کے نام پر تو کبھی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے، قرآنِ کریم نے اولاد کے قتل کی شدید مذمت کی ہے، کیونکہ معصوم بچے کا قتل صرف ایک فرد کا قتل نہیں، بلکہ انسانیت، رحمت اور فطرت کا قتل ہے، ذیل میں قتلِ فرزند کے سنگین جرم کو چند آیات میں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی آیت: اولاد کو مفلسی کے سبب قتل نہ کرو

خداوند عالم قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ، نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ، وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾.

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور جس جان کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو، یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے وصیت کی ہے تاکہ تم تعقل سے کام لو"۔ (سورۂ انعام: آیت ۱۵۱).

قرآن نے اولاد کے قتل کو ناحق جان کے قتل کے ساتھ ذکر کیا، گویا معصوم بچے کی جان بھی اسی طرح محترم ہے جیسے ہر انسان کی جان محترم ہے۔

دوسری آیت: اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ، نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا﴾.

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل بڑا گناہ ہے"۔ (سورۂ اسراء، آیت ۳۱).

یہاں قرآن نے صرف قتل سے منع نہیں کیا، بلکہ فرمایا ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے، آج اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو غربت، معاشی دشواری یا مستقبل کے خوف سے شکم مادر ہی میں موت کے حوالے کرتا ہے تو قرآن کا یہ پیغام آج بھی اسی شدت سے اس کے سامنے کھڑا ہے۔

تیسری آیت: اولاد کا قتل خسارا اور گمراہی ہے

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللهُ افْتِرَاءً عَلَى اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ﴾.

"یقیناً وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے نادانی اور لاعلمی کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ کے عطا کردہ رزق کو اللہ پر بہتان باندھ کر حرام قرار دیا، بے شک وہ گمراہ ہوگئے اور ہدایت یافتہ نہ تھے". (سورۂ انعام: آیت ۱۴۰).

قرآنِ کریم کی یہ آیات ہمیں ایک ایسی حقیقت سے روشناس کراتی ہیں جس سے آنکھیں چرانا انسانیت سے آنکھیں چرانا ہے، عہدِ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، آج اگرچہ ظلم کے طریقے بدل گئے ہیں، مگر معصوم جانوں کے قتل کی داستانیں اب بھی انسانیت کے دامن پر بدنما داغ بن کر موجود ہیں، کبھی بیٹی کو شکمِ مادر میں قتل کیا جاتا ہے، کبھی بیٹے کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی غربت، غیرت، نفسانی خواہشات یا معاشرتی دباؤ کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے، مگر قرآن کا پیغام بالکل واضح ہے کہ اولاد خداوندِ عالم کی امانت ہے، انسان کی ملکیت نہیں، بیٹا ہو یا بیٹی، ہر معصوم جان اللہ کی تخلیق اور اس کی عطا ہے، کسی معصوم کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنا صرف ایک بچے کا قتل نہیں، بلکہ انسانیت کے دل پر خنجر چلانا ہے اور اگر کوئی شخص بیٹی کو بوجھ سمجھنے کے بجائے اس کی عظمت کو سمجھنا چاہے تو اسے رسولِ اکرمؐ کی سیرت کی طرف دیکھنا چاہیے، وہی رسولِ خداؐ جنہوں نے جاہلیت کے اس معاشرے میں آنکھ کھولی جہاں بیٹی کی پیدائش پر چہرے سیاہ پڑ جاتے تھے، اپنی دخترِ گرامی فاطمہ زہراؑ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے، جب فاطمہؑ تشریف لاتیں تو حضورؐ خود ان کا استقبال فرماتے، ان کا ہاتھ تھامتے، اپنی جگہ بٹھاتے اور محبت و احترام کا مظاہرہ فرماتے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ بیٹی ذلت نہیں عزت ہے، بوجھ نہیں رحمت ہے۔

آج ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم جاہلیت کو تاریخ کے صفحات میں تلاش کرتے رہیں اور وہ ہمارے اپنے رویّوں

میں سانس لے رہی ہو؟ کہیں ہم بیٹی کو بوجھ، بیٹے کو سرمایہ اور اولاد کو اپنی مرضی کا کھلونا تو نہیں سمجھ رہے؟ قرآن ہمیں جھنجھوڑ کر کہتا ہے کہ زندگی کا مالک اللہ ہے اور جان کی حرمت بھی اسی نے مقرر کی ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ اولاد، بالخصوص بیٹی، محبت، احترام اور عزت کی مستحق ہے، آج دنیا کو یاد رکھنا ہوگا کہ جس دن انسان نے ہر معصوم بچے میں خدا کی امانت اور ہر بیٹی میں فاطمہ زہراؑ کی عظمت کا عکس دیکھ لیا، اسی دن جاہلیت کا آخری چراغ بھی بجھ جائے گا اور انسانیت کا سورج دوبارہ نمودار ہوگا۔

ب): بیٹیاں بزبانِ معصومینؑ

پہلی حدیث: بیٹیاں بہترین اولاد

" قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: نِعْمَ الْوَلَدُ الْبَنَاتُ، مُلْطِفَاتٌ، مُجَهِّزَاتٌ، مُؤْنِسَاتٌ، بَاكِيَاتٌ، مُبَارَكَاتٌ".

(الکافی ج۶، ص۵،/مستدرک الوسائل، ج۱۵، ص۱۱۵،/وسائل الشیعہ، ج۲۱، ص۳۶۲).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین اولاد بیٹیاں ہیں، جو نرم خو ہیں، محبت کرنے والی ہیں، والدین اور گھر کے کاموں میں مدد دینے والی ہیں، مونس و مددگار ہیں، غموں پر آنسو بہانے والی ہیں اور برکت و رحمت کا باعث ہیں"۔

حدیث میں موجود الفاظ کی تشریح:

- مُلْطِفَاتٌ ⟵ نرم خو، محبت کرنے والی۔
- مُجَهِّزَاتٌ ⟵ والدین و گھر کے کاموں میں مدد دینے والی۔

- مُؤْنِسَاتٌ ← مونس، دل کو خوش کرنے والی۔
- بَاکِیَاتٌ ← رحم دل، دوسروں کے غم پر آنسو بہانے والی۔
- مُبَارَکَاتٌ ← برکت و رحمت کا باعث ہے۔

دوسری حدیث: بیٹیاں نیکی اور بیٹے نعمت

"عَنْ یَحْیَی بْنِ خَاقَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَلْبَنَاتُ حَسَنَاتٌ وَ اَلْبَنُونَ نِعْمَةٌ وَ اَلْحَسَنَاتُ یُثَابُ عَلَیْهَا وَ اَلنِّعْمَةُ یُسْأَلُ عَنْهَا". (بحار الانوار، ج۱۰۱، ص۱۰۴)

"ابان بن تغلبؒ سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بیٹیاں نیکیاں ہیں اور بیٹے نعمت، نیکیوں پر ثواب دیا جاتا ہے اور نعمت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے"۔

حدیث میں واضح کیا گیا ہے کہ بیٹیاں محض اولاد نہیں بلکہ باعثِ اجر و ثواب نیکیاں ہیں، اُن کی تربیت، محبت اور پرورش اللہ کے نزدیک حسنات میں شمار ہوتی ہے، جب کہ بیٹے اللہ کی نعمت ہیں اور ہر نعمت کے بارے میں حساب و کتاب ہوگا۔

تیسری حدیث: بیٹیوں کا حق

"عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَیُّوبَ عَنِ السَّکُونِیِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی أَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا مَغْمُومٌ مَکْرُوبٌ فَقَالَ لِی یَاسَکُونِیُّ مِمَّا غَمُّکَ قُلْتُ وُلِدَتْ لِی اِبْنَةٌ فَقَالَ: یَاسَکُونِیُّ عَلَی الْأَرْضِ ثِقْلُهَا وَ عَلَی اللهِ رِزْقُهَا تَعِیشُ فِی غَیْرِ أَجَلِكَ وَ تَأْکُلُ مِنْ غَیْرِ رِزْقِكَ فَسَرِّی وَ اللهِ عَنِّی... فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَی وَالِدِهِ إِذَا کَانَ ذَکَراً أَنْ یَسْتَفْرِهَ أُمَّهُ وَ

يَسْتَحْسِنَ اِسْمَهُ وَ يُعَلِّمَهُ كِتَابَ اللهِ وَ يُطَهِّرَهُ وَ يُعَلِّمَهُ السِّبَاحَةَ وَ إِذَا كَانَتْ أُنْثَى أَنْ يَسْتَغْفِرَ أُمَّهَا وَ يَسْتَحْسِنَ اِسْمَهَا وَ يُعَلِّمَهَا سُورَةَ النُّورِ وَ لَا يُعَلِّمَهَا سُورَةَ يُوسُفَ وَ لَا يُنْزِلَهَا الْغُرَفَ وَ يُعَجِّلَ سَرَاحَهَا إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا". (الکافی، ج۶، ص۴۸).

"سکونی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ میں غمگین اور پریشان تھا، امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سکونی! کس چیز نے تمہیں غمگین کیا؟ میں نے عرض کیا: میرے یہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا: اے سکونی! اس کا بوجھ زمین پر ہے اور اللہ کے ذمہ اس کا رزق ہے، وہ تمہاری عمر کے بغیر اپنی عمر گزارے گی اور تمہارے رزق کے بغیر اپنا رزق کھائے گی، راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر قسم بخدا میرا غم دور ہوگیا... پھر حضرتؑ نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے فرمایا: بچے کا باپ پر حق یہ ہے کہ اگر بچہ لڑکا ہو تو ماں کو پاکیزہ رکھے، اس کا اچھا نام رکھے، اسے قرآن سکھائے، اسے پاکیزگی سکھائے اور اسے تیراکی سکھائے اور اگر بچی ہو تو ماں کو پاکیزہ رکھے، اس کا اچھا نام رکھے، اسے سورۂ نور سکھائے، اسے سورۂ یوسف نہ سکھائے، اسے بالائی کمروں میں نہ رکھے اور جلدی اسے اس کے شوہر کے گھر بھیج دے"۔

بیٹیاں رحمت ہیں زحمت نہیں

بیٹی اہل بیتؑ کی نگاہِ میں رحمت ہے، اب ذرا رحمت کو سمجھئے: جسے اہلِ بیتؑ نے **رحمت** کہا، زمانے نے اسے **زحمت** بنا ڈالا، مگر یاد رکھئے! رحمت کبھی زحمت نہیں ہوتی، زحمت ہماری سوچ، ہمارے رویوں اور ہمارے حالات نے بنا دی ہے، ورنہ رحمت تو رحمت ہی ہے، رحمت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا مقام

کیا رکھا ہے؟ بارش رحمت ہے، بیٹی رحمت ہے، آنسو رحمت ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ رحمت دینے کے لئے نہیں، رحمت لینے کے لئے خدا اپنے بندوں کو بلاتا ہے، بارش رحمت ہے، جب بندے اس کی قدر نہیں کرتے تو اللہ اسے روک لیتا ہے اور پھر رحمت کے طلب گاروں کو مسجد ہی نہیں بلکہ کھلے میدانوں میں جمع ہونے کا حکم ہوتا ہے، نمازِ استسقاء ادا کی جاتی ہے اور بندے ہاتھ اٹھا کر کہتے ہیں: اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما، یعنی بارش رحمت ہے، ضرورت ہے تو اسے لینے آؤ، بیٹی بھی رحمت ہے، ذرا دیکھئے، عام طور پر بیٹی کو لینے کے لئے لوگ اس کے گھر جاتے ہیں، لیکن بیٹی کی رحمت ایسی ہے کہ اسے اپنے گھر لانے کے لئے لڑکے والوں کو اس کے گھر جانا پڑتا ہے، کیوں؟ کیونکہ بیٹی رحمت ہے، اور اگر اس حقیقت پر یقین نہ آئے تو امیر المؤمنین حضرت علیؑ کا حضرت عقیلؑ سے یہ کہنا دیکھئے کہ میرے لئے ایسا پاکیزہ خاندان تلاش کرو جس سے ایک پاکیزہ اور نیک اولاد پیدا ہو، گویا اچھی اولاد کی خواہش ہو تو اچھی ماں کی تلاش بھی ضروری ہے اور پھر وہ رحمت جس کا مقام سب سے بلند ہے! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک ایسی بیٹی عطا فرمائی جس کے مقام و مرتبے نے پوری انسانیت کو حیران کر دیا، کون؟ فاطمہ زہراؑ، یعنی وہ رحمت جسے لینے کے لیے رحمۃٌ للعالمین معراج پر تشریف لے گئے، وہ ہستی جس کے وجودِ مبارک کو اللہ تعالیٰ نے نسلِ نبوت کا سرچشمہ بنایا۔ یقیناً بیٹی رحمت ہے وہ رحم دل ہوتی ہے، محبت بانٹتی ہے، اپنوں کے غم میں آنسو بہاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آنسوؤں کو بھی رحمت بنا دیا، کوئی اللہ کی یاد میں روئے، تو وہ آنسو رحمت ہیں، کوئی غمِ حسینؑ میں روئے، تو وہ آنسو بھی رحمت ہیں بلکہ غمِ حسینؑ میں بہنے والا آنسو تو

ایسا انمول موتی ہے جس کی قیمت دنیا کا بشر نہیں لگا سکتا، یہ وہ آنسو ہیں جن کی قیمت کو اللہ تعالیٰ نے سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے دامنِ محبت سے وابستہ کر دیا۔

بیٹی کے عنوان پر رضاؔ سرسوی کی ایک خوبصورت نظم

ربّ اکبر کی ہے مخصوص عنایت بیٹی　　بیٹا ماں باپ کو نعمت ہے تو رحمت بیٹی
رات دن کرتی ہے ماں باپ کی خدمت بیٹی　　دل ویراں کو بنا دیتی ہے جنت بیٹی
گلشن زیست کی ہر شاخ پھلی بیٹی سے
نسل پیغمبر اسلامؐ چلی بیٹی سے

بیٹا ماں باپ کی دولت ہے امانت بیٹی　　بیٹا ہے گھر کا چراغ اور ہے عظمت بیٹی
بیٹا ماں باپ کی دنیا ہے تو جنت بیٹی　　بیٹا ماں باپ کی طاقت ہے تو راحت بیٹی
آبرو کنبے کی بیٹی کی حیا ہوتی ہے
بیٹی ماں باپ کے زخموں کی دوا ہوتی ہے

ایک مزدور کی غربت کا خزانہ بیٹی　　غمزدہ باپ کے ہنسنے کا بہانہ بیٹی
باپ کی ٹوٹتی سانسوں کی مسیحا بیٹی　　باپ کے ہونٹوں کا مخصوص ترانہ بیٹی
باپ نے جیسے ہی ایک بیٹی کا چہرہ دیکھا
یوں لگا جیسے کسی پیاسے نے دریا دیکھا

باپ کی راہ میں آنکھیں ہے بچھائے بیٹی　　کبھی گھر میں کبھی دروازے پہ آئے بیٹی
دن ڈھلے جیسے ہی ایک باپ کو پائے بیٹی　　کبھی سر اور کبھی پاؤں دبائے بیٹی
باپ سے ہنس کے گلے جب یہ ملا کرتی ہے
باپ کی ساری تھکن دور ہوا کرتی ہے

گھر کی عزت کی نگہبان ہے سیرت اسکی　　ایک انمول نگینہ ہے محبت اسکی
نور آنکھوں کا بڑھا دیتی ہے صورت اسکی　　ہر کڑے وقت پہ پڑتی ہے ضرورت اسکی

گھر میں رونق ہی نہیں ہوتی بنا بیٹی کے
ماں کا بدلہ ہی نہیں کوئی سوا بیٹی کے

کام ہر حال میں ماں باپ کے آئے بیٹی — گرد حالات کی چہرے سے چھڑائے بیٹی
باپ کو دیکھے بنا چین نہ پائے بیٹی — ہر مصیبت میں کہا باپ نے ہائے بیٹی

جس کا کوئی نہ ہو دنیا میں اسی سے پوچھو
کیوں کہا اُمِّ ابیہاؑ یہ نبیؐ سے پوچھو

دل ویران میں کرتی ہے اجالا بیٹی — باپ کو دیتی ہے ہر غم میں دلاسا بیٹی
پیار سے کہتی ہے جس وقت بھی بابا بیٹی — باپ کہتا ہے میرے سینے سے لگ جا بیٹی

مل کے بیٹی سے گلے ایسا سکوں ملتا ہے
پھول ویرانے میں جس طرح کوئی کھیلتا ہے

غمزدہ چہروں کو خوشیوں کا ترانہ بیٹی — نام ایثار ہے جس کا وہ فسانہ بیٹی
ضعف میں باپ کو راحت کا ٹھکانہ بیٹی — جو کبھی ختم نہ ہو ایسا خزانہ بیٹی

وقت کے ماتھے سے پوچھا ہے پسینہ
اسنے چکیاں پیس کے پالا ہے مدینہ اسنے

اسکے ایثار کی قربانی کی کوئی حد نہیں — خود نبی دے کے گیا ام ابیہا کی سند باپ
اس کے آئینہ دل پر نہ جمی گرد حسد — کہتا جو یہ مانگے اسے اللہ نہیں کرتا ہے رد

یہ اگر کہہ دے تو جنت سے لباس آجائے
اس کی چادر میں جو آئے وہ شفا پا جائے

یہ ستائی گئی اپنے کبھی بیگانوں سے — ابرو اپنی بچاتی رہی شیطانوں سے
مسکرا کر یہ گزر جاتی ہے طوفانوں سے — کھیلتی رہتی ہے یہ اپنے ہی ارمانوں سے

ظلم سہ سہ کے بھی ہر ایک کو دعا دیتی ہے
اشک پی لیتی ہے ہر غم کو چھپا لیتی ہے

باپ کو اس نے کسی رنج میں رونے نہ دیا ایک بے سایہ کو ایثار کا سایہ بخشا
اس نے حالات کا اپنے کبھی شکوہ نہ کیا اپنی آنکھوں سے مصائب کا ہر ایک زخم سیا
باپ کو ہنس کے کلیجے سے لگایا اس نے
حوصلہ ٹوٹے ہوئے دل کا بڑھایا اس نے

رازداں باپ کا بیٹی کے سوا کوئی نہیں باپ کے درد کی جز اس کے دوا کوئی نہیں
اس کی چادر کے سوا اور شفا کوئی نہیں باپ کے واسطے مصروف دعا کوئی نہیں
ہر کڑے وقت میں بابا کو سنبھالا اس نے
اپنے بچوں کی طرح باپ کو پالا اس نے

دور ہوتی ہے اسے دیکھ کے دن بھر کی تھکن اس کی باتوں سے مہکتا ہے محبت کا چمن
جانتی خوب ہے یہ اپنے بزرگوں کا چلن اس سے ملتی ہی چلی جاتی ہے ہر غم کی چبھن
باپ کو چین نہ آئے جو سکینہ نہ ملے
بیٹی سوئے نہ اگر باپ کا سینہ نہ ملے

ہائے شبیر جدا ہو گئی بیٹی سے رضاؔ کیا لکھوں شام غریباں کا عجب منظر تھا
حال پہ بیٹی کے پڑھتی تھی اداسی نوحہ اور مقتل میں تڑپتا تھا پدر کا لاشہ
کسی ذاکر سے نہ شاعر نہ ولی سے پوچھو
پیار بیٹی کا حسین ابن علیؑ سے پوچھو

◆ دوسرا باب

◆ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا عالم نور میں

- پہلی حدیث: نورِ فاطمہؑ، تخلیقِ ارض و سماء سے پہلے.
- دوسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، تسبیح سے تجلّی تک.
- تیسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، ہدایت اور ضلالت کا معیار.

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا عالم نور میں

تمہیدی کلمات

دنیا میں کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعارف محض ان کے نام سے نہیں، بلکہ ان کے نور سے ہوتا ہے، جن کی عظمت کو الفاظ بیان نہیں کرتے بلکہ الفاظ خود ان کے در پر آکر ادب سے صف بستہ ہو جاتے ہیں، اگر کسی شخصیت کا تذکرہ خود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں، اگر اس کی ولادت زمین و آسمان کے وجود سے پہلے کے نور سے جڑی ہوئی ہو، اگر اس کا وجود جنت کے پھل میں محفوظ ہو، اگر اس کا نور عرش کے سائے میں تسبیح و تقدیس میں مشغول رہا ہو، تو پھر وہ شخصیت صرف ایک بیٹی نہیں رہتی، وہ رسالت کی نشانی، نبوت کی خوشبو، ولایت کی ہمسر اور خدا کے نور کی تجلی بن جاتی ہے، یہ بیٹی کوئی عام بیٹی نہیں ''فاطمہؑ'' ہیں وہ فاطمہؑ جن کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؑ میرے وجود کا ٹکڑا ہے، وہ فاطمہ جن کا نام لیتے ہوئے علیؑ کی آنکھوں میں عقیدت اترتی ہے، وہ فاطمہؑ جن کے گھر کے دروازے پر جبرئیلؑ بھی سلام لے کر آتے ہیں، وہ فاطمہؑ جن کے بچوں کو دیکھ کر رسولؐ اپنی چادر پھیلا دیتے ہیں، وہ فاطمہؑ جن کی رضا کو رسولؐ اپنی رضا اور جن کے غضب کو اپنا غضب قرار دیتے ہیں، لہٰذا حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی شخصیت کو تاریخ کے اوراق میں تلاش نہ کیا جائے بلکہ ان کے نور کی حقیقت میں تلاش کیجیے، رسالت کے قلب میں تلاش کیا جائے، ولایت کے آئینے میں تلاش کیا جائے، امامت کے وجود میں تلاش کیا جائے، چنانچہ جب ہم سیدۂ کائناتؑ کے نورانی وجود کا تذکرہ کرتے ہیں تو سب

سے پہلے ہمیں اِس زمین سے اٹھ کر اُس عالمِ نور میں جانا پڑتا ہے جہاں نہ ابھی زمین تھی، نہ آسمان، نہ آدمؑ تھے نہ حواؑ مگر نورِ فاطمہؑ تھا۔

ذیل میں ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں جن میں نورِ اقدس فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی خلقت کو بیان کیا گیا ہے، تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ عرب کی سرزمین پر پیدا ہونے والی یہ بیٹی کوئی معمولی بیٹی نہیں تھی بلکہ نبی آخر الزماںؐ کے جگر کا پارہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں:

پہلی حدیث: نورِ فاطمہؑ، تخلیقِ ارض و سماء سے پہلے

" عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : خُلِقَ نُورُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اَلْأَرْضَ وَ السَّمَاءَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ يَا نَبِيَّ اللهِ فَلَيْسَتْ هِيَ إِنْسِيَّةً فَقَالَ فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ وَ كَيْفَ هِيَ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ قَالَ خَلَقَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ نُورِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ إِذْ كَانَتِ اَلْأَرْوَاحُ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ عُرِضَتْ عَلَى آدَمَ قِيلَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَ أَيْنَ كَانَتْ فَاطِمَةُ قَالَ كَانَتْ فِي حُقَّةٍ تَحْتَ سَاقِ الْعَرْشِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَا كَانَ طَعَامُهَا قَالَ التَّسْبِيحُ وَ التَّقْدِيسُ وَ التَّهْلِيلُ وَ التَّحْمِيدُ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ وَ أَخْرَجَنِي مِنْ صُلْبِهِ وَ أَحَبَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ صُلْبِي جَعَلَهَا تُفَّاحَةً فِي اَلْجَنَّةِ وَ أَتَانِي بِهَا جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لِي السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ : يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلاَمُ وَ رَحْمَةُ اللهِ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ قُلْتُ مِنْهُ السَّلاَمُ وَ إِلَيْهِ يَعُودُ السَّلاَمُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ هَذِهِ تُفَّاحَةٌ أَهْدَاهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْكَ مِنَ

الْجَنَّةِ فَأَخَذْتُهَا وَ ضَمَمْتُهَا إِلَى صَدْرِي قَالَ يَا مُحَمَّدُ يَقُولُ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ كُلْهَا فَفَلَقْتُهَا فَرَأَيْتُ نُوراً سَاطِعاً وَ فَزِعْتُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا لَكَ لاَ تَأْكُلُ كُلْهَا وَ لاَ تَخَفْ فَإِنَّ ذَلِكَ النُّورَ لِلْمَنْصُورَةِ فِي السَّمَاءِ وَ هِيَ فِي الْأَرْضِ فَاطِمَةُ قُلْتُ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ وَ لِمَ سُمِّيَتْ فِي السَّمَاءِ الْمَنْصُورَةَ وَ فِي الْأَرْضِ فَاطِمَةَ قَالَ سُمِّيَتْ فِي الْأَرْضِ فَاطِمَةَ لِأَنَّهَا فُطِمَتْ شِيعَتُهَا مِنَ النَّارِ وَ فُطِمَ أَعْدَاؤُهَا عَنْ حُبِّهَا وَ هِيَ فِي السَّمَاءِ الْمَنْصُورَةُ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ يَعْنِي نَصْرَ فَاطِمَةَ لِمُحِبِّيهَا“. (معاني الاخبار: ج۱، ص۳۹۶).

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نور زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے پیدا کیا گیا، لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہؐ! پھر کیا وہ انسانی مخلوق نہیں ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ حوراء انسیہ ہیں، پوچھا گیا: یا رسول اللہؐ! یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ حوراء بھی ہوں اور انسیہ بھی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نور سے پیدا کیا، اس وقت جب ابھی آدمؑ بھی پیدا نہیں ہوئے تھے اور صرف ارواح کا وجود تھا، جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو نورِ فاطمہؑ کو ان کی طرف منتقل فرمایا، پوچھا گیا: یا نبی اللہؐ! اس وقت فاطمہؑ کہاں تھیں؟ فرمایا: وہ عرش کے ستون کے نیچے ایک نورانی صندوق میں تھیں، پوچھا گیا: ان کا طعام کیا تھا؟ فرمایا: تسبیح و تقدیس اور تہلیل و تحمیدِ حق تعالیٰ، جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور مجھ [محمدؐ] کو ان کے صلب سے پیدا کیا اور چاہا کہ فاطمہؑ کو میرے صلب سے پیدا کرے، تو اللہ نے فاطمہؑ کے نور کو جنت کے ایک سیب میں رکھا، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: السلام علیک یا محمدؐ، اللہ تمہیں جنت کا ایک سیب بطور

ہدیہ عطا کر رہا ہے، میں نے وہ سیب لیا اور اپنے سینے سے لگایا، جبرئیلؑ نے کہا: اللہ فرماتا ہے، اے محمدؐ! اسے کھالو، جب میں نے سیب توڑا تو اس سے نور چمک اٹھا، اور میں خوفزدہ ہوا، جبرئیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! خوف نہ کرو، یہ نور اُس [بی بی] کا ہے جو آسمان میں ''منصورہ'' اور زمین میں فاطمہؑ کہلاتی ہے، میں نے کہا: میرے محبوب جبرئیلؑ! اسے آسمان میں ''منصورہ'' اور زمین میں ''فاطمہؑ'' کیوں کہا جاتا ہے؟ تو جبرئیلؑ نے کہا: اسے زمین پر ''فاطمہؑ'' اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے شیعوں اور پیروکاروں کو آتشِ دوزخ سے نجات عطا کی گئی اور اس کے دشمنوں کو اس کی محبت و مودّت سے محروم رکھا گیا ہے اور وہ آسمان میں ''**منصورہ** کے نام سے موسوم ہیں اور یہی اللہ عزّوجلّ کے اس فرمان کا مفہوم ہے: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ، بِنَصْرِ اللهِ﴾. اور اُس روز اہلِ ایمان اللہ کی نصرت سے شادماں ہوں گے، یعنی اس سے مراد فاطمہؑ کی اپنے محبّین و موالیان کے لئے نصرت و مدد ہے۔

تشریحی نکات:

۱) نورِ فاطمہ سلام اللہ علیہا آسمان و زمین سے قبل سے تھا۔

۲) وجودِ فاطمہؑ ملکوتی و نورانی ہے، لیکن اللہ نے انہیں انسانی قالب میں ظاہر کیا تاکہ وہ اہلِ زمین کے لئے حجت ہوں۔

۳) ''فاطمہؑ'' کا مطلب ہے آتش جہنم سے الگ کرنے والی، کیونکہ وہ اور ان کے پیروکار دوزخ سے الگ کر دئے گئے ہیں۔

۴) ''منصورۃ'' یعنی اللہ کی نصرت یافتہ، آسمان میں ان کی نصرت کا اعلان ہے اور مؤمنین کی خوشی کا دن وہ ہوگا جب ان کی مظلومیت کا بدلہ اور نصرت ظہور قائم علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہوگی۔

۵) قرآن کی آیت ﴿ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ ﴾ امامیہ روایات کے مطابق، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ان کے شیعوں کی نصرت کی بشارت ہے۔

دوسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، تسبیح سے تجلّی تک

"فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: اِعْلَمْ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ نُورِي وَ كَانَ يُسَبِّحُ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ ثُمَّ أَوْدَعَهُ شَجَرَةً مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ فَأَضَاءَتْ فَلَمَّا دَخَلَ أَبِي الْجَنَّةَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِلْهَاماً أَنِ اِقْتَطِفِ الثَّمَرَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ أَدِرْهَا فِي لَهَوَاتِكَ فَفَعَلَ فَأَوْدَعَنِي اللهُ سُبْحَانَهُ صُلْبَ أَبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ أَوْدَعَنِي خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ فَوَضَعَتْنِي وَ أَنَا مِنْ ذَلِكَ النُّورِ، أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ وَ مَا لَمْ يَكُنْ يَا أَبَا الْحَسَنِ. الْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ تَعَالَى". (بحار الانوار: ج۴۳، ص۸).

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا مولائے کائنات علیہ السلام سے فرماتی ہیں:

"اے ابوالحسنؑ! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو خلق فرمایا اور وہ نور اللہ کی تسبیح کرتا رہا، پھر اللہ نے اسے جنت کے ایک درخت میں ودیعت فرمادیا، وہ درخت روشن ہوگیا، جب میرے والد گرامی (رسول اللہؐ) جنت میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ اس درخت سے ایک پھل توڑو اور اُسے اپنے دہن میں رکھو، میرے والد گرامی نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرے نور کو میرے والد کی پشت میں ودیعت فرمادیا، پھر مجھے والدۂ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلدؑ کے رحم مبارک میں ودیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے جنم دیا اور میں اسی نور سے ہوں، اے ابوالحسنؑ! میں جانتی ہوں: جو کچھ ہوچکا، جو ہوگا اور جو ابھی نہیں ہوا، اے ابوالحسن! مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے"۔

تیسری حدیث: نورِ فاطمہؑ، ہدایت اور ضلالت کا معیار

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ وَجْهِهِ ثُمَّ أَخَذَ ذَلِكَ النُّورَ فَقَذَفَهُ فَأَصَابَنِي ثُلُثُ النُّورِ وَ أَصَابَ فَاطِمَةَ ثُلُثُ النُّورِ وَ أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ ثُلُثُ النُّورِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى إِلَى وَلَايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَمَنْ لَمْ يُصِبْهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ ضَلَّ عَنْ وَلَايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ". (الخصال: ج۱، ص۱۸۷، /بحار الأنوار: ج۴۳، ص۴۴).

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اسے اپنے نور سے پیدا کیا، پھر اس نور کو تقسیم کیا، تو اس کا ایک تہائی حصہ مجھ پر پڑا، ایک تہائی فاطمہؑ پر اور ایک تہائی علیؑ اور ان کے اہلِ بیت پر، پس جسے اس نور میں سے کچھ حاصل ہوا، وہ آلِ محمدؐ کی ولایت کی طرف ہدایت پا گیا اور جسے اس نور میں سے کچھ نہ ملا، وہ آلِ محمدؐ کی ولایت سے گمراہ ہو گیا"۔

◆ تیسرا باب

◆ حضرت فاطمہ زہراءؑ عالم نور سے عالم ظہور تک

- پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کی تاریخ ولادت و شہادت.
- حضرت فاطمہؑ شکم میں ہم رازِ مادر.
- تیسری حدیث: حضرت فاطمہؑ کی ولادت پر پاک بیبیوں کی آمد.
- الف) مادرِ فاطمہؑ حضرت خدیجہؑ کی فضیلت دامنِ قرآن میں.
- ب) حضرت خدیجہؑ کی فضلیت دامنِ احادیث میں.
- پہلی حدیث: حضرت خدیجہؑ جنت کی بہترین خاتون.
- دوسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کی یاد میں نبیؐ روئے.
- تیسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کا مثل کہاں؟.
- چوتھی حدیث: حضرت خدیجہؑ پلِ صراط پر.
- پانچویں حدیث: حضرت خدیجہؑ کے گھر سے اسلام کا نور اٹھا.
- چھٹی حدیث: حضرت خدیجہؑ کی وفات پر نبیؐ کا غم.

حضرت فاطمہ زہراؑء عالم نور سے عالم ظہور تک

تمہیدی کلمات

فاطمہؑ! ایک نام نہیں، بلکہ نور کی وہ داستان ہے جو عالمِ غیب سے شروع ہو کر عالمِ شہود تک پہنچتی ہے، وہ نور جس نے زمین و آسمان کے وجود سے پہلے اپنی جلوہ گری دکھائی، جو عرش کے سائے میں تسبیح و تقدیس میں مصروف رہا، جو جنت کے شجر میں ودیعت ہوا اور پھر ایک دن وہی نور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلبِ اطہر سے ہوتا ہوا خدیجۂ کبریٰؑ کے شکمِ مطہر میں جلوہ گر ہوا، یہ نور نورِ فاطمی تھا، چنانچہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آپؑ عالمِ ظہور میں نہیں آئی تھیں، ابھی دنیا نے آپؑ کا چہرۂ انور نہیں دیکھا تھا، مگر شکمِ مادر ہی میں اپنی ماں کی غم گسار بن چکی تھیں، جب مکہ کی عورتوں نے خدیجہؑ سے رشتہ توڑ لیا، جب تنہائی نے ان کے دل کو گھیر لیا، تو شکمِ مبارک سے فاطمہؑ اپنی ماں کی ہم راز بنیں، ان سے گفتگو کی اور ان کے غموں کا مداوا بنیں، پھر وہ مبارک لمحہ آیا جب عالمِ نور کا یہ درخشاں چراغ عالمِ ظہور میں جلوہ گر ہوا، مکہ کے گھر نور سے روشن ہو گئے، آسمانوں میں ولادتِ فاطمہؑ کی بشارتیں گونج اٹھیں اور فرشتوں نے ولادت کی مبارک بادیں پیش کیں اور نام بھی ایسا رکھا گیا جس میں پوری زندگی کا راز سمٹ آیا تھا، فاطمہؑ! یعنی وہ ہستی جو اپنے شیعوں کو آتشِ جہنم سے جدا رکھنے والی ہے، وہ ہستی جو پاکیزگی، نورانیت اور عظمت کا پیکر ہے۔

آئیے ذیل میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں، جن میں نورِ فاطمہؑ، شکمِ مادر میں ان کی غم گساری، ولادت کی نورانیت اور نامِ فاطمہؑ کی معنویت، یہ تمام جھلکیاں نمایاں نظر آتی ہیں:

پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کی تاریخ ولادت و شہادت

"عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وُلِدَتْ فَاطِمَةُ فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ اَلْيَوْمَ الْعِشْرِينَ مِنْهَا سَنَةَ خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَقَامَتْ بِمَكَّةَ ثَمَانَ سِنِينَ وَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيهَا خَمْساً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَ قُبِضَتْ فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ يَوْمَ الثَّلاَثَاءِ لِثَلاَثٍ خَلَوْنَ مِنْهُ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ مِنَ اَلْهِجْرَةِ". (بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۹).

"ابوبصیرؒ" سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت جمادی الآخر کے مہینے کی بیسویں تاریخ کو ہوئی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے پینتالیسویں سال۔ آپ نے مکہ میں آٹھ سال قیام فرمایا اور مدینہ میں دس سال اور اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد پچھتّر دن زندہ رہیں، آپ کی شہادت جمادی الآخر کے مہینے میں منگل کے دن ہوئی، جب اس مہینے کے تین دن گزر چکے تھے، ہجرت کے گیارہویں سال"۔

اس روایت کے مطابق پچھتّر کے حساب سے آپ کی شہادت ۱۳/ جمادی الاول ۱۱ھ کو ہوئی، لیکن روایت کے آخری حصّے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شہادت منگل کے دن ۳/ جمادی الثانی ۱۱ھ کو ہوئی، چنانچہ ایک روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ وفاتِ پیغمبرؐ کے تین ماہ بعد

تک زندہ رہیں[1]، جس کی بنا پر ۳؍ جمادی الثانی ۱۱ھ کی تاریخ کو تقویت ملتی ہے، اسی طرح "اعلام الوریٰ" میں یہ عبارت تحریر ہے:

"رُوِیَ أَنَّهَا تُوُفِّیَتْ لِثَالِثٍ مِنْ جُمَادَی الْآخِرَةِ سَنَةَ إِحْدَی عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَقِیَتْ بَعْدَ النَّبِیِ خَمْسَةً وَتِسْعِینَ یَوْماً". (اعلام الوری، ص ۱۵۲).

"روایت کی گئی ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے ۳ جمادی الآخر، سنہ ۱۱ ہجری کو وفات پائی، آپؑ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد پچانوے دن زندہ رہیں"۔

دوسری حدیث: حضرت فاطمہؑ شکم میں ہمرازِ مادر

"[الأمالی للصدوق]، أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلِیلِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ الْفَقِیهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِیِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَیْفَ کَانَ وِلَادَةُ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ خَدِیجَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ لَمَّا تَزَوَّجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ هَجَرَتْهَا نِسْوَةُ مَکَّةَ فَکُنَّ لَا یَدْخُلْنَ عَلَیْهَا وَلَا یُسَلِّمْنَ عَلَیْهَا وَلَا یَتْرُکْنَ امْرَأَةً تَدْخُلُ عَلَیْهَا فَاسْتَوْحَشَتْ خَدِیجَةُ لِذَلِكَ وَکَانَ جَزَعُهَا وَغَمُّهَا حَذَراً عَلَیْهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ فَلَمَّا حَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ کَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ تُحَدِّثُهَا مِنْ بَطْنِهَا وَتُصَبِّرُهَا وَکَانَتْ تَکْتُمُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ یَوْماً فَسَمِعَ خَدِیجَةَ تُحَدِّثُ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَقَالَ لَهَا یَا خَدِیجَةُ مَنْ تُحَدِّثِینَ قَالَتِ الْجَنِینُ الَّذِی فِی بَطْنِی یُحَدِّثُنِی وَیُؤْنِسُنِی

[1]۔ بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۲۰ تا ۲۱۔ ترجمہ مولانا حسن امداد، طبع کراچی (پاکستان).

قَالَ يَا خَدِيجَةُ هَذَا جَبْرَئِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّهَا أُنْثَى وَ أَنَّهَا النَّسْلَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَيْمُونَةُ وَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَيَجْعَلُ نَسْلِي مِنْهَا وَ سَيَجْعَلُ مِنْ نَسْلِهَا أَئِمَّةً وَ يَجْعَلُهُمْ خُلَفَاءَهُ فِي أَرْضِهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِهِ".

(امالی شیخ صدوقؒ، ص ۵۹۳).

" مفضل بن عمرؒ" کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: بی بی فاطمہ زہراؑ کی ولادت کیسے ہوئی؟ تو امامؑ نے ارشاد فرمایا:

"جب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؑ سے نکاح کیا تو مکّہ کی عورتوں نے اُن کا بائیکاٹ کر دیا، وہ نہ اُن کے پاس آتی تھیں، نہ سلام کرتیں، نہ ہی کسی عورت کو اُن کے گھر جانے دیتیں، اس وجہ سے حضرت خدیجہؑ کو تنہائی محسوس ہوتی تھی، اُن کی پریشانی اور غم کا سبب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تھا، جب حضرت خدیجہؑ کو حضرت فاطمہؑ کا حمل ہوا تو فاطمہؑ اُن سے ماں کے پیٹ سے ہی باتیں کرتی تھیں، اُن کا دل بہلاتی تھیں اور اُن کو صبر دیتی تھیں، خدیجہؑ اس بات کو رسول خداؐ سے چھپاتی رہتیں، ایک دن آنحضرتؐ گھر میں داخل ہوئے تو سنا کہ خدیجہؑ کسی سے بات کر رہی ہیں، آپ نے پوچھا: خدیجہؑ! تم کس سے بات کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا: میرے پیٹ میں جو بچّی ہے وہ مجھ سے باتیں کرتی ہے اور مجھے انس دیتی ہے، حضرت رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہؑ! یہ جبرئیلؑ ہیں، وہ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ یہ بچّی ہے اور یہ پاکیزہ، بابرکت نسل والی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ میری نسل کو اسی سے قرار دے گا اور اس کی نسل میں سے ائمہؑ پیدا کرے گا اور انہیں سلسلہ وحی منقطع ہونے کے بعد اپنی زمین میں اپنے خلفاء بنائے گا"۔

تیسری حدیث: حضرت فاطمہؑ کی ولادت پر پاک بیبیوں کی آمد

"... فَلَمْ تَزَلْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ حَضَرَتْ وِلاَدَتُهَا فَوَجَّهَتْ إِلَى نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ تَعَالَيْنَ لِتَلِينَ مِنِّي مَا تَلِي النِّسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ فَأَرْسَلْنَ إِلَيْهَا أَنْتِ عَصَيْتِنَا وَ لَمْ تَقْبَلِي قَوْلَنَا وَ تَزَوَّجْتِ مُحَمَّداً يَتِيمَ أَبِي طَالِبٍ فَقِيراً لاَ مَالَ لَهُ فَلَسْنَا نَجِيءُ وَ لاَ نَلِي مِنْ أَمْرِكِ شَيْئاً فَاغْتَمَّتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ لِذَلِكَ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا أَرْبَعُ نِسْوَةٍ سُمْرٍ طِوَالٍ كَأَنَّهُنَّ مِنْ نِسَاءِ بَنِي هَاشِمٍ فَفَزِعَتْ مِنْهُنَّ لَمَّا رَأَتْهُنَّ فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ لاَ تَحْزَنِي يَا خَدِيجَةُ فَإِنَّا رُسُلُ رَبِّكِ إِلَيْكِ وَ نَحْنُ أَخَوَاتُكِ أَنَا سَارَةُ وَ هَذِهِ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَ هِيَ رَفِيقَتُكِ فِي الْجَنَّةِ وَ هَذِهِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ هَذِهِ كُلْثُمُ أُخْتُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بَعَثَنَا اللهُ إِلَيْكِ لِنَلِيَ مِنْكِ مَا تَلِي النِّسَاءُ مِنَ النِّسَاءِ فَجَلَسَتْ وَاحِدَةٌ عَنْ يَمِينِهَا وَ أُخْرَى عَنْ يَسَارِهَا وَ الثَّالِثَةُ بَيْنَ يَدَيْهَا وَ الرَّابِعَةُ مِنْ خَلْفِهَا فَوَضَعَتْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً، فَلَمَّا سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ أَشْرَقَ مِنْهَا النُّورُ حَتَّى دَخَلَ بُيُوتَاتِ مَكَّةَ وَ لَمْ يَبْقَ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَ لاَ غَرْبِهَا مَوْضِعٌ إِلاَّ أَشْرَقَ فِيهِ ذَلِكَ النُّورُ وَ دَخَلَ عَشْرٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مَعَهَا طَسْتٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَ إِبْرِيقٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَ فِي الْإِبْرِيقِ مَاءٌ مِنَ الْكَوْثَرِ فَتَنَاوَلَتْهَا الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا فَغَسَلَتْهَا بِمَاءِ الْكَوْثَرِ وَ أَخْرَجَتْ خِرْقَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَ أَطْيَبَ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ وَ الْعَنْبَرِ فَلَفَّتْهَا بِوَاحِدَةٍ وَ قَنَّعَتْهَا بِالثَّانِيَةِ ثُمَّ اسْتَنْطَقَتْهَا فَنَطَقَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَ قَالَتْ

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَ أَنَّ أَبِي رَسُولُ اللهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنَّ بَعْلِي سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَ وُلْدِي سَادَةُ الْأَسْبَاطِ ثُمَّ سَلَّمَتْ عَلَيْهِنَّ وَ سَمَّتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِاسْمِهَا وَ أَقْبَلْنَ يَضْحَكْنَ إِلَيْهَا وَ تَبَاشَرَتِ الْحُورُ الْعِينُ وَبَشَّرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِوِلاَدَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ حَدَثَ فِي السَّمَاءِ نُورٌ زَاهِرٌ لَمْ تَرَهُ الْمَلاَئِكَةُ قَبْلَ ذَلِكَ وَ قَالَتِ النِّسْوَةُ خُذِيهَا يَا خَدِيجَةُ طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً زَكِيَّةً مَيْمُونَةً بُورِكَ فِيهَا وَ فِي نَسْلِهَا فَتَنَاوَلَتْهَا فَرِحَةً مُسْتَبْشِرَةً وَ أَلْقَمَتْهَا ثَدْيَهَا فَدَرَّ عَلَيْهَا فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَنْمِي فِي الْيَوْمِ كَمَا يَنْمِي الصَّبِيُّ فِي الشَّهْرِ وَ تَنْمِي فِي الشَّهْرِ كَمَا يَنْمِي الصَّبِيُّ فِي السَّنَةِ“. (امالی شیخ صدوقؒ، ص ۵۹۴).

”... حضرت خدیجہؑ اسی حالت میں رہیں یہاں تک کہ وقتِ ولادت آپہنچا، تو انہوں نے قریش اور بنی ہاشم کی عورتوں کے پاس پیغام بھیجا کہ آؤ، وہ کام انجام دو جو عورتیں عورتوں کے لئے کرتی ہیں، لیکن انہوں نے جواب بھیجا: تم نے ہماری نافرمانی کی، ہماری بات نہ مانی اور محمدؐ سے نکاح کیا جو ابوطالبؑ کے یتیم ہیں، مالی اعتبار سے کمزور ہیں، ہم نہ آئیں گی، نہ تمہارے لئے کچھ کریں گی، اس جواب سے حضرت خدیجہؑ کو سخت غم ہوا، اسی دوران اچانک ان کے پاس چار قدآور عورتیں داخل ہوئیں، گویا بنی ہاشم کی خواتین کی سی ہیبت رکھتی تھیں، خدیجہؑ انہیں دیکھ کر گھبرا گئیں، ان میں سے ایک نے کہا: اے خدیجہ! غم نہ کرو، تمہارے رب نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے، اور ہم تمہاری بہنیں ہیں، میں سارہؑ ہوں، یہ آسیہ بنت مزاحمؑ ہے، یہ جنت میں تمہاری رفیق ہوگی یہ مریم بنت عمرانؑ ہے، اور یہ کلثوم، موسیٰ بن عمرانؑ کی بہن ہے، اللہ نے ہمیں بھیجا ہے تاکہ ہم وہ کام کریں جو عورتیں عورتوں کے لئے کرتی ہیں، پھر ایک ان کے دائیں، ایک بائیں، ایک سامنے اور ایک پیچھے بیٹھ گئی اور خدیجہؑ نے

فاطمہؑ کو پاک و پاکیزہ حالت میں جنم دیا، جب بی بی فاطمہؑ زمین پر آئیں تو ان سے ایسا نور چمکا کہ مکّہ کے گھروں تک روشنی پھیل گیا اور مشرق و مغرب کی کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں تک وہ نور نہ پہنچا ہو، اسی دوران دَس حورِ عین عورتوں کی صورت میں داخل ہوئیں، ہر ایک کے ہاتھ میں جنت کا ایک طَسْت (برتن) اور ایک اِبریق (آب پاش) تھا، اور اس ابریق میں کوثر کا پانی بھرا ہوا تھا، ان میں سے جو عورت خدیجہؑ کے سامنے کھڑی تھی، اس نے وہ برتن لیا اور فاطمہؑ کو آبِ کوثر سے غسل دیا، پھر اس نے دو سفید کپڑے نکالے جو دودھ سے بھی زیادہ سفید اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھے، اس نے ایک کپڑا لپیٹنے کے لئے اور دوسرا اوڑھنے کے لئے فاطمہؑ پر ڈال دیا، پھر اس نے فاطمہؑ سے کلام کروایا، تو بی بی فاطمہؑ نے کلام کیا اور دونوں کلمے پڑھ دئے: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میرے والد گرامی رسولِ اللہؐ تمام انبیاءؑ کے سردار ہیں اور میرا شوہر تمام اوصیاء کا سردار ہے اور میری اولاد تمام اسباط (اوصیاء کے بیٹوں) کے سردار ہوں گے، پھر فاطمہؑ نے ان حوروں کو سلام کیا اور ہر ایک کو اس کے نام سے پکارا، وہ سب خوشی سے ہنس پڑیں اور حورِ عین نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی، آسمان والوں نے بھی آپس میں بی بی فاطمہؑ کی ولادت کی خوشخبری پہنچائی اور آسمان میں ایک ایسا روشن نور ظاہر ہوا جو فرشتوں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، پھر ان عورتوں نے کہا: اے خدیجہؑ! فاطمہؑ کو آغوش میں لو، وہ پاک و طاہر، پاکیزہ، نیک اور بابرکت ہے، اس میں اور اس کی نسل میں برکت رکھی گئی ہے، خدیجہؑ نے فاطمہؑ کو خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی آغوش میں لیا اور انہیں دودھ پلایا، تو فوراً دودھ جاری ہو گیا، فاطمہؑ اس طرح بڑھتی تھیں کہ ایک دن میں اتنی نشوونما ہوتی جتنی دوسرے بچوں کو ایک مہینے میں ہوتی ہے اور ایک مہینے میں اتنی بڑھتیں جتنی دوسرے بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں"۔

ذرا ملاحظہ تو کیجئے کہ اللہ نے جناب خدیجہؑ کی مدد قریش کی عورتوں کے ذریعہ نہیں حورانِ جنت کے ذریعہ فرمائی امیر زادیوں کے ذریعے نہیں، انبیاؑء زادیوں کے ذریعہ فرمائی، گناہ گاروں کے ذریعہ پاکیزہ کرداروں کے ذریعہ فرمائی اور پھر آپ کی نشوونما کا انتظام وانصرام بھی عام بچوں سے الگ رکھا تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ آنے والی بچی معمولی نہیں ہے صدیقہ ہے، طاہرہ ہے، سراپا ہدایت ہے، کتنی مبارک و مسعود تھی وہ صبح، جب نبیؐ کے گھر میں کوثر آرہی تھی، خدیجہ کی گود آباد ہورہی تھی اور ابتر کا طعنہ دینے والے ابتر ہورہے تھے، اس وقت مسرتوں کا اندازہ کون کرسکتا تھا، امامت خوش تھی کہ اُم الائمہؑ آئی، اسلام خوش تھا کہ نگہبان آئی، عالمِ نسواں خوش تھا کہ رہنما آئی، جنت خوش تھی کہ خاتونِ جنت آئی، خدیجہؑ خوش تھیں کہ میری راحتِ جاں آئی، رسول اکرمؐ خوش تھے کہ میری نور نظر آئی، توحید خوش تھی کہ مباہلہ میں میرے وقار کی محافظ آئی اور قرآن خوش تھا کہ میری تطہیر کی تعبیر و تفسیر آئی، یعنی نبیؐ کی دختر ہر جہت سے سراپا ہدایت بن کر آئی، فاطمہؑ بن کر آئی تو قوم کو جہنم سے نجات کا پیغام سنایا، بتولؑ بن کر آئی تو آیۂ تطہیر نے مفہوم پیدا کیا، عذراء بن کر آئی تو طہارت کو عظمت ملی، صدیقہ بن کر آئی تو صداقت کو معیار ملا، زہراؑء بن کر آئی تو دونوں جہاں روشن و منور ہوگئے، خاتونِ جنت بن کر آئی تو حورانِ جنت نے نثار ہونا شروع کردیا، زوجۂ علیؑ بن کر آئی تو درختِ طوبیٰ نے موتی نچھاور کئے سیدۃ النساؑء بن کر آئی تو عورتوں کو رہنما مل گیا شریکۃ الرسولؐ بن کر آئی تو رسالت کو غمگسار مل گیا اور آمنہؑ کے انتقال کے بعد آئی تو ''اُمّ ابیہا'' کا مصداق بن گئی، اتنے انتظام واہتمام کے بعد بھی کوئی یہ نہ سوچے کہ جناب فاطمہؑ کے پاس منصبِ رسالت و امامت نہیں تو کردار میں کوئی کمی رہ گئی، نہیں، بلکہ یہ

ایک مصلحتِ الٰہی تھی کہ منصب نہیں دیا، کوئی بات نہیں، مگر کمالات و اوصاف میں آپ کو سراپا ہدایت بنایا گیا۔ (ماخوذ از: محافل و مجالس، علامہ جوادیؒ: ج۱، ص ۱۱۲ تا).

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر حضرت فاطمہؑ کی والدۂ ماجدہ، جنابِ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، کے ذکرِ خیر سے بھی ان سطور کو مزین کیا جائے، کیونکہ مقام و منزلتِ فاطمہؑ کے تذکرے کے ساتھ اُس مادرِ گرامی کے فضائل و مناقب کا بیان بھی بجا اور برمحل ہے، جن کی آغوشِ تربیت میں دخترِ رسولؐ نے پرورش پائی۔ پس آئیے، قرآنِ مجید اور احادیث کی صریح روایات کی روشنی میں جنابِ خدیجہؑ کے فضائل و مناقب اور رفعتِ شان کو ملاحظہ فرمائیں:

الف) حضرت خدیجہؑ کی فضیلت دامنِ قرآن میں

خداوند عالم سورۂ ضحیٰ میں اشاد فرماتا ہے: ﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى﴾.

"اور [ہم نے] تم کو تنگ دست پاکر غنی نہیں بنادیا"۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنگدستی اللہ نے مالِ حضرت خدیجہؑ کے ذریعے دور کی، حضرت خدیجہؑ نے اپنا سارا مال و دولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت اسلام کے ابتدائی مشکل ترین حالات میں مدد ملی۔

کسی بھی دعوت کے ابتدائی مراحل نہایت اہم اور تقدیر ساز ہوتے ہیں، چونکہ ان مراحل میں اس تحریک کی کامیابی واضح طور پر نظر نہیں آرہی ہوتی اس لئے مددگار بھی میسر نہیں آتے، خصوصاً مکہ کی جہالت اور شرک و کفر کے وحشیانہ

---

[1] ۔ سورۂ ضحیٰ، آیت ۸.

معاشرے میں ان کے معبودوں کی نفی کر کے خدائے وحدہ لاشریک کی دعوت کس قدر سنگین کام ہے، خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا﴾. (سورۂ مزمل، آیت ۵).

"عنقریب آپ پر ہم ایک بھاری حکم ڈالنے والے ہیں"۔

ایسے حالات میں دو قوتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دیا، ایک حضرت ابوطالبؑ کی حمایت نے دوسرے حضرت خدیجہؑ کی دولت نے، قران کی روشنی میں یوں کہا جائے کہ دو شخصیتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دیا: حضرت ابوطالب علیہ السلام نے ﴿فَاٰوٰی﴾ یعنی پناہ فراہم کی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام نے ﴿فَاَغْنٰی﴾ یعنی اپنی دولت سے غنی کیا۔

(الکوثر فی تفسیر القرآن: ج۱۰، ص۲۰۳).

ب) حضرت خدیجہؑ کی فضلیت دامنِ احادیث میں

پہلی حدیث: حضرت خدیجہؑ جنت کی بہترین خاتون

"خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَرْبَعَ خُطَطٍ فِي الْأَرْضِ وَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَا قُلْنَا اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَفْضَلُ نِسَاءِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ".

(الخصال، ج۱، ص۲۰۵).

"ابن عباسؓ کہتے ہیں، ایک دن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار لکیریں کھینچیں، پھر پوچھا: جانتے ہو یہ لکیریں کیا ہیں؟ ہم نے کہا: خدا اور اس کے

رسولؐ ہم سے داناتر ہیں، پھر فرمایا: جنت کی بہترین عورتیں، خدیجہ بنت خویلدؑ، فاطمہ بنت محمدؐ، مریم بنت عمرانؑ، اور آسیہ بنت مزاحمؑ زوجہ فرعون ہیں"۔

دوسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کی یاد میں نبیؐ روئے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد ہمیشہ ان کی وفاداری اور فداکاری کے شیرین واقعات کو یاد کرتے تھے تو آپ کے چہرۂ اقدس پر اشک جاری ہوجاتے تھے:

"ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ خَدِیجَةَ یَوْماً وَ هُوَ عِنْدَ نِسَائِهِ فَبَکَی فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا یُبْکِیكَ عَلَی عَجُوزٍ حَمْرَاءَ مِنْ عَجَائِزِ بَنِی أَسَدٍ فَقَالَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ صَدَّقَتْنِی إِذْ کَذَّبْتُمْ وَ آمَنَتْ بِی إِذْ کَفَرْتُمْ وَ وَلَدَتْ لِی إِذْ عَقِمْتُمْ". (کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، ج۱، ص:۵۰۸).

"مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن رسول خداؐ اپنے ازواج کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے بی بی خدیجہ سلام اللہ علیہا کا تذکرہ فرمایا اور رونے لگے، حضرت عائشہ نے عرض کی: آپ کیوں اشک بہا رہے ہیں؟ کیا آپ کو قبیلہ اسد سے تعلق رکھنے والی ایک گندمی رنگ کی بوڑھی عورت کے لئے اشک بہانے چاہیں؟ رسول خداؐ نے ان کے جواب میں فرمایا: خدیجہؑ نے اس وقت میری تصدیق کی جب تم لوگوں نے میری تکذیب کی اور جب تم لوگ کافر تھے وہ مجھ پر ایمان لائیں، وہ میری اولاد کو دنیا میں لائیں جب کہ تم بانجھ ہو اور مجھے اولاد نہ دے سکیں"۔

یہ مختصر مگر معنی خیز کلمات بی بی خدیجۂ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے مقام و منزلت کی ایسی روشن تصویر پیش کرتے ہیں جس میں ان کی وفاداری، ایثار، ایمان اور نصرتِ رسولؐ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے وہ اُس دورِ ابتلا میں

رسولِ اکرمؐ کی پہلی پشتیباں تھیں جب آفاقِ مکہ میں صدائے حق اجنبی تھی اور باطل کے پرستار ہر سو مخالفت پر کمربستہ تھے، جب دوسروں نے تکذیب کی، خدیجہؑ نے تصدیق کی، جب دوسروں نے انکار کیا خدیجہؑ نے ایمان کی دولت سے اپنے دامن کو معمور رکھا اور جب دنیا نے رسولِ خداؐ کو تنہا کرنے کی کوشش کی، خدیجہؑ نے اپنی جان، مال اور تمام تر وجود کو نصرتِ رسالت کے لئے وقف کر دیا۔

تیسری حدیث: حضرت خدیجہؑ کا مثل کہاں؟

" فَلَمَّا ذَكَرْنَا خَدِيجَةَ بَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ قَالَ خَدِيجَةُ وَ أَيْنَ مِثْلُ خَدِيجَةَ صَدَّقَتْنِي حِينَ كَذَّبَنِي اَلنَّاسُ وَ وَازَرَتْنِي عَلَى دِينِ اللهِ وَ أَعَانَتْنِي عَلَيْهِ بِمَالِهَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي اَلْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ اَلزُّمُرُّدِ لاَ صَخَبَ فِيهِ وَ لاَ نَصَبَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْنَا فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللهِ".

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، ج۱، ص:۳۶۰).

"امّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جیسے ہی ہم نے جناب خدیجہؑ کا ذکر کیا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے اور فرمایا: خدیجہؑ! خدیجہؑ کے مثل کہاں ہے؟ خدیجہؑ نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور انھوں نے دین خدا کی خاطر میری مدد کی اور اپنے مال کے ذریعے سے دین کی تبلیغ و ترقی میں میری نصرت فرمائی، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ خدیجہؑ کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت دوں جو زمرد کا قصر ہے جس میں کسی قسم کی کوئی سختی اور ناآرامی نہیں ہوگی، اُمّ سلمہؑ کہنے لگی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہؐ"۔

چوتھی حدیث: حضرت خدیجہؑ پلِ صراط پر

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ فَقَالَ سُورٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ اَلنَّارِ قَائِمٌ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ وَ خَدِيجَةُ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فَيُنَادُونَ أَيْنَ مُحِبُّونَا أَيْنَ شِيعَتُنَا فَيُقْبِلُونَ إِلَيْهِمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ فَيَأْخُذُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَيَجُوزُونَ بِهِمْ عَلَى اَلصِّرَاطِ وَ يُدْخِلُونَهُمُ اَلْجَنَّةَ".

(بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہارؑ، ج۲۴، ص۲۵۵).

"ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان حجاب سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک دیوار ہے جو جنت و دوزخ کے درمیان قائم ہے، پھر فرمایا: اس مقام پر حضورِ پاکؐ، علی مرتضیٰؑ، حسن مجتبیٰؑ، حسینؑ شہید کربلا، فاطمہ زہراؑ اور خدیجہ الکبریٰؑ جیسی ہستیاں ہوں گی اور پکار کر کہیں گی کہ کہاں ہیں ہمارے شیعہ؟ کہاں ہیں ہمارے دوستدار؟ یہ سن کر ان کے شیعہ اور دوستدار ان کی طرف چل پڑیں گے اور یہ اپنے شیعوں اور دوستداروں کو ان کے ناموں کے ساتھ مع ولدیت جانتے ہوں گے وہ اپنے شیعوں اور دوستداروں کے ہاتھ پکڑیں گے اور مقام اعراف اور پل صراط سے عبور کروائیں گے اور جنت کی طرف روانہ کردیں گے"۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت خدیجہؑ قیامت کے دن پیغمبر خداؐ اور دیگر اہل بیتؑ کے ہمراہ ہوں گی اور وہ مقامِ اعراف اور پلِ صراط پر اپنے شیعوں اور دوستداروں کی شفاعت کریں گی اور وہ وہاں پر اعلیٰ مقام پر ہوں گی اور یہ اعلیٰ مقام صرف شفاعت کرنے والوں ہی کے لئے مخصوص ہے"۔

پانچویں حدیث: حضرت خدیجہؑ کے گھر سے اسلام کا نور اٹھا

" وَ لَقَدْ كَانَ يُجَاوِرُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ بِحِرَآءَ، فَأَرَاهُ وَ لَا يَرَاهُ غَيْرِيْ، وَ لَمْ يَجْمَعْ بَيْتٌ وَّاحِدٌ يَوْمَئِذٍ فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ خَدِيْجَةَ وَ اَنَا ثَالِثُهُمَا، اَرٰى نُوْرَ الْوَحْيِ وَ الرِّسَالَةِ، وَ اَشُمُّ رِيْحَ النُّبُوَّةِ". (نہج البلاغہ، خطبہ قاصعہ ۱۹۰).

"حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کوہِ حرا میں کچھ عرصہ قیام فرماتے تھے اور وہاں میرے علاوہ کوئی انہیں نہیں دیکھتا تھا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُمّ المومنین خدیجہؑ کے گھر کے علاوہ کسی گھر کی چار دیواری میں اسلام نہ تھا، البتہ تیسرا ان میں میں تھا، میں وحی و رسالت کا نور دیکھتا اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا"۔

چھٹی حدیث: حضرت خدیجہؑ کی وفات پر نبیؐ کا غم

" وَ الصَّحِيْحُ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ عَنْهُ فِي آخِرِ اَلسَّنَةِ اَلْعَاشِرَةِ مِنْ مَبْعَثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَسَمَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ ذَلِكَ اَلْعَامَ عَامَ اَلْحُزْنِ". (قصص الانبیاء، راوندی، ص:۳۱۷).

"حضرت ابوطالبؑ بعثتِ رسولؐ کے دسویں سال دنیا سے رخصت ہوئے اور اسی کے تین دن بعد جناب خدیجہؑ وفات پا گئیں، رسول خداؐ ان دونوں ہمدردوں کے اچانک انتقال نے ان پر گہرا اثر ڈالا اور ان کو شدید غم لاحق ہوا، اسی واسطے حضورؐ پاک نے اس سال کو عام الحزن یعنی غموں کا سال قرار دیا"۔

ابو طالبؑ اور خدیجہؑ کے غم نے رسولِ خداؐ کے دل کو سوگوار کر دیا، یہ غم اتنا کرب انگیز تھا کہ تاحیات زندہ رہا اور جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا گریہ فرمانے لگتے۔

◆ چوتھا باب

◆ حضرت فاطمہ زہراء کے اسماء والقاب وکنیات:

◆ الف): اللہ کے نزدیک حضرت فاطمہؑ کے نو نام:

- پہلا نام: "فاطمہ" اپنے شیعوں کو جہنم سے بچانے والی.
- دوسرا نام: "صدّیقہ" سچّائی اور راستی پر قائم.
- تیسرا نام: "مبارکہ" برکت والی.
- چوتھا نام: "طاہرہ" پاکیزہ.
- پانچواں نام: "زکیّہ" پاک اور نیک.
- چھٹا نام: "راضیہ" اللہ کی رضا پر راضی.
- ساتواں نام: "مرضیہ" اللہ کے نزدیک پسندیدہ.
- آٹھواں نام "محدثہ" جس سے فرشتے گفتگو کرتے ہیں.
- نواں نام "زہراء" نورانی و درخشاں.

◆ ب): حضرت فاطمہؑ کی کُنیات اور ان کے معنی.

حضرت فاطمہ زہراؑء کے اسماء والقاب وکنیات

تمہیدی کلمات

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس، فضائل و مناقب کا ایسا بحرِ بے کراں ہے جس کی ہر موج معرفت، ہر عنوان عظمت اور ہر پہلو کمالِ انسانیت کی ترجمانی کرتا ہے۔ اہلِ بیت علیہم السلام سے منقول روایات میں آپؑ کے فضائل کے ساتھ ساتھ آپؑ کے اسمائے مبارکہ اور القابِ مقدسہ کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی ہے، یہ اسماء محض تعارفی الفاظ یا اعزازی خطابات نہیں، بلکہ ہر نام آپؑ کی کسی عظیم صفت، روحانی مقام، اخلاقی کمال اور الٰہی فضیلت کا آئینہ دار ہے، اسی لئے ائمۂ اہلِ بیت علیہم السلام نے ان اسماء کے معانی، ان کی وجہِ تسمیہ اور ان کے اسرار و رموز کو بھی بیان فرمایا ہے تاکہ اہل بیتؑ سے عشق رکھنے والے حضرت زہراؑء کی شخصیت کو ظاہری تعارف سے آگے بڑھ کر حقیقی معرفت کی نگاہ سے پہچان سکیں، احادیث کے ذخیرے میں متعدّد ایسی احادیث و روایات موجود ہیں جن میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مختلف اسماء و القاب اور اوصاف کا ذکر آیا ہے، بعض روایات میں آپؑ کے نو اسمائے مبارکہ بیان کئے گئے ہیں، بعض میں ہر لقب کی معنوی و اعتقادی تشریح کی گئی ہے، جب کہ بعض دیگر روایات میں ان اسماء کے پس پردہ موجود الٰہی حکمت، آپؑ کی عصمت، طہارت، عبودیت، رضائے الٰہی اور مقامِ ولایت کو واضح کیا گیا ہے، ان روایات کا مجموعی مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ حضرت زہراؑء کی ہر صفت اور ہر لقب، اللہ

تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ ایک امتیازی شان کا مظہر ہے، جو آپؑ کی بے مثال شخصیت اور منفرد مقام کی عکاسی کرتا ہے، زیرِ نظر روایات بھی اسی مبارک سلسلے کی کڑیاں ہیں، جن میں حضرت صدیقۂ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے اسمائے مبارکہ، ان کے معانی اور وجوہِ تسمیہ کو نہایت بلیغ اور عمیق انداز میں بیان کیا گیا ہے، ان روایات کے ذریعے نہ صرف حضرت زہراؑء کی عظمت و منزلت کا ادراک ہوتا ہے بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپؑ کی ذات، فضائل اور القاب معرفتِ اہلِ بیت علیہم السلام کا ایک بنیادی باب ہیں، جن کا مطالعہ انسان کے ایمان، محبت اور معرفت میں اضافہ کرتا ہے، ان میں بعض روایات یہ ہیں:

الف): اللہ کے نزدیک حضرت فاطمہؑ کے نو نام

" عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ تِسْعَةُ أَسْمَاءَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:فَاطِمَةُ، وَالصِّدِّيقَةُ، وَالْمُبَارَكَةُ، وَالطَّاهِرَةُ، وَالزَّكِيَّةُ، وَالرَّاضِيَةُ، وَالْمَرْضِيَّةُ، وَالْمُحَدَّثَةُ، وَالزَّهْرَاءُ ". (الخصال ج۲، ص۴۱۴،/علل الشرایع ج۱، ص۱۷۸).

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے نو نام ہیں:

(۱)	"فاطمہ"	اپنے شیعوں کو جہنم سے بچانے والی۔
(۲)	"صدّیقہ"	سچّائی اور راستی پر قائم۔
(۳)	"مبارکہ"	برکت والی۔
(۴)	"طاہرہ"	پاکیزہ۔
(۵)	"زکیّہ"	پاک اور نیک۔
(۶)	"راضیہ"	اللہ کی رضا پر راضی۔

(۷)	''مرضیہ''	اللہ کے نزدیک پسندیدہ۔
(۸)	''محدثہ''	جس سے فرشتے گفتگو کرتے ہیں۔
(۹)	''زہراء''	نورانی و درخشاں۔

پہلا نام: فاطمہؑ

پہلی حدیث: فاطمہؑ اور ان کے شیعہ آگ سے محفوظ

'' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : يَا فَاطِمَةُ أَ تَدْرِينَ لِمَ سُمِّيتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سُمِّيَتْ قَالَ لِأَنَّهَا فُطِمَتْ هِيَ وَ شِيعَتُهَا مِنَ اَلنَّارِ ''. (بحار الانوار ج ۴۳، ص ۱۴).

'' امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے، انھوں نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اے فاطمہؑ! کیا تم جانتی ہو کہ تمہارا نام ''فاطمہ'' کیوں رکھا گیا؟ مولا علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیوں رکھا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ وہ اور ان کے شیعہ جہنم سے جدا کر دئے گئے ہیں''۔

دوسری حدیث: نام فاطمہؑ میں ولایتِ الٰہیہ کا انحصار

'' قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ فَاطِمَةَ؟ قُلْتُ: فَرَّقَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْأَسْمَاءِ؟ فَقَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَمِنَ الْأَسْمَاءِ، وَلَكِنَّ الِاسْمَ الَّذِي سُمِّيَتْ بِهِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلِمَ مَا كَانَ قَبْلَ كَوْنِهِ، فَعَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَتَزَوَّجُ فِي الْأَحْيَاءِ، وَ أَنَّهُمْ يَطْمَعُونَ فِي وِرَاثَةِ هَذَا

الْأَمْرِ مِنْ قِبَلِهِ، فَلَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ سَمَّاهَا اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَاطِمَةَ لِمَا أَخْرَجَ مِنْهَا، وَ جَعَلَ فِي وُلْدِهَا، فَفَطَمَهُمْ عَمَّا طَمِعُوا، فَبِهَذَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ فَاطِمَةَ، لِأَنَّهَا فَطَمَتْ طَمَعَهُمْ، وَ مَعْنَى فَطَمَتْ قَطَعَتْ".

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۱۳،/علل الشرایع ج ۱، ص ۱۷۸).

" حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے: کسی نے سوال کیا: حضرت فاطمہؑ کو فاطمہ کیوں کہا گیا؟ میں نے عرض کیا: شاید اس لئے کہ یہ نام دوسرے ناموں سے ممتاز ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ تو ایک وجہ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ازل میں جان لیا تھا کہ رسول اللہؐ مختلف قبیلوں میں نکاح فرمائیں گے اور بعض لوگ اس رشتے کی وجہ سے ولایت و امامت کی وراثت کے طمع میں ہوں گے، چنانچہ جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام "فاطمہ" رکھا، کیونکہ ان سے ایسی ذرّیت پیدا ہونے والی تھی جن میں اللہ نے اپنی ولایت اور امامت رکھی ہے، پس اللہ نے ان لوگوں کے طمع کو منقطع کر دیا جو اس مقام عظمیٰ کے وارث بننے کی خواہش رکھتے تھے، اسی لئے ان کا نام "فاطمہ" رکھا گیا"۔

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ "فاطمہؑ" صرف عصمت یا آگ سے محفوظی ہی نہیں بلکہ ولایتِ الٰہی کے انحصار کی علامت بھی ہیں، یعنی امامت و ولایت کا شجرہ صرف حضرت فاطمہؑ کی ذریت طیبہ میں قرار دیا گیا اور دیگر تمام طامعین اس سے منقطع و محروم کر دئے گئے۔

تیسری حدیث: وہ فاطر اور تو فاطمہؑ

"شَقَّ اللهُ لَكِ يَا فَاطِمَةُ اِسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَهُوَ اَلْفَاطِرُ وَ أَنْتِ فَاطِمَةُ".

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۱۵).

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

" اے فاطمہؑ! اللہ نے تیرے لئے اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا ہے، پس وہ "الفاطر" (پیدا کرنے والا) ہے، اور تُو "فاطمہ" ہے"۔

چوتھی حدیث: فاطمہؑ نام کا تقدس

"عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ السَّكُونِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا مَغْمُومٌ مَكْرُوبٌ فَقَالَ لِي يَاسَكُونِيُّ مِمَّا غَمُّكَ قُلْتُ وُلِدَتْ لِي ابْنَةٌ فَقَالَ: يَاسَكُونِيُّ عَلَى الْأَرْضِ ثِقْلُهَا وَ عَلَى اللهِ رِزْقُهَا تَعِيشُ فِي غَيْرِ أَجَلِكَ وَ تَأْكُلُ مِنْ غَيْرِ رِزْقِكَ فَسَرَّنِي وَ اللهِ عَنِّي فَقَالَ لِي مَا سَمَّيْتَهَا قُلْتُ فَاطِمَةَ قَالَ آهِ آهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ... فَقَالَ: إِذَا سَمَّيْتَهَا فَاطِمَةَ فَلاَ تَسُبَّهَا وَلاَ تَلْعَنْهَا وَلاَ تَضْرِبْهَا". (الكافي، ج٦، ص٤٨).

" سکونی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ میں غمگین اور پریشان تھا، امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سکونی! کس چیز نے تمہیں غمگین کیا؟ میں نے عرض کیا: میرے یہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا: اے سکونی! اس کا بوجھ زمین پر ہے اور اللہ کے ذمہ اس کا رزق ہے، وہ تمہاری عمر کے بغیر اپنی عمر گزارے گی اور تمہارے رزق کے بغیر اپنا رزق کھائے گی، راوی کا بیان ہے کہ قسم بخدا میرا غم دور ہو گیا، اس کے بعد امامؑ نے پوچھا: تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: "فاطمہ" امامؑ نے آہ! آہ! فرمایا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا، پھر فرمایا: اگر تم نے اس کا نام فاطمہؑ رکھا ہے تو نہ اسے گالی دینا، نہ اس پر لعن کرنا اور نہ اسے مارنا"۔

یہ حدیث حضرت فاطمہ زہراؑء کے اسمِ مبارک کے تقدس، عظمت اور روحانی وقار کو نہایت دلنشیں انداز میں آشکار کرتی ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ''آہ، آہ'' فرما کر نامِ فاطمہؑ کے احترام کا عملی اظہار کیا اور فرمایا کہ جس بچی کا نام فاطمہؑ رکھا جائے، اسے ہرگز برا بھلا نہ کہا جائے، نہ اس پر لعن کی جائے اور نہ ہی اسے مارا جائے، اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے کہ نامِ فاطمہؑ اس مقدس شخصیت سے نسبت رکھنے والی ایک عظیم امانت ہے، جو اہلِ ایمان کے دلوں میں ادب، محبت اور تعظیم کے جذبات کو بیدار کرتی ہے۔

دوسرا نام: صدّیقہ

پہلی حدیث: یا علیؑ آپ کی زوجہ صدّیقہ ہیں

حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

''اُوْتِیَتَ ثَلاثَۃً لَمْ یُوتِہُنَّ اَحَدٌ وَ لَآ اَنَا، اُوْتیتَ صَھْرًا مِثْلِیْ وَ لَمْ اُوْتِ اَنَا مِثْلِی، اُوْتِیْتَ زَوْجَۃً "صِدِّیْقَۃ" مِثْلَ اِبْنَتِیْ، وَ لَمْ اوْتِ مَثْلَھَا زَوْجَۃً، اوتیتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ صُلْبِکَ وَلَمْ اُوتِ مِنْ صُلْبِیْ مِثْلُھُمَا لٰکِنَّکُمْ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکُمْ''۔ (عیون اخبار الرضاؑ: ج۲، ص۴۸).

''یا علیؑ! تمھیں تین ایسی فضیلتیں عطا ہوئی ہیں جو کائنات میں کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئیں، یہاں تک کہ یہ تین فضیلتیں مجھے بھی نہیں ملیں اور وہ تین فضیلتیں یہ ہیں کہ تم کو مجھ جیسا خسر ملا، مجھے ایسا خسر نہیں ملا، تم کو میری بیٹی فاطمہؑ جیسی ''صدّیقہ'' زوجہ ملی، مجھے اس کے جیسی ''صدّیقہ'' زوجہ نہیں ملی، تم کو حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند ملے، مجھے اپنے صلب سے ان کے جیسے فرزند نہیں ملے، ہاں مگر تم سب مجھ سے ہو اور میں تم سب سے ہوں''۔

دوسری حدیث: صدّیقہ کو صدّیق ہی غسل دے گا

"مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع عَنْ فَاطِمَةَ ع مَنْ غَسَّلَهَا قَالَ غَسَّلَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّهَا كَانَتْ صِدِّيقَةً لَمْ يَكُنْ لِيُغَسِّلَهَا إِلَّا صِدِّيقٌ". (وسائل الشیعہ، ج۲، ص۵۳۳).

"امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضرت فاطمہؑ کے غسل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: امیر المؤمنین علیؑ نے آپ کو غسل دیا کیونکہ وہ صدّیقہ تھیں اور صدیقہ کو غسل دینے کا حق بھی صدیق ہی کو ہے"۔

یعنی حضرت فاطمہؑ کی صداقت، عصمت، پاکیزگی اور روحانی عظمت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے غسلِ وفات کے لئے بھی ایک ایسی ہستی کو موزوں قرار دیا گیا جو اسی درجۂ صداقت کی حامل تھی جس درجۂ صداقت کی حامل خود حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا تھیں، تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ امت کی گود میں پلنے والی بیٹی اور ہوتی ہیں اور نبوت و رسالت کے آغوش میں پروان پانے والی بیٹی اور ہوتی ہے۔

تیسرا نام: مبارکہ

جنابِ فاطمہؑ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام "مبارکہ" ہے، مبارکہ "برکت" سے مشتق ہے اور برکت کہتے ہیں "کثرت" کو، جناب فاطمہؑ کو "مبارکہ" اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اللہ نے آپ کی نسلِ پاک میں "خیرِ کثیر" کو رکھا اور آپ کی اولادِ اطہارؑ کو ذُرّیتِ رسولؐ قرار دیا گیا، علاّمہ "فخر رازی" سورۂ کوثر کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ: الْكَوْثَرُ: أَوْلَادُهُ، قَالُوا: لِأَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ رَدًّا عَلَى مَنْ عَابَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَدَمِ الْأَوْلَادِ.

فَالْمَعْنَى أَنَّهُ يُعْطِيهِ نَسْلًا يَبْقَوْنَ عَلَى مَرِّ الزَّمَانِ، فَانْظُرْ كَمْ قُتِلَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ الْعَالَمُ مُمْتَلِئٌ مِنْهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي الدُّنْيَا أَحَدٌ يُعْبَأُ بِهِ! ثُمَّ انْظُرْ كَمْ كَانَ فِيهِمْ مِنَ الْأَكَابِرِ مِنَ الْعُلَمَاءِ؛ كَالْبَاقِرِ وَالصَّادِقِ وَالْكَاظِمِ وَالرِّضَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَالنَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَأَمْثَالِهِمْ. وَقَالَ أَيْضًا: إِنَّا إِذَا حَمَلْنَا الْكَوْثَرَ عَلَى كَثْرَةِ الْأَتْبَاعِ، أَوْ عَلَى كَثْرَةِ الْأَوْلَادِ وَعَدَمِ انْقِطَاعِ النَّسْلِ، كَانَ هَذَا إِخْبَارًا عَنِ الْغَيْبِ، وَقَدْ وَقَعَ مُطَابِقًا لَهُ، فَكَانَ مُعْجِزًا".

(تفسیر کبیر: ج ۲۳، ص ۳۱۳، محمد بن عمر فخر رازی).

"تیسرا قول: الکوثر سے مراد آپؐ کی اولاد ہے، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ سورہ دراصل ان لوگوں کے جواب میں نازل ہوا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگ بے اولاد ہونے کا طعنہ دیتے تھے، پس اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ایسی نسل عطا فرمائے گا جو زمانے کے گزرنے کے باوجود باقی رہے گی، ذرا ملاحظہ کیجیے کہ اہلِ بیتؑ میں سے کتنے افراد قتل کر دئے گئے، لیکن اس کے باوجود آج بھی دنیا ان کی اولاد سے بھری ہوئی ہے، جب کہ بنی اُمیہ میں سے دنیا میں اب کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جسے قابلِ ذکر سمجھا جائے، پھر یہ بھی دیکھیے کہ اہلِ بیتؑ میں کتنے جلیل القدر علماء اور اکابر گزرے ہیں، مثلاً امام باقرؑ، امام صادقؑ، امام کاظمؑ، امام رضاؑ، نفسِ زکیہؑ اور ان جیسے دوسرے بزرگ، انہوں نے مزید فرمایا: اگر ہم "الکوثر" سے مراد کثرتِ پیروان، یا کثرتِ اولاد اور نسل کا کبھی منقطع نہ ہونا لیں، تو یہ در حقیقت ایک غیبی خبر ہے اور یہ خبر عین اسی طرح واقع ہوئی جس طرح بیان کی گئی ہے، اس لحاظ سے یہ خبر ایک معجزہ ثابت ہوتی ہے"۔

چوتھا نام: طاہرہ

" عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرَةَ لِطَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَ طَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ رَفَثٍ وَ مَا رَأَتْ قَطُّ يَوْماً حُمْرَةً وَ لَا نِفَاساً". (بحار الانوار، جلد ۴۳، ص ۱۹).

" امام محمد باقر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرینؑ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو "طاہرہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپؑ ہر طرح کی پلیدگی، گندگی اور زنانہ عادات سے پاک تھیں"۔

"دَنَس" کا مطلب ہے: ظاہری یا باطنی ناپاکی و آلودگی۔

"رَفَث" کا مطلب ہے: ناپسندیدہ یا ایسی حالتیں جو طہارت کے منافی ہوں۔

پانچواں نام: زکیّہ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت میں ہم یہ دعا پڑھتے ہیں:

" اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ زَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَ أُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الطُّهْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ".

"اے اللہ! درود و سلام نازل فرما فاطمہؑ پر، جو تیرے نبیؐ کی دختر، تیرے ولیؑ کی زوجہ اور حسنؑ و حسینؑ کی والدہ ہیں، وہ حسنؑ و حسینؑ جو اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، وہ پاکیزہ، طاہرہ، مطہرہ، پرہیزگار، پاکیزہ باطن، اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی اور پاکیزہ سیرت کی مالک ہیں اور تمام اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، ایسی رحمت و درود نازل فرما جس کی گنتی اور شمار تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا"۔

زیارت میں حضرت فاطمہ زہراؑء کا ایک نام "الزَّکِیَّة" بھی آیا ہے، "الزَّکِیَّة" یعنی پاکیزہ، پاک، پاکیزگی والی، نیک اور پاکیزہ سیرت کی حامل خاتون۔

"زَکِیَّہ" کے علاوہ حسب ذیل نام بھی بیان ہوئے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زہراؑء کی ذات گرامی انسانی شرافت و کمالات کا شاندار مجموعہ ہے:

- "الطُّهْرَة"—پاکیزگی کی مجسم صورت، سراپا پاکیزہ۔
- "الطَّاهِرَة"—پاک دامن، پاکیزہ۔
- "المُطَهَّرَة"—پاک کی گئی، ہر آلودگی سے پاک۔
- "التَّقِیَّة"—پرہیزگار، تقویٰ والی۔
- "النَّقِیَّة"—صاف و شفاف، ہر کدورت سے پاک۔
- "الرَّضِیَّة"—اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی۔

چھٹا نام: راضیہ

"عَنْ جَابِرٍ الْأَنْصَارِیِ أَنَّهُ رَأَی النَّبِیُّ ص فَاطِمَةَ وَ عَلَیْهَا کِسَاءٌ مِنْ أَجِلَّةِ الْإِبِلِ وَ هِیَ تَطْحَنُ بِیَدَیْهَا وَ تُرْضِعُ وَلَدَهَا فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُولِ اللهِ ص فَقَالَ یَا بِنْتَاهُ تَعَجَّلِی مَرَارَةَ الدُّنْیَا بِحَلَاوَةِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی نَعْمَائِهِ وَ الشُّکْرُ لِلّٰهِ عَلَی آلَائِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیكَ رَبُّكَ فَتَرْضَی". (مناقب ابن شہر آشوب، ج۳ص، ۳۴۲).

" جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے گھر آئے دیکھا آپ کھردرے اور موٹے کپڑے پہن کر ایک ہاتھ سے آٹا پیس رہی ہیں اور دوسرے ہاتھ سے بچے کو بہلا رہی ہیں، آنحضرتؐ اپنی بیٹی کا یہ حال دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا: بیٹی! دنیا کی سختیوں کو آخرت کی شیرینی کے

مقابلے میں برداشت کرو، کیوں کہ اللہ نے مجھ پر آیت نازل کی: ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ﴾۔

ساتواں نام: مرضیہ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت میں ہم یہ جملہ پڑھتے ہیں:

"السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الشَّهِيدَةُ الصِّدِّيقَةُ، السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّة".

"سلام ہو آپ پر، اے شہیدہ و صدیقہ! سلام ہو آپ پر، اے اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی اور اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہستی".

زیارت کی اس عبارت میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے متعدّد القاب و اوصاف ذکر ہوئے ہیں، انھیں کے درمیان "الْمَرْضِيَّة" بھی آیا ہے، بعض نام یہ ہیں:

- "الشَّهِيدَة" — شہادت پانے والی، راہِ حق میں جان قربان کرنے والی۔
- "الصِّدِّيقَة" — نہایت سچی، ہمیشہ حق و صداقت پر قائم رہنے والی۔
- "الرَّضِيَّة" — اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی۔
- "الْمَرْضِيَّة" — اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ، جس سے اللہ راضی ہو۔

آٹھواں نام: محدّثہ

" عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع يَقُولُ إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ ع مُحَدَّثَةً لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَهْبِطُ مِنَ السَّمَاءِ فَتُنَادِيهَا كَمَا تُنَادِي مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَتَقُولُ يَا فَاطِمَةُ اللهُ اصْطَفَاكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا فَاطِمَةُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِي وَ ارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ فَتُحَدِّثُهُمْ وَ يُحَدِّثُونَهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَلَيْسَتِ

الْمُفَضَّلَةُ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَقَالُوا إِنَّ مَرْيَمَ كَانَتْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَكِ سَيِّدَةَ نِسَاءِ عَالَمِكِ وَ عَالَمِهَا وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ". (علل الشرائع، ج۱، ص:۱۸۲)

"جناب زید بن علیؑ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت فاطمہؑ کو "مُحَدَّثہ" اسی لئے کہا جاتا ہے کہ فرشتے آسمان سے اتر کر ان کے پاس آتے اور انہیں اسی طرح ندا کرتے تھے جیسے جناب مریم بنتِ عمرانؑ کو ندا کیا کرتے تھے، وہ کہتے: اے فاطمہؑ! اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا، تمہیں پاکیزہ بنایا اور تمام جہانوں کی خواتین پر تمہیں منتخب فرمایا، اے فاطمہؑ! اپنے پروردگار کی عبادت میں خشوع و خضوع اختیار کرو، سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع بجالاؤ، پس حضرت فاطمہؑ فرشتوں سے گفتگو کرتیں اور فرشتے بھی ان سے گفتگو کرتے تھے، ایک رات جناب فاطمہؑ نے ان سے فرمایا: کیا مریم بنتِ عمرانؑ ہی تمام جہانوں کی عورتوں میں برگزیدہ و افضل نہیں تھیں؟ فرشتوں نے عرض کیا: مریمؑ اپنے زمانے کی تمام عورتوں کی سردار تھیں، جب کہ اللہ عزوجل نے آپ کو آپ کے اپنے زمانے کی بھی، مریمؑ کے زمانے کی بھی، اور تمام اولین و آخرین کی عورتوں کی بھی سردار قرار دیا ہے"۔

نواں نام: زہراؑ

پہلی حدیث: فاطمہؑ، زہراء ہیں

"قَالَ جَابِرٌ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ زَهْرَاءَ؟ فَقَالَ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَقَتْ أَضَاءَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ بِنُورِهَا، وَ غَشِيَتْ أَبْصَارَ

الْمَلَائِكَةِ، فَخَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ لِلّٰهِ سَاجِدِينَ، وَ قَالُوا: إِلَهَنَا وَ سَيِّدَنَا، مَا هَذَا النُّورُ؟ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمْ: هَذَا نُورٌ مِنْ نُورِي، أَسْكَنْتُهُ فِي سَمَائِي، خَلَقْتُهُ مِنْ عَظَمَتِي، أُخْرِجُهُ مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَائِي، أُفَضِّلُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ أُخْرِجُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ أَئِمَّةً يَقُومُونَ بِأَمْرِي، يَهْدُونَ إِلَى حَقِّي، وَ أَجْعَلُهُمْ خُلَفَائِي فِي أَرْضِي بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِي".

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۱۲، / علل الشرایع ج ۱، ص ۱۷۹، / کشف الغمہ، ج ۱، ص ۴۶۴).

"جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو "زہراء" (درخشاں و نورانی) کیوں کہا جاتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزّوجل نے انہیں اپنی عظمت کے نور سے پیدا کیا، جب وہ نور ظاہر ہوا تو اس کے نور سے آسمان و زمین روشن ہوگئے، فرشتوں کی نگاہیں اس نور سے چمک اٹھیں اور سب فرشتے اللہ کے حضور سجدے میں گر پڑے اور عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! یہ نور کیا ہے؟ اللہ نے وحی کی: یہ نور میرا ہی نور ہے، میں نے اسے اپنے آسمان میں رکھا ہے اور اسے اپنی عظمت سے پیدا کیا ہے، میں اسے اپنے ایک نبی (محمدؐ) کی نسل سے ظاہر کروں گا، جنھیں تمام انبیاؑء پر فضیلت دوں گا اور اس نور سے ایسے امام پیدا کروں گا جو میرے امر سے قیام کریں گے، میرے دین کی ہدایت دیں گے اور وحی منقطع ہونے کے بعد میری زمین پر میرے خلیفہ ہوں گے"۔

"زہراء" کا مطلب ہے نورانی، درخشاں، تاباں یعنی وہ ہستی جن سے نورِ الٰہی کا ظہور ہوا، امام علیہ السلام نے وضاحت کی کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی حقیقت اللہ کے نورِ عظمت سے ہے، ان کے نور سے آسمان و زمین روشن ہوئے، یعنی تمام کائنات میں تجلّیِ ولایت و طہارت ان کے سبب سے پھیلی، فرشتوں کا سجدہ اس نور کے احترام میں ہوا جو دراصل اللہ کی تسبیح و تعظیم تھا، جیسا کہ آدمؑ کے

سامنے سجدہ کرنے میں تھا اور اسی نورِ عظمت سے ائمہ طاہرین علیہم السلام کی خلقت ہوئی کیونکہ سب اہلِ بیتؑ ایک ہی نور ہیں۔

تیسری حدیث: فاطمہؑ، زہرہ اہل بیتؑ ہیں

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) يَوْماً صَلَاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ انْفَتَلَ وَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ فَقَدَ الشَّمْسَ فَلْيَتَمَسَّكْ بِالْقَمَرِ، وَ مَنْ فَقَدَ الْقَمَرَ فَلْيَتَمَسَّكْ بِالْفَرْقَدَيْنِ. قَالَ: فَقُمْتُ أَنَا وَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَ مَعَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنِ الشَّمْسُ قَالَ: أَنَا، فَإِذَا هُوَ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ (تَعَالَى) خَلَقَنَا وَ جَعَلَنَا بِمَنْزِلَةِ نُجُومِ السَّمَاءِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَأَنَا الشَّمْسُ فَإِذَا ذَهَبَ بِي فَتَمَسَّكُوا بِالْقَمَرِ. قُلْنَا: فَمَنِ الْقَمَرُ قَالَ: أَخِي وَ وَصِيِّي وَ وَزِيرِي وَ قَاضِي دِينِي وَ أَبُو وُلْدِي وَ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قُلْنَا: فَمَنِ الْفَرْقَدَانِ قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. ثُمَّ مَكَثَ مَلِيّاً وَ قَالَ: فَاطِمَةُ هِيَ الزُّهَرَةُ، وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ، لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ". (امالی شیخ طوسیؒ، ص ۵۱۷)۔

"حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ خداؐ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، پھر نماز سے فارغ ہو کر ہماری جانب متوجہ ہوئے اور ہم سے گفتگو فرمانے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! جس شخص سے سورج اوجھل ہو جائے، وہ چاند کو مضبوطی سے تھام لے اور جس سے چاند بھی اوجھل ہو جائے، وہ دونوں فرقد ستاروں کو تھام لے، جابرؓ کہتے ہیں: میں، ابو ایوب انصاریؓ اور ہمارے ساتھ انس بن مالکؓ کھڑے ہوئے

اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! سورج سے کون مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں۔ پھر آپؐ نے ہمارے لئے ایک مثال بیان فرمائی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا اور ہمیں آسمان کے ستاروں کے مانند قرار دیا، جب بھی ایک ستارہ غروب ہوتا ہے، ایک دوسرا ستارہ طلوع ہوجاتا ہے، پس میں سورج ہوں، جب دنیا سے رخصت ہوجاؤں تو چاند کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ ہم نے عرض کیا: چاند سے کون مراد ہے؟ فرمایا: میرا بھائی، میرا وصی، میرا وزیر، میرے قرضِ رسالت کو ادا کرنے والا، میری اولاد کا باپ اور میرے اہلِ خانہ میں میرا خلیفہ، علی بن ابی طالبؑ ہے، ہم نے عرض کیا: پھر دونوں فرقد ستاروں سے کون مراد ہیں؟ فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ، پھر آپؐ کچھ دیر خاموش رہے اور فرمایا: فاطمہؑ! وہ تو زُہرہ اہل بیتؑ ہیں اور میری عترت میرے اہل بیتؑ ہیں جو قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے یہ دونوں یعنی قرآن و عترت ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے حضور وارد ہوں گے"۔

اس روایت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت کا ایک نہایت حسین نقشہ کھینچا: آپ سورج ہیں، علیؑ چاند ہیں، حسنؑ و حسینؑ روشن ستارے ہیں، اور حضرت فاطمہ زہراؑ "زہرہ" ہیں، یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہلِ بیتؑ ہدایت کے وہ روشن چراغ ہیں جن سے امت کو راستہ ملتا ہے اور سب سے عظیم اعلان یہ ہے کہ اہلِ بیتؑ قرآن سے جدا نہیں اور قرآن اہلِ بیتؑ سے جدا نہیں، دونوں قیامت تک ساتھ ہیں اور حوضِ کوثر پر آنحضرتؐ کے حضور پہنچیں گے۔ یعنی وہ فاطمہؑ جو زہرہ بن کر آسمانِ ہدایت پر چمکیں، وہ علیؑ جنہیں نبیؐ نے چاند فرمایا، وہ حسنؑ و حسینؑ جنہیں دو قطبی ستارہ کہا، ان سب کا دامن تھامنا دراصل اسی نبوی ہدایت کو تھامنا ہے جس کا اختتام حوضِ کوثر پر رسولِ خداؐ کی ملاقات پر ہوتا ہے۔

ب): حضرت فاطمہؑ کی کُنیات اور ان کے معنی

القاب کے طرح حضرت فاطمہؑ کی مختلف کُنیات بیان ہوئی ہیں، ان کنیتوں میں حضرت فاطمہ زہراؑء کی مادری شان، اہلِ بیتؑ سے نسبت اور فضائل کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں، ذیل میں چند کُنیات ملاحظہ فرمائیں:

- ''اُمّ الحسنؑ'' ــــ حضرت امام حسنؑ کی ماں۔
- ''اُمّ الحسینؑ'' ــــ حضرت امام حسینؑ کی ماں۔
- ''اُمّ محسن'' ــــ حضرت محسنؑ کی ماں۔
- ''اُمّ السبطین'' ــــ نبیؐ کے دو نواسوں کی ماں۔
- ''اُمّ الحسنین'' ــــ حسنؑ و حسینؑ دونوں کی ماں۔
- ''اُمّ الریحانتین'' ــــ رسولِ خداؐ کے دو خوشبودار پھولوں کی ماں۔
- ''اُمّ الخیرہ'' ــــ خیر و بھلائی کی ماں، نیکی کی سرچشمہ۔
- ''اُمّ البررہ'' ــــ نیکوکاروں کی ماں۔
- ''اُمّ الازہار'' ــــ پھولوں کی والدہ؛ یعنی پاکیزہ اور نورانی ہستیوں کی ماں۔
- ''اُمّ الاخیار'' ــــ بہترین اور برگزیدہ لوگوں کی ماں۔
- ''اُمّ الانوار'' ــــ انوار کی والدہ؛ نورانی ہستیوں کی ماں۔
- ''اُمّ الاطہار'' ــــ پاکیزہ ہستیوں کی ماں۔
- ''اُمّ الابرار'' ــــ نیک اور صالح ہستیوں کی ماں۔
- ''اُمّ السادات'' ــــ سادات کی ماں، ساداتِ کرام کی جدۂ اعلیٰ۔
- ''اُمّ الائمہ'' ــــ ائمہؑ کی والدہ؛ ائمۂ اہلِ بیتؑ کی ماں۔
- ''اُمّ النجباء'' ــــ نجیب، برگزیدہ اور شریف ہستیوں کی ماں
- ''اُمّ ابیہا'' ــــ خدمت و شفقت و دلجوئی کے لحاظ سے اپنے والد کی ماں۔

- ''اُمّ العلوم'' ــ علوم کی ماں، علم و معرفت کا سرچشمہ۔
- ''اُمّ الفضائل'' ــ فضائل و کمالات کی ماں، تمام تر خوبیوں کا منبع

حضرت فاطمہ زہراؑ کی یہ کُنیات صرف نسبتیں نہیں، ایک ایک بابِ فضیلت ہیں، اُمّ الحسنؑ سے اُمّ الحسینؑ تک، اُمّ السبطیّن سے اُمّ الائمہؑ تک، اور اُمّ العلوم سے اُمّ الفضائل تک ہر نام بتا رہا ہے کہ فاطمہؑ صرف ایک عظیم بیٹی اور زوجہ نہیں، بلکہ نبوت کے بعد ولایت و امامت، علم و فضیلت اور پاکیزگی و طہارت کے ایک عظیم سلسلے کی ماں ہیں۔

◆ پانچواں باب

◆ حضرت فاطمہ زہراء کی شادی خانہ آبادی

- پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کا کفو.
- دوسری حدیث: آسمانی نکاح جہاں دولت نہیں فضیلت معیار بنی.
- تیسری حدیث: عقد علیؑ و فاطمہؑ کے وقت اوراقِ نجات کی بارش.
- چوتھی حدیث: آسمانی شادی.
- پانچویں حدیث: فرشتوں کی آمد.
- چھٹی حدیث: نکاح نامہ پر ملائکہ کی گواہی.
- ساتویں حدیث: فاطمہؑ کا مہر دنیا اور اختیارِ جنت و جہنم.
- آٹھویں حدیث: رخصتی کا حسین منظر.
- نویں حدیث: وقت رخصتی امّ ایمن کا گریہ.
- دسویں حدیث: رخصتی شب رسولؐ کی دعا.
- گیارہویں حدیث: عروسی کی صبح دودھ کا پیالہ.
- بارہویں حدیث: پہلی رات فاطمہؑ کا انفاق.
- تیرہویں حدیث: شادی کا ولیمہ.
- چودہویں حدیث: تقسیم کار.
- پندرہویں حدیث: فاطمہؑ و علیؑ بہترین زن و شوہر.
- سولہویں حدیث: سردارانِ جنت کی آمد کا اعلان.
- سترہویں حدیث: پاکیزہ نسل کی بشارت.

شادی خانہ آبادی حضرت علیؑ اور شہزادی فاطمہ زہراؑ

تمہیدی کلمات

اسلامی تاریخ میں بعض واقعات ایسے ہیں جن کی عظمت زمانے کی گردش کے ساتھ مزید نمایاں ہوتی چلی جاتی ہے، حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا عقدِ مبارک بھی انہیں روشن واقعات میں شمار ہوتا ہے، روایات میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ کے لئے کئی رشتے پیش ہوئے، لیکن حضورؐ نے حضرت علی بن ابی طالبؑ کو منتخب کیا، اور فرمایا کہ فاطمہؑ و علیؑ کے نکاح کا فیصلہ خود خداوندِ متعال نے فرمایا ہے، اسی لئے یہ صرف ایک تاریخی و ملکوتی عقد نہیں ہے، بلکہ دو عظیم پاکیزہ کرداروں کا ایسا حسین امتزاج تھا جس نے اسلامی معاشرت کے لئے ایک مثالی گھرانے کی بنیاد رکھی۔ اس گھر کی زندگی میں سادگی، قناعت، محبت، باہمی احترام، وفاداری اور راہِ خدا میں ایثار کے ایسے نقوش ملتے ہیں جو آج بھی دنیا لئے مشعلِ راہ ہیں، اسی لئے ان مقدس ہستیوں کی ازدواجی زندگی سے وابستہ روایات محض تاریخی واقعات نہیں، بلکہ خاندان، رشتوں اور معاشرتی زندگی کے لئے عملی اسباق کا خزانہ ہیں، آئیے، اسی مبارک نسبت سے وابستہ چند روایات کا تذکرہ کرتے ہیں، تاکہ اس عظیم گھرانے کے فضائل و مناقب و کردار و عمل سے اپنے لئے رہنمائی حاصل کر سکیں:

پہلی حدیث: حضرت فاطمہؑ کا کفو

"وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَة قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وسلّم لَوْلاَ عَلِيٌّ مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُفْوٌ". (بحار الانوار، ج ۴۰، ص ۷۷).

"جناب اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا"۔

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا رشتہ صرف خاندانی یا ظاہری عظمت و مناسبت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ، کردار اور روحانی و ملکوتی مقام و منزلت کی اعلیٰ ہم آہنگی پر قائم تھا، لہٰذا اسلام میں کفو کا تصور محض مال، نسب اور معاشرتی حیثیت تک محدود نہیں، بلکہ دین داری، اخلاق، کردار اور روحانی و انسانی صلاحیتوں کی ہم آہنگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

دوسری حدیث: آسمانی نکاح جہاں دولت نہیں فضیلت معیار بنی

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: وَرَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: يَا رَسُولَ اللهِ، تُزَوِّجُنِي فَاطِمَةَ ابْنَتَكَ؟ وَ قَدْ بَذَلْتُ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مِائَةَ نَاقَةٍ سَوْدَاءَ، زُرْقَ الْأَعْيُنِ، مُحَمَّلَةً كُلُّهَا قَبَاطِيَّ مِصْرَ، وَ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ. وَ لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللهِ أَيْسَرُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عُثْمَانَ. قَالَ عُثْمَانُ: بَذَلْتُ لَهَا ذَلِكَ، وَ أَنَا أَقْدَمُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِسْلَاماً. فَغَضِبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) مِنْ مَقَالَتَيْهِمَا، ثُمَّ تَنَاوَلَ كَفّاً مِنَ الْحَصَى، فَحَصَّبَ بِهِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَ قَالَ لَهُ: إِنَّكَ تَهُولُ عَلَيَّ بِمَالِكَ؟ قَالَ: فَتَحَوَّلَ الْحَصَى دُرّاً، فَقُوِّمَتْ دُرَّةٌ مِنْ تِلْكَ الدُّرَرِ،

فَإِذَا هِيَ تَفِي بِكُلِّ مَا يَمْلِكُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ هَبَطَ جَبْرَئِيلُ ع فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَحْمَدُ، إِنَّ اللهَ (تَعَالَى) يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَ يَقُولُ: قُمْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّ مَثَلَهُ مَثَلُ الْكَعْبَةِ يُحَجُّ إِلَيْهَا، وَ لَا تَحُجُّ إِلَى أَحَدٍ، إِنَّ اللهَ (تَعَالَى) أَمَرَنِي أَنْ آمُرَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يُزَيِّنَ الْأَرْبَعَ جِنَانٍ، وَ أَمَرَ شَجَرَةَ طُوبَى وَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى أَنْ تَحْمِلَا الْحُلِيَّ وَ الْحُلَلَ، وَ أَمَرَ الْحُورَ الْعِينَ أَنْ يَتَزَيَّنَ، وَ أَنْ يَقِفْنَ تَحْتَ شَجَرَةِ طُوبَى وَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَ أَمَرَ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يُقَالُ لَهُ (رَاحِيلُ) وَ لَيْسَ فِي الْمَلَائِكَةِ أَفْصَحُ مِنْهُ لِساناً، وَ لَا أَعْذَبُ مَنْطِقاً، وَ لَا أَحْسَنُ وَجْهاً، أَنْ يَحْضُرَ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ. فَلَمَّا حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمَلَكُ أَجْمَعُونَ، أَمَرَنِي أَنْ أَنْصِبَ مِنْبَراً مِنَ النُّورِ، وَ أَمَرَ رَاحِيلُ- ذَلِكَ الْمَلَكَ- أَنْ يَرْقَى، فَخَطَبَ خُطْبَةً بَلِيغَةً مِنْ خُطَبِ النِّكَاحِ، وَ زَوَّجَ عَلِيّاً مِنْ فَاطِمَةَ بِخُمُسِ الدُّنْيَا لَهَا وَ لِوُلْدِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَ كُنْتُ أَنَا وَ مِيكَائِيلُ شَاهِدَيْنِ، وَ كَانَ وَلِيُّهَا اللهَ (تَعَالَى). وَ أَمَرَ شَجَرَةَ طُوبَى وَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى أَنْ تَنْثُرَا مَا فِيهِمَا مِنَ الْحُلِيِّ وَ الْحُلَلِ وَ الطِّيبِ، وَ أَمَرَ الْحُورَ أَنْ يَلْقِطْنَ ذَلِكَ، وَ أَنْ يَفْتَخِرْنَ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ". (دلائل الامامۃ، ص ۸۲).

"انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان حضرت رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا: یارسولَ اللہؐ! کیا آپ اپنی دخترِ گرامی حضرت فاطمہؑ کا نکاح میرے ساتھ فرمادیں گے؟ میں ان کے مہر میں سو ایسی سیاہ رنگ کی اونٹنیاں پیش کرنے کو تیار ہوں جن کی آنکھیں نیلی ہوں اور ہر اونٹنی پر مصر کے نفیس قباطی کپڑے لدے ہوئے ہوں، نیز دس ہزار دینار بھی پیش کروں گا، اس وقت رسولِ خداؐ کے اصحاب میں عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان سے

زیادہ صاحبِ وسعت کوئی نہ تھا، عثمان نے بھی کہا: میں بھی اتنا ہی مال پیش کرتا ہوں اور میں عبدالرحمن سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہوں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی باتوں سے غضب ناک ہوئے اور زمین سے ایک مٹھی کنکریاں اٹھائیں اور عبدالرحمن بن عوف کی طرف پھینک کر فرمایا کیا تم اپنے مال و دولت کے ذریعے مجھے مرعوب کرنا چاہتے ہو؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ کنکریاں اچانک موتیوں میں تبدیل ہوگئیں، ان میں سے ایک موتی کی قیمت لگائی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ عبدالرحمن بن عوف کی تمام دولت کے برابر ہے، اسی لمحے حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی: اے احمدؐ! بے شک اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: علی بن ابی طالبؑ کے پاس جائیے، کیونکہ علیؑ کی مثال کعبہ کی مانند ہے، لوگ کعبہ کی طرف جاتے ہیں، کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا، پھر فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جنت کے نگہبان رضوان کو حکم دوں کہ وہ چاروں جنتوں کو آراستہ کرے اور شجرۂ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اندر موجود زیورات اور نفیس لباس نکال لائیں، حورِ عین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زینت اختیار کریں اور شجرۂ طوبیٰ و سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے صف بستہ کھڑی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو، جس کا نام راحیل تھا، حکم دیا، فرشتوں میں اس سے زیادہ فصیح اللسان، اس سے زیادہ شیریں گفتار اور اس سے زیادہ خوب صورت کوئی نہ تھا، کہ وہ ساقِ عرش کے قریب حاضر ہو، جب تمام فرشتے اور وہ ملکِ مقرب وہاں جمع ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں نور کا ایک منبر نصب کروں، پھر راحیل کو حکم دیا گیا کہ وہ اس منبر پر جلوہ افروز ہو، راحیل نے نکاح کے موقع پر نہایت بلیغ خطبۂ نکاح ارشاد کیا، اور حضرت علیؑ کا نکاح حضرت فاطمہؑ سے کر دیا گیا، یہ نکاح ایسا عظیم تھا کہ حضرت فاطمہؑ اور ان کی اولاد کے لئے قیامت تک دنیا کے پانچویں حصے کو مہر قرار دیا گیا، میں اور حضرت میکائیلؑ اس نکاح کے گواہ تھے، جب کہ حضرت

فاطمہؑ کا ولی خود اللہ تعالیٰ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے شجرۂ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اندر موجود تمام زیورات، نفیس لباس اور خوشبوئیں نچھاور کر دیں، حورِ عین کو حکم ہوا کہ وہ ان نعمتوں کو چنیں اور قیامت تک ان پر فخر کرتی رہیں"۔

یہ کوئی عام نکاح نہ تھا، بلکہ آسمان و زمین کے درمیان فضیلت، ولایت اور پاکیزگی کا اعلان تھا، زمین والوں نے فاطمہؑ کے لئے مال و دولت کے انبار پیش کئے، مگر آسمان نے علیؑ کو منتخب کیا، پھر اس آسمانی انتخاب سے وہ نورِ امامت طلوع ہوا جس نے قیامت تک کے لئے حق و باطل کے درمیان حدِ فاصل کھینچ دی اور دنیا کو بتا دیا کہ جس طرف علیؑ و فاطمہؑ کا گھرانہ ہوگا، وہیں حق کا پرچم لہرائے گا اور جس طرف حق سے انحراف ہوگا، وہاں فیصلہ الفاظ نہیں، علیؑ کی ذوالفقار سنائے گی۔

تیسری حدیث: عقد علیؑ و فاطمہؑ کے وقت اوراقِ نجات کی بارش

"عَنْ سِنَانٍ الْأَوْسِيِّ قَالَ النَّبِيُّ ص حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا زَوَّجَ فَاطِمَةَ عَلِيّاً (ع) أَمَرَ رِضْوَانَ فَأَمَرَ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتْ رِقَاعاً لِمُحِبِّي آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ (ص) ثُمَّ أَمْطَرَهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ بِعَدَدِ تِيكَ الرِّقَاعِ فَأَخَذَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ الرِّقَاعَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ اسْتَوَتْ بِأَهْلِهَا أَهْبَطَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ بِتِلْكَ الرِّقَاعِ فَإِذَا لَقِيَ مَلَكٌ مِنْ تِلْكَ الْمَلَائِكَةِ رَجُلًا مِنْ مُحِبِّي آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَفَعَ إِلَيْهِ رُقْعَةَ بَرَاءَةٍ مِنَ النَّارِ. (بحار الانوار، ج۴۳، ص۴۵).

"سنان اوسیؒ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے فرمایا تو رضوان خازنِ جنت کو حکم دیا، رضوان نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا، اس نے آلِ محمدؐ سے محبت کرنے والوں کے ناموں پر مشتمل تحریری پروانوں سے بار آور ہو، پھر

اللہ تعالیٰ نے ان پروانوں کی تعداد کے مطابق نور کے فرشتوں کو نازل فرمایا، ان فرشتوں نے وہ تمام پروانے اپنے قبضے میں لے لئے، پھر جب قیامت کا دن برپا ہوگا اور یہ پروانے اپنے اہل کے ساتھ آملیں گے تو اللہ تعالیٰ انہی پروانوں کے ساتھ ان فرشتوں کو زمین پر اتارے گا، پس جب ان فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ آلِ محمدؐ کے کسی محبّ سے ملاقات کرے گا تو وہ اسے آگ سے نجات اور جہنم سے براءت کا پروانہ عطا کردے گا"۔

چوتھی حدیث: یا علیؑ تمہاری شادی آسمان پر کردی گئی

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ بِتَزْوِيجِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلاَمُ [بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ] حِيناً وَ إِنَّ ذَلِكَ مُتَخَلْخِلٌ فِي قَلْبِي لَيْلِي وَ نَهَارِي وَ لَمْ أَجْتَرِءْ أَنْ أَذْكُرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ [قَالَ] هَلْ لَكَ فِي التَّزْوِيجِ فَقُلْتُ رَسُولُ اللهِ أَعْلَمُ إِذَا هُوَ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَنِي بَعْضَ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَى فَوْتِ فَاطِمَةَ فَمَا شَعُرْتُ بِشَيْءٍ يَوْماً إِذْ أَتَانِي [رَسُولُ] رَسُولِ اللهِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَجِبْ رَسُولَ اللهِ وَ أَسْرِعْ فَمَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِأَشَدَّ فَرَحاً مِنْهُ الْيَوْمَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ مُسْرِعاً فَإِذَا هُوَ فِي حُجْرَةِ أُمِّ سَلَمَةَ فَلَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَ تَبَسَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى أَسْنَانِهِ تُبْرِقُ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَفَانِي مَا كَانَ قَدْ أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ تَزْوِيجِكَ قُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مَعَهُ مِنْ سُنْبُلِ الْجَنَّةِ وَ قَرَنْفُلِهَا وَ طِيبِهَا [وَ لِينِهَا] فَأَخَذْتُهَا

وَ شَمِمْتُهَا فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا سَبَبُ هَذَا السُّنْبُلِ وَ الْقَرَنْفُلِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ سُكَّانَ الْجَنَّةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ مَنْ فِيهَا أَنْ يُزَيِّنُوا الْجَنَّةَ كُلَّهَا بِمَغَارِسِهَا وَ أَشْجَارِهَا وَ أَثْمَارِهَا وَ قُصُورِهَا وَ أَمَرَ رِيحاً فَهَبَّتْ بِأَنْوَاعِ الطِّيبِ وَ الْعِطْرِ فَأَمَرَ حُورَ عِينِهَا بِالْغِنَاءِ فِيهَا بِسُورَةِ طٰهٰ وَ يٰس وَ طواسين وَ [حٰم] عسق، ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ أَلَا إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ وَلِيمَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ إِلَى [مِنْ] عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] ارْضَيْ مِنِّي بَعْضُهُمْ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۱۸).

"حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ایک مدت سے میرے دل میں یہ خواہش موجزن تھی کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دخترِ گرامی، حضرت فاطمہ زہراؑ سے ازدواجی رشتہ قائم کروں، یہ خیال دن رات میرے دل میں گردش کرتا رہتا، مگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی اس خواہش کے اظہار کی جسارت نہ ہوتی، ایک روز میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں نے عرض کیا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! آپؐ نے فرمایا: کیا تم ازدواج کے بارے میں سوچتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپ بہتر جانتے ہیں، پھر یہ بھی خیال آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ میری شادی قریش کی کسی عورت سے کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور میں فاطمہؑ سے محروم ہو جاؤں، اس خیال میں تھا اور وہاں سے اٹھ کر چلا آیا، اسی دوران اچانک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مجھے پیغام پہنچا: اے علیؑ! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اور جلدی کرو، راوی کا بیان ہے کہ اس روز ہم نے رسولِ اکرمؐ کو اس قدر شاداں و فرحاں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، غرض میں جلدی سے حاضر خدمت

ہوا تو دیکھا کہ آپؐ حضرت امِ سلمہؓ کے حجرے میں تشریف فرما ہیں، جب حضورؐ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو آپؐ کا چہرۂ مبارک خوشی سے کِھل اٹھا، لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے دندانِ مبارک کی چمک دیکھی، پھر آپؐ نے فرمایا: یاعلیؑ! خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے نکاح کے معاملے میں میری وہ فکر خود دور فرمادی ہے جو مجھے لاحق تھی، میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ! کیسے؟ فرمایا: میرے پاس جبرئیلؑ آئے، ان کے ہمراہ جنت کی سنبل، قرنفل اور خوشبوؤں کا تحفہ تھا، میں نے اسے لیا اور اس کی خوشبو سونگھی، پھر جبرئیلؑ سے پوچھا: اے جبرئیلؑ! یہ سنبل اور قرنفل کس مناسبت سے لائے گئے ہیں؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت کے فرشتوں اور تمام اہلِ جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ پوری جنت کو اس کے باغات، درختوں، پھلوں اور محلات سمیت سجا دیں، چنانچہ خوشبوؤں سے معطر ہوائیں چلائی گئیں اور حورانِ جنت کو حکم دیا گیا کہ وہ طٰہٰ، یٰس، طواسین اور حٰم عسق کی تلاوت سے اس کی فضا کو منور کریں، پھر عرش کے نیچے سے ایک منادی نے آواز دی: آگاہ ہو جاؤ! آج علی بن ابی طالبؑ کی شادی کی خوشی کا دن ہے، تم سب گواہ رہو! بے شک میں نے محمد بن عبداللہؐ کی دخترِ فاطمہؑ کا عقد علی بن ابی طالبؑ سے اپنی رضا و خوشنودی کے ساتھ کر دیا ہے"۔

پانچویں حدیث: فرشتوں کی آمد

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي زُفَّتْ بِهَا فَاطِمَةُ ع إِلَى عَلِيٍّ كَانَ رَسُولُ اللهِ ص أَمَامَهَا وَ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِهَا وَ مِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهَا وَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ خَلْفِهَا يُسَبِّحُونَ اللهَ وَ يُقَدِّسُونَهُ وَ افْتَخَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع بِتَزْوِيجِهَا فِي مَقَامٍ بَعْدَ مَقَامٍ".

"حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے: جس شب حضرت فاطمہؑ کو حضرت علیؑ کے گھر رخصت کیا گیا، اس شب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے آگے آگے تھے، جبرئیلؑ ان کی دائیں جانب اور میکائیلؑ ان کی بائیں جانب تھے، جب کہ ستر ہزار فرشتے ان کے پیچھے چل رہے تھے، وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف تھے، امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام اس نکاحِ فاطمہؑ کی وجہ سے ہر مقام اور ہر موقع پر فخر فرمایا کرتے تھے"۔

حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا نکاح ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ پاکیزہ رشتے صرف زمین پر نہیں بنتے، بلکہ جب بنیاد ایمان، تقویٰ اور رضائے الٰہی ہو تو آسمان والے بھی اس کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔

چھٹی حدیث: نکاح نامہ پر ملائکہ کی گواہی

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ص جَالِسٌ إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ ع فَقَالَ يَا عَلِيُّ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ أُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ هَذَا جَبْرَئِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيجِهَا أَلْفَ أَلْفِ مَلَكٍ وَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى شَجَرَةِ طُوبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوتَ فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِنَّ الْحُورُ الْعِينُ وَ هُنَّ يَتَهَادَيْنَهُ بَيْنَهُنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

" انس بن مالکؓ سے مروی ایک روایت کہ ایک روز حضرت رسولِ خداؐ تشریف فرما تھے کہ حضرت علی علیہ السلام حاضر ہوئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علی! تم یہاں کیسے آئے؟ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے آیا ہوں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیلؑ ہیں، جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح فاطمہؑ سے فرما دیا ہے اور اس نکاح کی گواہی کے لئے دس لاکھ فرشتوں کو مقرر فرمایا ہے، پھر اللہ

نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا: اے طوبیٰ! ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کر دے، چنانچہ حورانِ عین ان جواہرات کو سمیٹنے کے لئے لپک پڑیں اور وہ انہیں باہم ایک دوسرے کو بطورِ تحفہ پیش کرتی رہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا"۔

یہ وہ مقدس نکاح تھا جس کا اعلان آسمانوں میں ہوا، جس کے گواہ فرشتے بنے اور جس کی خوشی میں شجرۂ طوبیٰ نے موتی و یاقوت برسائے، پس فاطمہؑ و علیؑ کا یہ رشتہ محض دو ہستیوں کا رشتہ نہیں، بلکہ آسمان و زمین کے درمیان ایک ایسا نورانی بندھن ہے جس کی برکت قیامت تک جاری رہے گی۔

ساتویں حدیث: فاطمہؑ کا مہر دنیا اور اختیارِ جنت و جہنم

"وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، وَ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَ: إِنَّ اللهَ (تَعَالَى) أَمْهَرَ فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) رُبُعَ الدُّنْيَا، فَرُبُعُهَا لَهَا، وَ أَمْهَرَهَا الْجَنَّةَ وَ النَّارَ، تُدْخِلُ أَعْدَاءَهَا النَّارَ، وَ تُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهَا الْجَنَّةَ، وَ هِيَ الصِّدِّيقَةُ الْكُبْرَى، وَ عَلَى مَعْرِفَتِهَا دَارَتِ الْقُرُونُ الْأُوَلُ. (امالی شیخ طوسیؒ، ص ۶۶۸)۔

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک اللہ نے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا مہر دنیا کے ایک چوتھائی حصے کو قرار دیا، پس دنیا کا چوتھائی حصہ ان کا ہے اور ان کا مہر جنت اور جہنم بھی قرار دیا، وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں اور اپنے محبین و پیروکاروں کو جنت میں داخل کریں گی اور وہ صدیقۂ کبریٰ ہیں، اور اولین زمانوں اور گزشتہ امتوں کا نظامِ آزمائش و ہدایت ان کی معرفت کے گرد گردش کرتا رہا ہے"۔

یہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی وہ بے مثال عظمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مہر دنیا کا ایک چوتھائی حصّہ اور جنت و جہنم کا اختیار قرار دیا، آپ وہ عظیم

ہستی ہیں جن کی ولایت و معرفت کے گرد اوّلین و آخرین کے واقعات اور امتحانات کا سلسلہ گردش کرتا ہے، لہٰذا آپ کی عظمت و فضیلت کو عام انسانی پیمانوں سے نہیں ناپا جا سکتا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی معرفت کو حق و باطل کی پہچان اور سعادت و شقاوت کا معیار قرار دیا ہے۔

آٹھویں حدیث: رخصتی کا حسین منظر

" كِتَابِ مَوْلِدِ فَاطِمَةَ ع عَنِ ابْنِ بَابَوَيْهِ فِي خَبَرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ نِسَاءَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَمْضِينَ فِي صُحْبَةِ فَاطِمَةَ وَ أَنْ يَفْرَحْنَ وَ يَرْجُزْنَ وَ يُكَبِّرْنَ وَ يَحْمَدْنَ وَ لَا يَقُولَنَّ مَا لَا يَرْضَى اللَّهُ قَالَ جَابِرٌ فَأَرْكَبَهَا عَلَى نَاقَتِهِ وَ فِي رِوَايَةٍ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ وَ أَخَذَ سَلْمَانُ زِمَامَهَا وَ حَوْلَهَا سَبْعُونَ حَوْرَاءَ وَ النَّبِيُّ وَ حَمْزَةُ وَ عَقِيلٌ وَ جَعْفَرٌ وَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَمْشُونَ خَلْفَهَا مُشْهِرِينَ سُيُوفَهُمْ وَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ص قُدَّامَهَا ". (مناقب ابن شہر آشوب، ج۳، ص۳۵۴).

" کتابِ مولدِ فاطمہؑ میں " ابنِ بابویہؒ " سے منقول ایک روایت میں ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالمطلبؑ کی بیٹیوں اور مہاجرین و انصار کی خواتین کو حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہؑ کے ساتھ ساتھ جائیں، خوشی منائیں، رجز پڑھیں، تکبیر کہیں اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں، لیکن ایسی کوئی بات نہ کہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو، حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کو اپنی اونٹنی پر سوار فرمایا، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے انہیں اپنی شہباء نامی خچر پر سوار فرمایا، حضرت سلمانؓ اس کی مہار تھامے ہوئے تھے، حضرت فاطمہؑ کے گرد ستّر حوریں تھیں، رسولِ اکرمؐ، حضرت حمزہؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ

اور اہلِ بیتؑ ان کے پیچھے چل رہے تھے اور اپنی تلواریں نیام سے نکالے ہوئے تھے، جب کہ ازواجِ مطہراتؓ [رجز پڑھتی ہوئی] ان کے آگے آگے چل رہی تھیں"۔

حضرت فاطمہؑ کی رخصتی کا یہ کتنا حسین منظر تھا جس میں، ملائکہ سے لے کر حورانِ جنت تک، صحابہ سے لے کر ازواج مطہرات تک، مردانِ بنی ہاشم سے لے کر زنان و دخترانِ بنی ہاشم تک سب شامل تھے کیونکہ یہ محض ایک بیٹی کا گھر سے رخصت ہونا نہ تھا، بلکہ نور کا نور سے وصال، محبت کا عبادت سے امتزاج، اور رحمت کا ایک نئے آستانے پر نزول تھا، نبیِ رحمتؐ کی نگرانی میں یہ سفر اس حقیقت کا اعلان تھا کہ جہاں فاطمہؑ ہوں، وہاں خوشی بھی پاکیزہ، محبت بھی مقدس اور زندگی بھی خدا کی رضا کے تابع ہوتی ہے۔

نویں حدیث: رخصتی کے وقت اُمِّ ایمنؓ کا گریہ

"وَرُوِیَ أَنَّهُ بَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاطِمَةُ زَوَّجْتَهَا وَلَمْ تَنْثُرْ عَلَيْهَا شَيْئاً فَقَالَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ لِمَ تَكْذِبِينَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا زَوَّجَ فَاطِمَةَ عَلِيّاً أَمَرَ أَشْجَارَ الْجَنَّةِ أَنْ تَنْثُرَ عَلَيْهِمْ مِنْ حُلِيِّهَا وَحُلَلِهَا وَيَاقُوتِهَا وَدُرِّهَا وَزُمُرُّدِهَا وَإِسْتَبْرَقِهَا فَأَخَذُوا مِنْهَا مَا لَا يَعْلَمُونَ".

"روایت میں منقول ہے کہ اُمِّ ایمنؓ رونے لگیں اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپ نے فاطمہؑ کا نکاح کر دیا، مگر ان پر کوئی تحفہ یا زینت نچھاور نہیں فرمائی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِّ ایمن! تم حقیقت کے خلاف بات کر رہی ہو، پھر فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے فرمایا تو اس نے جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ ان دونوں پر اپنی زینتیں اور نفیس لباس، یاقوت، موتی، زمرد اور استبرق نچھاور کریں، چنانچہ اہلِ جنت

نے ان جنتی نعمتوں میں سے ایسی چیزیں حاصل کیں جن کی حقیقت اور قدر و قیمت کا انہیں خود بھی اندازہ نہ تھا"۔

اللہ اکبر! زمین پر فاطمہؑ کے ہاتھ خالی تھے، مگر آسمان نے جنت کے خزانے کھول دئے، دنیاوالے اپنی دولت کو مہر و تحفہ سمجھتے رہے، مگر جب علیؑ و فاطمہؑ کا عقد ہوا تو جنت کے درخت بھی اپنی زینت نچھاور کرنے لگے، گویا یہ اعلان تھا کہ جس رشتے کو اللہ نے جوڑا ہو، اس کی آرائش زمین کے خزانے نہیں، آسمان کی نعمتیں کرتی ہیں۔

دسویں حدیث: رخصتی کی شب دعائے رسولؐ

"وَ رَوَى الثَّقَفِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْبِنَاءِ بِفَاطِمَةَ ع قَالَ لِعَلِيٍّ ع لَا تُحْدِثْ شَيْئاً حَتَّى تَلْقَانِي، فَأَتَى النَّبِيُّ ص بِمَاءٍ أَوْ قَالَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ ع، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمَا، وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا، وَبَارِكْ لَهُمَا فِي شِبْلَيْهِمَا".

(سنن الكبري، نسائی ۶/۷۶، ح: ۱۰۰۸۸).

"ثقفی نے اپنی سند سے بریدہ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: جب فاطمہؑ کے ساتھ رخصتی کی شب آئی تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! میرے آنے کا انتظار کرنا، پھر نبیِ اکرمؐ پانی لے کر تشریف لائے، یا پانی منگوایا، وضو فرمایا اور وہ پانی علیؑ پر انڈیلا، پھر دستِ دعا بلند کرکے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے لئے برکت قرار دے، ان دونوں پر اپنی برکت نازل فرما اور ان کی اولاد میں بھی ان کے لئے برکت عطا فرما"۔

شادی کے موقع پر بیٹی کے لئے سب سے قیمتی تحفہ نہ مال و دولت ہوتا ہے، نہ دنیاوی ساز و سامان، بلکہ باپ کی محبت بھری دعائیں ہوتی ہیں، رسولِ خداؐ نے بھی

اپنی لختِ جگر کو اپنی دعاؤں سے نوازا، مگر یہ دعائیں صرف علیؑ و فاطمہؑ کے لئے نہ تھیں، بلکہ ان کی آنے والی نسلوں کے لئے بھی تھیں، گویا اس مقدس گھرانے کی بنیاد ہی دعائے رسولؐ، برکتِ الٰہی اور نورِ ولایت و امامت پر رکھی گئی تھی اور پھر وقت نے گواہی دی کہ دعائے رسولؐ کا وہ سایۂ رحمت آج بھی قائم ہے اور چمنستانِ فاطمہؑ کے پھول دنیا کے گوشہ گوشہ میں کِھل رہے ہیں چنانچہ اسی نورِ ولایت کا ایک درخشاں ستارہ آج بھی پردۂ غیبت میں موجود ہے، وہی فرزندِ فاطمہؑ جو ظہور کے منتظر دلوں کی امید اور ایک دن پوری انسانیت کی رہبری کا پرچم اٹھانے والا ہے۔

گیارہویں حدیث: عروسی کی صبح دودھ کا پیالہ

"رَوَی بِإِسْنَادِهِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ صَبِيحَةُ عُرْسِ فَاطِمَةَ جَاءَ النَّبِيُّ بِعُسٍّ فِيهِ لَبَنٌ، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ: اشْرَبِي فِدَاكِ أَبُوكِ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ ع: اشْرَبْ فِدَاكَ ابْنُ عَمِّكَ".

"ثقفی نے اپنی سند سے شرحبیل بن ابی سعید سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت فاطمہؑ کی عروسی کی صبح حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن لے کر تشریف لائے، آپؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: اسے پی لو، میرا باپ تم پر قربان، پھر حضرت علیؑ سے فرمایا: تم بھی پیو، تم پر تمہارا چچازاد قربان"۔

کتنا خوبصورت منظر تھا کہ دلہن رسولِ خداؐ کی بیٹی، داماد ابوطالبؑ کا لختِ جگر، یا یوں کہیئے کہ دلہن اُمّ ابیہا، دلہا مولود کعبہ اور درمیان میں حضورؐ کی محبت و شفقت سے بھرا ہوا دودھ کا پیالہ، اس محبت و شفقت اور دعائے رسولؐ نے اس گھر کو ایسا نورانی بنا دیا جس کی روشنی نسلوں تک پھیل گئی۔

بارہویں حدیث: پہلی رات فاطمہؑ کا انفاق

"نُزْهَةُ الْمَجَالِسِ: ذَكَرَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ لَهَا قَمِيصًا جَدِيدًا لَيْلَةَ عُرْسِهَا وَزِفَافِهَا، وَكَانَ لَهَا قَمِيصٌ مُرَقَّعٌ، وَإِذَا بِسَائِلٍ عَلَى الْبَابِ يَقُولُ: أَطْلُبُ مِنْ بَيْتِ النُّبُوَّةِ قَمِيصًا خَلِقًا، فَأَرَادَتْ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيْهِ الْقَمِيصَ الْمُرَقَّعَ، فَتَذَكَّرَتْ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ فَدَفَعَتْ لَهُ الْجَدِيدَ. فَلَمَّا قَرُبَ الزِّفَافُ، نَزَلَ جِبْرِيلُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يَقْرَؤُكَ السَّلَامَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُسَلِّمَ عَلَى فَاطِمَةَ، وَقَدْ أَرْسَلَ لَهَا مَعِيَ هَدِيَّةً مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ. فَلَمَّا بَلَّغَهَا السَّلَامَ، وَأَلْبَسَهَا الْقَمِيصَ الَّذِي جَاءَ بِهِ، لَقَّنَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْعَبَاءَةِ، وَلَقَّنَهَا جِبْرِيلُ بِأَجْنِحَتِهِ، حَتَّى لَا يَأْخُذَ نُورُ الْقَمِيصِ بِالْأَبْصَارِ". (عوالم العلوم، ص ۲۳۰).

"نزہۃ المجالس میں ابنِ جوزی سے منقول ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ کی شادی و رخصتی کی رات ان کے لئے ایک نیا لباس تیار فرمایا، حضرت فاطمہؑ کے پاس ایک پیوند لگا ہوا پرانا لباس بھی تھا، اتنے میں دروازے پر ایک سائل آیا اور پکارا: مجھے خانہ نبوت سے ایک پرانا لباس عطا کر دیجیے، حضرت فاطمہؑ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنا پیوند لگا ہوا لباس اسے دے دیں، لیکن اسی لمحے انہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آگیا ﴿تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو﴾، چنانچہ حضرت فاطمہؑ نے اپنا نیا لباس اس سائل کو دے دیا، جب رخصتی کا وقت قریب آیا تو حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمدؐ! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؑ کو بھی سلام پہنچاؤں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے

میرے ساتھ جنت کے لباس کا ایک تحفہ بھیجا ہے، جو سبز سندس کا بنا ہوا ہے، پھر حضرت جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کا سلام حضرت فاطمہؑ تک پہنچایا اور وہ لباس انہیں پہنایا، اس کے بعد رسولِ اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ کو اپنی عباء کے ساتھ ڈھانپ لیا، جب کہ حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پروں سے انہیں اس طرح گھیر لیا کہ اس لباس کی نورانی چمک لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ نہ کر دے"۔

یہ ایثار کی وہ داستان ہے جہاں دلہن نے اپنا نیا لباس بھی راہِ خدا میں قربان کر دیا، تو آسمان نے اسے جنت کا لباس عطا فرمایا، فاطمہؑ نے محبوب چیز اللہ کی رضا کے لئے دے دی اور بدلے میں انہیں وہ عطا ہوا جس کی چمک انسانی نگاہوں سے اوجھل رکھنے کے لئے جبریلؑ کو اپنے پَر پھیلانے پڑے۔

تیرہویں حدیث: شادی کا ولیمہ

"قَالَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): يَا عَلِيُّ، اصْنَعْ لِأَهْلِكَ طَعَاماً فَاضِلًا. ثُمَّ قَالَ: مَا عِنْدَنَا اللَّحْمُ وَ الْخُبْزُ، وَ عَلَيْكَ التَّمْرُ وَ السَّمْنُ، فَاشْتَرَيْتُ تَمْراً وَ سَمْناً، فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) عَنْ ذِرَاعِهِ وَ جَعَلَ يَشْدَخُ التَّمْرَ فِي السَّمْنِ حَتَّى اتَّخَذَهُ خَبِيصاً وَ بَعَثَ إِلَيْنَا كَبْشاً سَمِيناً فَذُبِحَ وَ خَبَزَ لَنَا خُبْزاً كَثِيراً، ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): ادْعُ مَنْ أَحْبَبْتَ، فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَ هُوَ مُشْحَنٌ بِالصَّحَابَةِ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أُشْخِصَ قَوْماً وَ أَدَعَ قَوْماً، ثُمَّ صَعِدْتُ عَلَى رَبْوَةٍ هُنَاكَ، وَ نَادَيْتُ: أَجِيبُوا إِلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ أَرْسَالًا، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ كَثْرَةِ النَّاسِ وَ قِلَّةِ الطَّعَامِ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) مَا تَدَاخَلَنِي فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنِّي سَأَدْعُو اللهَ بِالْبَرَكَةِ قَالَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَ أَكَلَ

الْقَوْمُ عَنْ آخِرِهِمْ طَعَامِي، وَ شَرِبُوا شَرَابِي، وَ دَعَوْا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَ صَدَرُوا وَ هُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافِ رَجُلٍ، وَ لَمْ يَنْقُصْ مِنَ الطَّعَامِ شَيْءٌ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) بِالصِّحَافِ فَمُلِئَتْ، وَ وَجَّهَ بِهَا إِلَى مَنَازِلِ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ أَخَذَ صَحْفَةً وَ جَعَلَ فِيهَا طَعَاماً، وَ قَالَ: هَذَا لِفَاطِمَةَ وَ بَعْلِهَا ". (امالی شیخ طوسیؒ، ص ۴۲).

" حضرت علیؑ فرماتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! اپنے گھر والوں کے لئے عمدہ کھانے کا انتظام کرو، پھر فرمایا: ہمارے پاس گوشت اور روٹی ہے اور تم کھجور اور گھی لے آؤ، چنانچہ میں کھجور اور گھی خرید لایا، رسولِ خداؐ نے اپنے بازو سے آستین ہٹائی اور اپنے ہاتھ سے کھجوروں کو گھی میں خوب مسلنے لگے، یہاں تک کہ اس سے خبیص تیار ہو گیا، پھر آپؐ نے ہمارے لئے ایک فربہ مینڈھا بھجوایا، جسے ذبح کیا گیا اور ہمارے لیے بہت سی روٹیاں پکائی گئیں، پھر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا: جسے تم چاہو، دعوت دے دو، میں مسجد میں آیا تو وہ صحابہؓ سے بھری ہوئی تھی، مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ کچھ لوگوں کو بلاؤں اور کچھ کو چھوڑ دوں، پھر میں وہاں ایک بلند جگہ پر چڑھا اور پکار کر کہا: فاطمہؑ کے ولیمہ کی دعوت میں تشریف لائیے، لوگ جوق در جوق آنے لگے، جب میں نے لوگوں کی کثرت اور کھانے کی قلت دیکھی تو مجھے شرم محسوس ہوئی، رسولِ خداؐ میرے دل کی اس کیفیت سے آگاہ ہو گئے، تو فرمایا: اے علیؑ! میں اللہ سے برکت کی دعا کروں گا، حضرت علیؑ فرماتے ہیں: پس تمام لوگوں نے میرا کھانا پیٹ بھر کر کھایا، میرے مشروب سے سیر ہو کر پیا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے، جب کہ ان کی تعداد چار ہزار سے بھی زیادہ تھی اور کھانے میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی، پھر رسولِ خداؐ نے بڑے بڑے پیالے منگوائے، وہ بھر دئے گئے اور آپؐ نے

انہیں اپنی ازواج کے گھروں کی طرف بھجوادیا، اس کے بعد آپؐ نے ایک بڑا پیالہ لیا، اس میں کھانا رکھا اور فرمایا: یہ فاطمہؑ اور اس کے شوہر کے لئے ہے"۔

چودھویں حدیث: تقسیم کار

"تَقَاضَى عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْخِدْمَةِ، فَقَضَى عَلَى فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ مَا دُونَ الْبَابِ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا خَلْفَهُ. قَالَ: فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِي مِنَ السُّرُورِ إِلَّا اللهُ، بِإِكْفَائِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَحَمُّلَ رِقَابِ الرِّجَالِ".

(بحار الانوار، محمد باقر مجلسیؒ، ج ۴۳، ص ۸۱).

"حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ نے گھر کے کام اور خدمت کی تقسیم کے بارے میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، چنانچہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ گھر کے اندر کے تمام کام حضرت فاطمہؑ انجام دیں گی، جب کہ گھر سے باہر کے امور حضرت علیؑ کے ذمے ہوں گے، حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں: میرے دل میں جو خوشی پیدا ہوئی، اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مردوں کے کام اور ان کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے سے بے نیاز فرمادیا"۔

پندرھویں حدیث: فاطمہؑ و علیؑ بہترین زن و شوہر

"فَسَأَلَ [النَّبِيُّ] عَلِيّاً كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَسَأَلَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ خَيْرُ بَعْلٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْمَعْ شَمْلَهُمَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمَا وَاجْعَلْهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَارْزُقْهُمَا ذُرِّيَّةً طَاهِرَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً وَاجْعَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِمَا الْبَرَكَةَ وَاجْعَلْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِكَ إِلَى طَاعَتِكَ وَيَأْمُرُونَ بِمَا يُرْضِيكَ

ثُمَّ أَمَرَ بِخُرُوجِ أَسْمَاءَ وَ قَالَ جَزَاكِ اللهُ خَيْراً ثُمَّ خَلَا بِهَا بِإِشَارَةِ الرَّسُولِ ص". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۱۷).

"رسولِ اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے پوچھا: یاعلیؑ! تم نے اپنی زوجہ کو کیسا پایا؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا: وہ اللہ کی اطاعت کے راستے میں میری بہترین مددگار ہیں، پھر آپؑ نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا آپ نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ انہوں نے عرض کیا: وہ بہترین شوہر ہیں، اس پر رسولِ خداؐ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں کو باہم یکجا رکھ، ان کے دلوں میں الفت و محبت قائم رکھ اور انہیں اور ان کی اولاد کو جنتِ نعیم کے وارثوں میں قرار دے، انہیں پاکیزہ، نیک اور بابرکت اولاد عطا فرما، ان کی نسل میں برکت رکھ، اور ان کی اولاد کو ایسے پیشوا بنا جو تیرے حکم سے تیری اطاعت کی طرف رہنمائی کریں اور ان امور کا حکم دیں جن سے تو راضی ہو"۔

یہ کیسا مقدس گھرانہ تھا جہاں شریکِ حیات، دنیا کی آسائش کے بجائے اطاعتِ خدا کی مددگار تھی اور جہاں ازدواجی زندگی کی بنیاد محبت کے ساتھ عبادت اور رضائے الٰہی پر رکھی گئی، پھر نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا نے اس رفاقت کو ایک گھر تک محدود نہ رکھا، بلکہ اسے پاکیزہ نسل، برکت اور ہدایت کا سرچشمہ بنادیا۔

سولہویں حدیث: سردارانِ جنت کی آمد کا اعلان

"قَالَ رَسُولُ اللهِ ص أَتَانِي مَلَكٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ- إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُقْرِأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ- وَ يَقُولُ قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ فَزَوِّجْهَا مِنْهُ- وَ قَدْ أَمَرْتُ شَجَرَةَ طُوبَى- أَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَ الْمَرْجَانَ وَ الْيَاقُوتَ- وَ إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ قَدْ فَرِحُوا بِذَلِكَ- وَ سَيُولَدُ لَهُمَا وَلَدَانِ سَيِّدَا شَبَابِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ- وَ بِهِمْ يَتَزَيَّنُ أَهْلُ الْجَنَّةِ- فَأَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ فَإِنَّكَ خَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِ ". (صحیفہ امام رضاؑ، ص ۶۴).

" حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا: اے محمدؐ! اللہ عزوجل آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: میں نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے کر دیا ہے، پس آپ بھی فاطمہؑ کا نکاح ان سے کر دیجیے اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ موتی، مرجان اور یاقوت لائے آسمان والوں کو اس پر خوشی ہوئی ہے اور ان دونوں سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور انہی کے ذریعے اہلِ جنت زینت پائیں گے، پس اے محمدؐ! خوش ہو جائیے، کیونکہ آپ اولین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں"۔

سترہویں حدیث: پاکیزہ نسل کی بشارت

" رَوَى الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ النَّجَّارُ عَنْ رِجَالٍ ذَكَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ سَمِعْتُ سَيِّدَتِي فَاطِمَةَ ع تَقُولُ لَيْلَةَ دَخَلَ بِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع أَفْزَعَنِي فِي فِرَاشِي فَقُلْتُ أَفَزِعْتِ يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهَا فَأَصْبَحْتُ وَ أَنَا فَزِعَةٌ فَأَخْبَرْتُ وَالِدِي ص فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَبْشِرِي بِطِيبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللهَ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ وَ أَمَرَ الْأَرْضَ أَنْ تُحَدِّثَهُ بِأَخْبَارِهَا وَ مَا يَجْرِي عَلَى وَجْهِهَا مِنْ شَرْقِ الْأَرْضِ إِلَى غَرْبِهَا ". (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۱۸)

" حافظ محمد بن محمود نجار نے بعض راویوں کے واسطے سے اسماء بنت عمیسؓ سے روایت کیا ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے اپنی شہزادی حضرت فاطمہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس رات علی بن ابی طالبؑ میرے پاس تشریف لائے، مجھے اپنے

بستر پر ایک عجیب کیفیت محسوس ہوئی، میں نے عرض کیا: اے عورتوں کی سردار! کیا آپ خوف زدہ ہوگئیں؟ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میں نے زمین کو علیؑ سے اور علیؑ کو زمین سے گفتگو کرتے ہوئے سنا، صبح ہوئی تو میں اس کیفیت سے پریشان تھی، میں نے اپنے والدِ گرامی رسولِ اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے طویل سجدہ فرمایا، پھر سرِ مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے فاطمہؑ! خوش ہو جاؤ، تمہیں پاکیزہ اور بہترین نسل کی بشارت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے شوہر کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ وہ ان سے اپنے حالات بیان کرے اور مشرق سے مغرب تک اپنی سطح پر ہونے والے تمام واقعات کی انہیں خبریں سنائے"۔

زمین سے باتیں وہی کر سکتا ہے جو خود ابوتراب ہو اور زبان لسان اللہ کہلائے۔

◆ چھٹا باب

◆ مقام و منزلت حضرت فاطمہ زہراؑء کلام رسالتؐ میں:

- پہلی حدیث: فاطمہؑ کا دُکھ میرا دُکھ.
- دوسری حدیث: فاطمہؑ کو اذیت دینا مجھے اذیت دینا.
- تیسری حدیث: فاطمہؑ کے غضب سے اللہ غضبناک.
- چوتھی حدیث: فاطمہؑ کی رِضا میری رِضا.
- پانچویں حدیث: فاطمہؑ میری دل کا قرار.
- چھٹی حدیث: فاطمہؑ میرے وجود کی ایک رَگ.
- ساتویں حدیث: فاطمہؑ میری روح.
- آٹھویں حدیث: فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ.
- نویں حدیث: فاطمہؑ میری ٹہنی.
- دسویں حدیث: فاطمہؑ میری آنکھوں کی ٹھنڈک.
- گیارہویں حدیث: فاطمہؑ انسانی شکل میں حور.
- بارہویں حدیث: فاطمہؑ تمام جہانوں کی خواتین کی سردار.
- تیرہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ امت کی سردار
- چودہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ مومنین کی سردار.
- پندرہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ بہشت کی سردار.
- سولہویں حدیث: فاطمہؑ اہل زمین میں سب سے افضل.

مقام حضرت فاطمہ زہراؑء کلام رسالتؐ میں

تمہیدی کلمات

حضرت فاطمہ زہراؑء کی ذاتِ گرامی فضائل و مناقب کا ایسا آفتاب ہے جس کی روشنی ہر دور کے دلوں کو منور کرتی ہے، آپؑ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دخترِ گرامی ہی نہیں، بلکہ خانۂ وحی میں پروان چڑھنے والی وہ مقدس ہستی ہیں جنہیں بارگاہِ رسالت میں ''اُمّ ابیہا'' کہا گیا، احادیثِ نبوی میں شہزادیٔ کونینؑ کے مقام و مرتبے کو جس محبت، عظمت اور عقیدت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، وہ آپؑ کی رفعتِ شان کا روشن آئینہ ہے، کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؑ کو ''بَضْعَةٌ مِنِّی'' کہہ کر اپنے وجود کا حصہ قرار دیتے ہیں، کبھی آپ کی رضا کو اپنی رضا اور آپ کی ناراضگی کو اپنی ناراضگی سے وابستہ کرتے ہیں اور کبھی آپ کے علم، عفت، حیا اور حکمت کی ایسی گواہی دیتے ہیں جو رہتی دنیا تک اہلِ ایمان کے لئے مشعلِ راہ ہے، ذیل میں بطور نمونہ حضوؐر کی چند احادیث مبارکہ نقل کی جا رہی ہیں جو اسی نورانی حقیقت کی جھلک پیش کرتی ہیں اور جن میں نگاہِ رسالت میں آپ کے احترام، محبت، عظمت اور بلند مقام کا ایسا دل آویز نقش ملتا ہے جو ہر صاحبِ ایمان کے دل میں سیدۂ کائناتؑ کی معرفت و عقیدت کو مزید مستحکم کرتا ہے، یہ احادیث احساس دلاتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑء کا احترام اور آپ کی محبت و معرفت دراصل رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور اہلِ بیتؑ سے وفاداری کا روشن مظہر ہے:

پہلی حدیث: فاطمہؑ کا دُکھ میرا دُکھ

"قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ سَرَّهَا فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَاءَهَا فَقَدْ سَاءَنِي فَاطِمَةُ أَعَزُّ النَّاسِ عَلَيَّ".

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۲۳).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اسے دُکھ دیا اس نے مجھے دُکھ دیا، فاطمہؑ لوگوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہے"۔

دوسری حدیث: فاطمہؑ کو اذیت دینا مجھے اذیت دینا

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا".

(سنن ترمذي، کتاب المناقب، ۵/۶۹۸، ح ۳۸۶۹).

"عبد اللہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، اسے اذیت دینے والی چیز مجھے اذیت دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والی چیز مجھے مشقت میں ڈالتی ہے"۔

تیسری حدیث: فاطمہؑ کے غضب سے اللہ غضبناک

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنِ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللهَ لَيَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ، وَيَرْضَى لِرِضَاهَا". (عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲، ص ۴۶).

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد ماجد اور جدّ امجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ فاطمہؑ کے غضب پر غضبناک ہوتا ہے اور فاطمہؑ کی رضا پر راضی ہوتا ہے"۔

چوتھی حدیث: فاطمہؑ کی رِضا میری رِضا

" قَالَ رَسُول اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ما رَضِيتُ حَتّى رَضِيَتْ فاطمة الزهراء سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا". (مناقب ابن مغازلی، ص ۳۴۲).

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی سے راضی نہیں، مگر یہ کہ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اس سے راضی ہوجائے"۔

پانچویں حدیث: فاطمہؑ میری دل کا قرار

قَالَ رَسُولُ اللهُ (ص): سَيِّدَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا بَهْجَةُ قَلْبِي وَابْناها ثَمَرَةُ فُؤادِي". (ینابیع المودّۃ، ج ۱، باب ۱۵ ص ۲۴۳)

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ زہراؑ میرے دل کا قرار ہے اور اس کے دونوں بیٹے میرے دل کے پیارے ہیں"۔

چھٹی حدیث: فاطمہؑ میرے وجود کی ایک رَگ

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ: إِنَّ فَاطِمَةَ شَعْرَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَى شَعْرَةً مِنِّي فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ لَعَنَهُ اللهُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ". (عیون اخبار الرضاؑ، ج ۱، ص ۲۵۰).

"جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ میرے وجود کی ایک رگ ہے، پس جس نے میری ایک رگ کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے

اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی، اس پر اللہ آسمانوں اور زمین سے بھری ہوئی لعنت بھیجتا ہے"۔

ساتویں حدیث: فاطمہؑ میری روح

"خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ص، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ فَاطِمَةَ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا)، فَقَالَ: مَنْ عَرَفَ هٰذَا فَقَدْ عَرَفَهَا، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهَا فَهِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَهِيَ قَلْبِي وَرُوحِيَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ". (نور الابصار، ص۵۷).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر نکلے، اس حالت میں کہ آپ نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو بھی اس کو پہچانتا ہے، وہ تو پہچانتا ہی ہے اور جو نہیں پہچانتا تو وہ اس کو جان لے کہ یہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؑ ہیں، یہ میری دل و جان اور میرے بدن میں موجود میری روح ہے"۔

آٹھویں حدیث: فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ

"عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ ص الْوَفَاةُ دَعَا الْأَنْصَارَ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ... أَلَا إِنَّ فَاطِمَةَ بَابُهَا بَابِي وَبَيْتُهَا بَيْتِي فَمَنْ هَتَكَهُ فَقَدْ هَتَكَ حِجَابَ اللهِ، قَالَ عِيسَى (راوی) فَبَكَى أَبُو الْحَسَنِ ع طَوِيلًا". (بحار الانوار، ج۲۲، ص:۴۷۶).

"حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار!... آگاہ رہو! فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ ہے اور ان کا گھر میرا گھر ہے، پس جس نے اس گھر کی

بے حرمتی کی، اس نے درحقیقت حجابِ الٰہی کو چاک کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ یہ کہہ کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بہت دیر تک روتے رہے"۔

نویں حدیث: فاطمہؑ میری ٹہنی

"عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَة رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص: إِنَّمَا فَاطِمَة شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا.

(المستدرک حاکم، ۳/۱۶۸، ح ۴۷۳۴، المسند احمد بن حنبل، ۴/۳۳۲).

"مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فاطمہؑ میری ٹہنی ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے"۔

دسویں حدیث: فاطمہؑ میری آنکھوں کی ٹھنڈک

"اِبْنَتِي فَاطِمَةُ فَإِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَ هِيَ نُورُ عَيْنِي وَ هِيَ ثَمَرَةُ فُؤَادِي وَ هِيَ رُوحِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ وَ هِيَ الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ مَتَى قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا جَلَّ جَلَالُهُ ظَهَرَ نُورُهَا لِمَلَائِكَةِ السَّمَاءِ كَمَا يَظْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى أَمَتِي فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ إِمَائِي قَائِمَةً بَيْنَ يَدَيَّ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهَا مِنْ خِيفَتِي وَ قَدْ أَقْبَلَتْ بِقَلْبِهَا عَلَى عِبَادَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ شِيعَتَهَا مِنَ النَّارِ". (امالی شیخ صدوقؒ، ص ۱۱۳).

"میری بیٹی فاطمہؑ، وہ تو اولین و آخرین تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، وہ میرے وجود کا ایک حصہ ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، میرے دل کا ثمر

ہیں اور میری وہ روح ہیں جو میرے پہلوؤں کے درمیان ہے، وہ ایک حور ہیں جو انسانی پیکر میں جلوہ گر ہوئی ہیں، جب وہ محرابِ عبادت میں اپنے بلند شان والے ربّ کی بارگاہ میں کھڑی ہوتی ہیں تو ان کا نور آسمان کے فرشتوں پر اس طرح جلوہ افروز ہوتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستاروں کی روشنی نمایاں ہوتی ہے اور اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میری بندی فاطمہؑ کو دیکھو، جو میری تمام کنیزوں کی سردار ہیں، وہ میرے حضور کھڑی ہیں، خوفِ الٰہی سے ان کے بدن کے جوڑ لرز رہے ہیں، اور انہوں نے اپنے دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ میری عبادت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہؑ کے پیروکاروں کو آگ سے امان عطا کر دی ہے"۔

گیارہویں حدیث: فاطمہؑ انسانی شکل میں حور

"إِذَا اشْتَقْتُ إِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَائِحَةَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ".

(بحار الانور: ج ۴۴، ص ۲۴۰).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ فاطمہؑ انسانی شکل میں حور ہیں جب بھی میں بہشت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ کی خوشبو سونگ لیتا ہوں"۔

بارہویں حدیث: فاطمہؑ تمام جہانوں کی خواتین کی سردار

"وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ". (بحار الانوار ج ۴۳، ص ۴۹).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، اولین میں بھی اور آخرین میں بھی"۔

تیرہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ امت کی سردار

"عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ص قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي".

(المعجم الکبیر، طبرانی، ۲۲/۴۰۳، ح۱۰۰۶، التاریخ الکبیر، بخاری ۱/۲۳۲، ح۷۲۸)

"ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی، مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں"۔

چودہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ مومنین کی سردار

" قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: يَافَاطِمَةُ! أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِين".

(صحیح مسلم، باب من فضائل فاطمۃ بنت النبیؐ، ح۲۴۵۰).

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مؤمنین کی تمام خواتین کی سردار ہو"۔

پندرہویں حدیث: فاطمہؑ زنانِ بہشت کی سردار

" عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ". (سنن ترمذی، ۵/۶۶۰، ح۳۸۷۱)

"حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسنؑ و حسینؑ اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

سولہویں حدیث: فاطمہؑ اہل زمین میں سب سے افضل

"قَالَ رَسُولُ اللهِ ص: لَوْ كَانَ الْحُسْنُ شَخْصًا لَكَانَ فَاطِمَةَ، بَلْ هِيَ أَعْظَمُ، إِنَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ عُنْصُرًا، وَشَرَفًا، وَ كَرَمًا.

(عوالم العلوم، ج، ص ۱۲۷)

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر حسن و خوبصورتی ایک انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی شکل میں ہوتی، بلکہ وہ تو حسن و خوبصورتی سے بھی بالا تر ہوتیں، بے شک میری بیٹی فاطمہؑ عنصر (ذات)، شرف اور کرم کے لحاظ سے تمام اہل زمین سے افضل ہے"۔

سترہویں حدیث: مرحبا میری بیٹی

"عَنْ عَائِشَة رضی الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَة تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ص، فَقَالَ النَّبِيُّ ص: مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ص، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ص فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِيَ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَة مَرَّة، وَ إِنَّهُ عَارَضَنِيَ الْعَامَ

مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلاَّ حَضَرَ أَجَلِي، وَ إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ". (المسند، احمد بن حنبل، ۲۸۲/۶).

"حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرمؐ کے چلنے جیسا تھا، پس آپؐ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: مرحبا میری بیٹی اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپؐ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں، پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا، میں نے پوچھا: آپ سے حضورؐ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہؐ کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ چنانچہ جب نبی مکرمؐ نے وفات پائی تو میں نے بی بیؑ سے پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپؐ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرئیلؑ ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے، لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی، اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی"۔

اٹھارہویں حدیث: حضرت فاطمہؑ کی منفرد سواری

"يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ النَّبِيِّ (ص) بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَنْ يَرْكَبَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ صَالِحٌ نَبِيُّ اللهِ فَأَمَّا أَنَا فَعَلَى الْبُرَاقِ وَ أَمَّا فَاطِمَةُ ابْنَتِي فَعَلَى نَاقَتِي الْعَضْبَاءُ. (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۹).

”قیامت کے دن حضرت ابنِ عباسؓ سے نبیِ اکرمؐ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اس روز صرف چار ہی ہستیاں سوار ہوں گی: میں، علیؑ، فاطمہؑ اور اللہ کے نبی صالحؑ، پس میں بُراق پر سوار ہوں گا، جب کہ میری بیٹی فاطمہؑ میری ناقۂ عضباء پر سوار ہوں گی“۔

◆ ساتواں باب

◆ مقامِ فاطمہ زہراؑ کلامِ امامت میں:

- مقامِ فاطمہؑ حضرت علی علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام حسن علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام حسین علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام زین العابدین علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام محمد باقر علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام علی رضا علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام محمد تقی علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام علی نقی علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے کلام میں.
- مقامِ فاطمہؑ امام مہدی علیہ السلام کے کلام میں.

مقامِ حضرت فاطمہ زہراؑء کلامِ امامت میں

تمہیدی کلمات

شہزادیِ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ذکر ہو اور زبانِ رسالت خاموش رہے یہ ممکن نہیں، آپ کا تذکرہ ہو اور کلامِ امامت و ولایت جلوہ گر نہ ہو، یہ بھی ممکن نہیں، جس ہستی کی عظمت کا تعارف خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرایا ہو، اسی عظمت کی گواہی ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام نے بھی اپنے اپنے کلمات میں دی ہے، جی ہاں حضرت فاطمہ زہراؑء رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظیم المرتبت دخترِ گرامی ہیں جن کی سیرت، کردار اور مقام و منزلت کو ائمۂ طاہرینؑ نے اپنی زبانِ حق سے بیان فرمایا اور یہ بات روشن کہ جن کے فضائل و مناقب کا تذکرہ اہلِ بیتؑ کے کلمات میں ہو، ان کی عظمت کا اندازہ انسانی عقل کے لئے کہاں ممکن ہے؟ ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام جو خود حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے گھرانے کے وارث اور ان کے فضائل کے سب سے معتبر شناسا ہیں، جب حضرت فاطمہؑ کا ذکر فرماتے ہیں تو ان کے کلمات میں محض مدح و ثنا ہی نہیں ہوتی، بلکہ معرفتِ فاطمہؑ کے دروازے کھلتے ہیں اور مقام و مرتبۂ حضرت زہراؑء کے نئے نئے پہلو آشکار ہوتے ہیں، آئیے! ذیل میں ائمۂ طاہرینؑ کے ارشادات کی روشنی میں اس عظیم المرتبت خاتون کی شخصیت کا مطالعہ کرتے ہیں، شاید ان پاکیزہ کلمات کے آئینے میں ہمیں شہزادیِ کونینؑ کی وہ معرفت دکھائی دے، جسے الفاظ کے دامن میں سمیٹنا ممکن نہیں:

ا۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی علیہ السلام کے کلام میں

الف) فاطمہؑ معاونِ طاعت

" فَسَأَلَ [النَّبِيُّ] عَلِيّاً كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ: نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَسَأَلَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ: خَيْرُ بَعْلٍ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۱۷).

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام سے دریافت کیا: یاعلیؑ! آپ نے فاطمہؑ کو کیسا پایا؟ مولائے کائناتؑ عرض کرتے ہیں: میں نے فاطمہؑ کو اطاعتِ الٰہی میں بہترین معاون و مددگار پایا ہے"۔

ب) فاطمہؑ خیرُ نساء

ایک بار معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کو خط لکھا، آپ نے اس کے جواب میں ایک طویل خط تحریر فرمایا، اس خط میں ایک مقام پر اپنے خاندان منجملہ حضرت فاطمہؑ پر فخر کرتے ہوئے فرمایا:

" وَمِنَّا النَّبِيُّ وَمِنْكُمُ الْمُكَذِّبُ، وَمِنَّا أَسَدُ اللهِ وَ مِنْكُمْ أَسَدُ الأَحْلافِ، وَمِنَّا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمِنْكُمْ صِبْيَةُ النَّارِ، وَمِنَّا خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَمِنْكُمْ حَمَّالَةُ الْحَطَبِ". (مکاتیب الائمہؑ، ج۱، ص:۲۸۱)

"[معاویہ سن]: ہم میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تم میں جھٹلانے والا ہے، ہم میں اللہ کا شیر ہے اور تم میں اتحادی قبائل کے درندے، ہم میں اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور تم میں صبیۃ النار یعنی جہنمی بچے ہیں، ہم میں زنانِ عالمین کی بہترین خاتون فاطمہؑ ہیں اور تم میں لکڑیاں اٹھانے والی یعنی جہنم کی ایندھن عورت ہے"۔

گویا علیؑ کا فخر یہ تھا کہ جس گھر میں نبوت ہے، وہاں فاطمہؑ ہیں، جس گھر میں علیؑ ہیں، وہاں فاطمہؑ ہیں اور جس گھر کے چراغ حسنؑ و حسینؑ ہیں، اس گھر کا مرکز فاطمہؑ ہیں۔

ج) فاطمہؑ معیارِ حیا

"وَ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلاَمُ قَالَ: کُنَّا جُلُوساً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ أَخْبِرُونِی أَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِلنِّسَاءِ فَعَیِینَا بِذَلِكَ کُلُّنَا حَتَّی تَفَرَّقْنَا فَرَجَعْتُ إِلَی فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهَا الَّذِی قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ لَیْسَ أَحَدٌ مِنَّا عَلِمَهُ وَ لاَ عَرَفَهُ فَقَالَتْ وَ لَکِنِّی أَعْرِفُهُ خَیْرٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ لاَ یَرَیْنَ الرِّجَالَ وَ لاَ یَرَاهُنَّ الرِّجَالُ فَرَجَعْتُ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ سَأَلْتَنَا أَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِلنِّسَاءِ وَ خَیْرٌ لَهُنَّ أَنْ لاَ یَرَیْنَ الرِّجَالَ وَ لاَ یَرَاهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ مَنْ أَخْبَرَكَ فَلَمْ تَعْلَمْهُ وَ أَنْتَ عِنْدِی قُلْتُ فَاطِمَةُ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّی".

(بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۴).

"حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ، عورتوں کے لئے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ ہم میں سے کوئی اس کا جواب نہ دے سکا، یہاں تک کہ مجلس برخاست ہوگئی، میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پاس آیا اور ان سے وہ بات بیان کی جو حضورؐ نے ہم سے پوچھی تھی اور ہم میں سے کوئی بھی اس کا جواب نہ جان سکا تھا، تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں، پس میں واپس رسولِ خداؐ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے ہم سے پوچھا تھا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے، ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور مرد انہیں نہ دیکھیں، آپؐ نے فرمایا: یہ بات کس نے بتائی؟ حالانکہ تم میرے پاس تھے اور تم نے نہیں بتایا تھا؟ میں نے

عرض کیا: حضرت فاطمہؑ نے، یہ سن کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعجب ہوا اور فرمایا: بے شک فاطمہؑ میرے وجود کا ٹکڑا ہے"۔

د) فاطمہؑ مونسِ علیؑ

"قَالَ عَلِيٌّ (ع): فَوَ اللهِ مَا أَغْضَبْتُهَا وَ لَا أَكْرَهْتُهَا عَلَى أَمْرٍ حَتَّى قَبَضَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ وَلَا أَغْضَبَتْنِي وَلَا عَصَتْ لِي أَمْراً وَلَقَدْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنْكَشِفُ عَنِّي الْهُمُومُ وَ الْأَحْزَانُ" (کشف الغمہ، ج۱، ص۳۶۳).

"امیر المؤمنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے کبھی فاطمہؑ کو ناراض نہیں کیا، نہ انہیں کسی ایسے کام پر مجبور کیا جسے وہ ناپسند کرتی ہوں، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنی طرف بلا لیا، نہ انہوں نے کبھی مجھے ناراض کیا اور نہ میرے کسی حکم کی نافرمانی کی، میرا حال یہ تھا کہ جب میں ان کی طرف دیکھتا تو میرے دل سے غم اور پریشانی کے بادل چھٹ جاتے تھے"۔

حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی پاکیزہ زندگی زوجین کی محبت، احترام اور ایثار کا حَسین نمونہ ہے، آپ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ میاں بیوی صرف شریکِ حیات نہیں، بلکہ ایک دوسرے کے سکون، حوصلے اور غموں کا مداوا بھی ہوتے ہیں، حقیقی محبت وہی ہے جو خوشی میں خوش اور دکھ میں ایک دوسرے کا سہارا بنے، یعنی شادی صرف ساتھ چلنے کا نام نہیں، بلکہ ایک دوسرے کے دکھ میں ڈھال اور خوشی میں دل کی آواز بننے کا نام ہے۔

ھ) فاطمہؑ پیکرِ وفا

جب جنابِ سیدہؑ کا وقتِ شہادت قریب آیا تو آپؑ نے حضرت علیؑ سے عرض کیا:

"يَا ابْنَ عَمِّ مَا عَهِدْتَنِي كَاذِبَةً وَلَا خَائِنَةً وَلَا خَالَفْتُكَ مُنْذُ عَاشَرْتَنِي

فَقَالَ ع مَعَاذَ اللهِ أَنْتِ أَعْلَمُ بِاللهِ وَ أَبَرُّ وَ أَتْقَى وَ أَكْرَمُ وَ أَشَدُّ خَوْفاً مِنَ اللهِ أَنْ أُوَبِّخَكِ غداً بِمُخَالَفَتِي فَقَدْ عَزَّ عَلَيَّ بِمُفَارَقَتِكِ وَ بِفَقْدِكِ إِلَّا أَنَّهُ أَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْهُ وَ اللهُ جَدَّدَ عَلَيَّ مُصِيبَةَ رَسُولِ اللهِ ص وَ قَدْ عَظُمَتْ وَفَاتُكَ وَ فَقْدُكَ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُون". (روضۃ الواعظین، ج۱، ص۱۵۱).

"اے ابن عم! آپؑ نے کبھی بھی مجھے جھوٹا یا خیانت کار نہیں پایا اور جب سے ہماری شادی ہوئی میں نے کبھی بھی آپؑ کے حکم کی مخالفت نہیں کی، اس پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی پناہ، فاطمہؑ! آپ اللہ کی معرفت میں بے مثال ہیں، آپؑ نیکوکاری، تقویٰ اور کرامت میں بہت بلند ہیں اور آپ خوفِ خدا میں اس سے کہیں بلند ہے کہ میری مخالفت کریں، یقیناً آپ کی جدائی و فراق میرے لئے بہت گراں ہے، مگر یہ ایک ایسا امر ہے جس سے چارہ نہیں، اللہ نے مجھ پر رسولِ خداؐ کی وفات کا غم پھر تازہ کر دیا ہے، تمہاری وفات اور تمہاری جدائی کا صدمہ یقیناً بہت عظیم ہے، پس بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔

و) فاطمہؑ فخرِ علیؑ

ایک بار مولا علیؑ نے شہزادی فاطمہؑ پر فخر کرتے ہوئے اپنے مخالفین سے فرمایا:

"نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ زَوْجَتُهُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ غَيْرِي؟ قَالُوا لَا. قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ ابْنَاهُ ابْنَا رَسُولِ اللهِ ص وَ هُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرِي". (احتجاج طبرسیؒ، ج۱، ص۱۳۵).

"میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: بتاؤ کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص ہے جس کی زوجہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ سب نے جواب

دیا: نہیں، پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص ہے جس کے دو بیٹے رسولِ خداؐ کے نواسے ہوں اور وہ دونوں اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں؟، سب نے کہا: نہیں"۔

ز) فاطمہؑ مثالِ خانہ داری

"عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ عَنْ عَلِيٍّ ع أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سَعْدٍ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَ عَنْ فَاطِمَةَ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدِي وَ كَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ إِنَّهَا اسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي صَدْرِهَا وَ طَحَنَتْ بِالرَّحَى حَتَّى مَجِلَتْ يَدُهَا وَ كَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَ أَوْقَدَتِ النَّارَ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرَرٌ شَدِيدٌ".

(علل الشرائع، ج۲، ص۳۶۶)

"ابوالورد بن ثمامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بنی سعد کے ایک شخص سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہؑ کے بارے میں ایک کچھ نہ سناؤں؟ فاطمہؑ میرے پاس تھیں اور وہ تمام اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں، وہ مشکیزے سے پانی کھینچتے کھینچتے اس قدر مشقت میں پڑ گئیں کہ مشکیزے کے نشانات ان کے سینے پر نمایاں ہو گئے، وہ چکی پیستے پیستے اتنی مشقت میں مبتلا ہوئیں کہ ان کے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے، گھر میں جھاڑو دیتے ہوئے ان کے کپڑے گرد آلود ہو گئے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلاتے جلاتے ان کے کپڑے سیاہ پڑ گئے، پس ان تمام کاموں کی وجہ سے انہیں بہت شدید تکلیف اور مشقت اٹھانا پڑی"۔

یہی تو اہلِ بیتؑ کی زندگی کا حُسن ہے کہ ان کے نزدیک عزت، آسائش کا نام نہیں، بلکہ اللہ کی رضا کے لئے ذمہ داری نبھانے، صبر کرنے اور اپنے گھر والوں کی خدمت کرنے کا نام ہے، سلام ہو اُس دو جہاں کی شہزادیؑ پر، جن کے ہاتھوں کی

محنت بھی عبادت کا رنگ لئے ہوئے تھی، جن کی زندگی سادگی کا پیکر تھی اور جن کی خاموش قربانیاں آنے والی نسلوں کے لئے عورت کے وقار، صبر اور عظمت کا ابدی درس بن گئیں۔

ح) فاطمہؑ قلبِ رسالتؐ

"إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سِبْطَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُمَا مِنْ مُحَمَّدٍ كَمَكَانِ الْعَيْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَ أَمَّا أَنَا فَكَمَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْبَدَنِ وَ أَمَّا فَاطِمَةُ فَكَمَكَانِ الْقَلْبِ [مِنَ الْجَسَدِ]". (کتاب سلیم بن قیس ہلالی، ج۲، ص۸۳۱).

"حضرت علیؑ ارشاد فرماتے ہیں: بے شک حسنؑ و حسینؑ دونوں اس امت کے سبط ہیں اور یہ دونوں حضرت محمدؐ کے لئے سر کی دو آنکھوں کی طرح ہیں اور میں حضورؐ کے لئے بدن کے ہاتھ کی طرح ہوں اور فاطمہؑ حضورؐ کے لئے بدن کے دل کی طرح ہیں"۔

۲۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسن علیہ السلام کے کلام میں

الف) فاطمہؑ نورِ محراب

"الصُّغْرَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: رَأَيْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ ع قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا لَيْلَةَ جُمُعَتِهَا فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتَّى اتَّضَحَ عَمُودُ الصُّبْحِ وَ سَمِعْتُهَا تَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ تُسَمِّيهِمْ وَ تُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُمْ وَ لَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّاهْ لِمَ لَا تَدْعِينَ لِنَفْسِكِ كَمَا تَدْعِينَ لِغَيْرِكِ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ الْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ. فَقَالَ: لِأَنَّهَا كَانَتْ إِذَا قَامَتْ فِي مِحْرَابِهَا يَزْهَرُ نُورُهَا لِأَهْلِ السَّمَاءِ، كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ". (دلائل الامامہ، ص۱۵۲،/(بحار الانوار ج۴۳، ص۸۱}: علل الشرایع ج۱، ص۱۸۱).

" جناب صغریٰ سلام اللہ علیہا حضرت امام حسینؑ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی والدہ کو دیکھا وہ شب جمعہ اپنی محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہیں اور ساری رات رکوع و سجود میں گزار دیتی ہیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہوجاتی ہے اور ساری رات مومنین اور مومنات کے لئے دعائیں مانگتی ہیں، لیکن اپنے لئے کوئی دعا نہیں کرتیں تو میں نے عرض کیا: اے مادر گرامی ! آپؑ نے دوسروں کے لئے دعائیں کیں لیکن اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگی، آپ نے ارشاد فرمایا: "يَابُنَيَّ الْجَارَ ثُمَّ الدَّارَ" اے میرے پیارے بیٹے : پہلے پڑوسی ہیں پھر گھر والے، نیز امام حسنؑ فرماتے ہیں: جب وہ محراب عبادت میں کھڑی ہوتی تھیں تو ان کا چہرہ مبارک اہل آسمان کے لئے ایسے چمکتا تھا جیسے زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں"۔

یہ ہے حضرت فاطمہ زہراؑ کا دل! رات کی تنہائی ہے، محرابِ عبادت ہے اور آنکھوں کے سامنے اپنی حاجتیں ہیں، مگر ذہن میں بابا کی امت کا خیال۔

ب) فاطمہؑ محور فضائل

ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ کی والدہ کون ہیں: "قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :أُمِّيَ الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى، قِلَادَةُ الصَّفْوَةِ، وَوَرْدَةُ صَدَفِ الْعِصْمَةِ، وَغُرَّةُ جَمَالِ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ، وَهِيَ نُقْطَةُ دَائِرَةِ الْمَنَاقِبِ وَالْمَفَاخِرِ، وَلَمْعَةٌ مِنْ أَنْوَارِ الْمَحَامِدِ وَالْمَآثِرِ، خُمِّرَتْ طِينَةُ وُجُودِهَا مِنْ تُفَّاحَةٍ مِنْ تُفَّاحِ الْجَنَّةِ، كَتَبَ اللهُ فِي صَحِيفَتِهَا عِتْقَ عُصَاةِ الْأُمَّةِ، وَهِيَ أُمُّ السَّادَةِ النُّجَبَاءِ، وَسَيِّدَةُ النِّسَاءِ الْبَتُولُ الْعَذْرَاءُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ".

(مدینۃ المعاجز، جلد ۳، ص ۲۹۵)

"میری مادر گرامی زہراء بنت محمدؐ ہیں جو فضیلتوں کا ہار ہیں، گلدستہ عصمت کا پھول ہیں، علم وحکمت کی زینت ہیں، مناقب ومفاخر کا نقطہ مرکز ہیں، خصلتوں اور عزتوں والے انوار میں سے ایک نور ہیں، ان کے وجود کی مٹی جنت کے سیبوں میں سے ایک سیب سے گوندھی گئی ہے، اللہ نے ان کے حق مہر میں امت کے گنہگاروں کی مغفرت لکھی ہے، وہ برگزیدہ سادات میں ماں ہیں اور وہ عورتوں کی سردار بتول، عذراء، حضرت فاطمہ زہراؑء ہیں"۔

۳۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسین علیہ السلام کے کلام میں

بیٹا سجادؑ! اماں فاطمہؑ کی دعا کو یاد کرلو

"وَ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِينَ ع قَالَ ضَمَّنِي وَالِدِي ع إِلَى صَدْرِهِ يَوْمَ قُتِلَ وَ الدِّمَاءُ تَغْلِي وَ هُوَ يَقُولُ يَا بُنَيَّ احْفَظْ عَنِّي دُعَاءً عَلَّمَنِيهِ فَاطِمَةُ ع وَ عَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ص وَ عَلَّمَهُ جَبْرَئِيلُ ع فِي الْحَاجَةِ وَ الْهَمِّ وَ الْغَمِّ وَ النَّازِلَةِ إِذَا نَزَلَتْ وَ الْأَمْرِ الْعَظِيمِ الْفَادِحِ قَالَ : اُدْعُ بِحَقِّ يٰس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَ بِحَقِّ طه وَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلَى حَوَائِجِ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا فِي الضَّمِيرِ يَا مُنَفِّسُ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُومِينَ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيرِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا"۔ (الدعوات، راوندی، ص ۵۴).

"حضرت امام زین العابدینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس دن میرے والد گرامی شہید ہوئے تو اس دن انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا تھا: بیٹا! مجھے میری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہراؑء نے ایک دعا تعلیم فرمائی تھی، آپ اس دعا کو یاد کرلیں انہیں یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی اور

ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب جبرئیلؑ لے کر آئے تھے، جب غم و حزن نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہو، مسائل و مشکلات سے تمام راہیں مسدود ہو چکی ہوں تو اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہوتی ہے اور انسان کو ہر قسم کی مشکل سے نجات مل جاتی ہے، وہ دعا یہ ہے: خدایا! یٰس کے حق و حقیقت کا واسطہ! قرآن حکیم کی عزت و عظمت کا واسطہ! طٰہٰ کی حقیقت کا واسطہ! اور قرآن عظیم کا واسطہ! اے وہ ذات! جو سائلین کی حاجات کو پورا کرنے پر قادر ہے، اے وہ ذات! جو انسان کے اعماقِ روح کا علم رکھتا ہے، اے خدایا! اے وہ ذات جو مصائب زدہ لوگوں کے مصائب کو دور کرنے والا ہے، اے وہ ذات! جو غم زدہ لوگوں کے غم کو دور کرنے والا ہے، اے بوڑھے پر رحم کرنے والے! اے چھوٹے بچوں کو روزی عطا کرنے والے! اے وہ ذات جس کو تفسیر و توضیح کی ضرورت نہیں ہوتی، محمد و آل محمدؐ پر درود و سلام بھیج اور میری حاجت کو پورا فرما"۔

۴۔ مقامِ فاطمہؑ امام زین العابدین علیہ السلام کے کلام میں

الف) میں ہوں پسرِ فاطمہؑ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے یزید کے دربار میں ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اپنے تعارف کرتے ہوئے فرمایا:

" جَدِّی عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ أَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ أَنَا ابْنُ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ ". (بحارالانوار، ج۴۵ص،۱۳۹).

"لوگو! میرے دادا علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور میں فاطمہ زہراؑ کا فرزند ہوں، میں سیدۃ النساء کا فرزند ہوں"۔

ب) فاطمہؑ مرکز تطہیر و نماز

"عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ ع فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْها قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ع كَانَ رَسُولُ اللهِ ص يَأْتِي بَابَ فَاطِمَةَ كُلَّ سُحْرَةٍ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ الصَّلَاةَ يَرْحَمُكُمُ اللهُ إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً". (بحار الانوار، جلد ۲۵، ص ۲۲۰)

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد امام سید سجاد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب آیت ﴿ وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْها ﴾ نازل ہوئی تو ہر صبح رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر آتے اور فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ الصَّلَاةَ ،اللہ تم پر رحم فرمائے اور پھر آیتِ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے"۔

۵۔ مقامِ فاطمہؑ امام محمد باقر علیہ السلام کے کلام میں

الف) فاطمہؑ واجب الاطاعت بر خلق

" قَالَ اَبُو جَعْفَر عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَلَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَفْرُوضَةَ الطَّاعَةِ، عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ، مِنَ الْجِنِّ، وَالْإِنْسِ، وَالطَّيْرِ، وَالْوَحْشِ، وَالْأَنْبِيَاءِ، وَالْمَلَائِكَةِ". (عوالم العلوم، ج ۱۱، ص ۱۷۲)

"بے شک حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ایسی عظیم ہستی تھیں جن کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات پر فرض قرار دی گئی ہے ، خواہ وہ جنات ہوں، انسان ہوں، پرندے ہوں، جنگلی جانور ہوں، انبیاء ہوں یا فرشتے"۔

ب) فاطمہؑ زنانہ عادت سے پاک

" عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرَةَ لِطَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَ طَهَارَتِهَا مِنْ كُلِّ رَفَثٍ وَ مَا رَأَتْ قَطُّ يَوْماً حُمْرَةً وَلَا نِفَاساً ". (بحار الانوار، جلد ۴۳، ص ۱۹)

" امام محمد باقر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرینؑ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو "طاہرہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپؑ ہر طرح کی پلیدگی، گندگی اور زنانہ عادات سے پاک تھیں"۔

ج) فاطمہؑ شفاعت کی شان

" عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ع وَقْفَةٌ عَلَى بَابِ جَهَنَّمَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَجُلٍ مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ فَيُؤْمَرُ بِمُحِبٍّ قَدْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ إِلَى النَّارِ فَتَقْرَأُ فَاطِمَةُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُحِبّاً فَتَقُولُ إِلَهِي وَ سَيِّدِي سَمَّيْتَنِي فَاطِمَةَ وَ فَطَمْتَ بِي مَنْ تَوَلَّانِي وَ تَوَلَّى ذُرِّيَّتِي مِنَ النَّارِ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَدَقْتِ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي سَمَّيْتُكِ فَاطِمَةَ وَ فَطَمْتُ بِكِ مَنْ أَحَبَّكِ وَ تَوَلَّاكِ وَ أَحَبَّ ذُرِّيَّتَكِ وَ تَوَلَّاهُمْ مِنَ النَّارِ وَ وَعْدِيَ الْحَقُّ وَ أَنَا لَا أُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَ إِنَّمَا أَمَرْتُ بِعَبْدِي هَذَا إِلَى النَّارِ لِتَشْفَعِي فِيهِ فَأُشَفِّعَكِ وَ لِيَتَبَيَّنَ لِمَلَائِكَتِي وَ أَنْبِيَائِي وَ رُسُلِي وَ أَهْلِ الْمَوْقِفِ مَوْقِفُكِ مِنِّي وَ مَكَانَتُكِ عِنْدِي فَمَنْ قَرَأْتِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُؤْمِناً فَخُذِي بِيَدِهِ وَ أَدْخِلِيهِ الْجَنَّةَ ". (بحار الانوار، جلد ۴۳، ص ۱۴).

" محمد بن مسلم ثقفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: قیامت کے روز جنابِ سیدہؑ جہنم

کے دروازے کے قریب کھڑی ہو جائیں گی، اس دن ہر شخص کی پیشانی پر یا مومن لکھا ہو گا یا کافر لکھا ہو گا، اس وقت ایک محبِ آل محمدؐ کہ جو بہت بڑا گنہگار ہو گا کو جہنم میں جانے کا حکم سنا دیا جائے گا جب جنابِ فاطمہؑ اس کی پیشانی پر محبِ اہلبیتؑ لکھا ہوا دیکھیں گی تو بارگاہِ ربوبیت میں عرض کریں گی: اے میرے معبود و سردار! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا اور مجھ سے اور میری آلؑ سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے دور قرار دیا، (اے آقا) تیرا وعدہ برحق ہے اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا، اس وقت اللہ ارشاد فرمائے گا: اے فاطمہؑ تو نے سچ کہا، میں نے ہی تیرا نام فاطمہؑ رکھا اور تم سے اور تیری آلؑ سے محبت وولایت رکھنے والوں کو جہنم سے بری قرار دیا، میرا وعدہ بھی برحق ہے اور میں اپنے وعدے کی خلاف ورزی بھی نہیں کرتا، (اے فاطمہؑ) میں نے اپنے اس بندے کو جہنم میں جانے کا حکم اس لئے دیا تاکہ تو اس کی شفاعت میری بارگاہ میں کرے اور میں تیری شفاعت قبول کروں اور تاکہ میرے ملائکہ، انبیاءؑ، رسلؑ اور میرے نزدیک ہر صاحبِ مرتبہ یہ جان لے کہ تیرا مقام میرے نزدیک کتنا بلند ہے، (اے فاطمہؑ) تم نے جس کی پیشانی پہ محبِ اہل بیتؑ لکھا ہوا پڑھا ہے اس کو اپنے ساتھ جنت لے جاؤ"۔

۶۔ مقامِ فاطمہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام کے کلام میں

الف) فاطمہؑ سرداری کا محور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جنابِ فاطمہؑ کی ولادت کے احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں؟ جنابِ سیدہؑ اس دنیا میں آئیں تو یہ جملے ان کی لسان مبارک سے صادر ہوئے:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ أَبِي رَسُولُ اللهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنَّ بَعْلِي سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ، وَأَنَّ وَلَدِي سَادَةُ الْأَسْبَاطِ".

(روضۃ الواعظین، ص ۱۴۳).

"میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بے شک میرے والد اللہ کے رسول ہیں، جو تمام انبیاء کے سردار ہیں اور بے شک میرے شوہر تمام اوصیاء کے سردار ہیں اور بے شک میری اولاد تمام اسباط (نواسوں/برگزیدہ نسل) کے سردار ہیں"۔

ب) فاطمہؑ سیدۃ النساء

"عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ ع أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ص فِي فَاطِمَةَ أَنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَهِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا فَقَالَ ذَاكَ لِمَرْيَمَ كَانَتْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ". (معاني الاخبار، ص ۱۰۷).

"مفضل بن عمرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ مولاؑ! حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں اس فرمانِ رسولؐ "أَنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ" کے سلسلے میں بیان فرمائیں کہ کیا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں؟ امامؑ نے فرمایا: اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تو مریمؑ تھیں، جنابِ فاطمہؑ تو گزری ہوئی اور آنے والی تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں"۔

ج) فاطمہؑ حجابِ حیا

"وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع أَنَّهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَعْمَى عَلَى فَاطِمَةَ ع فَحَجَبَتْهُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ع لِمَ تَحْجُبِينَهُ وَ هُوَ لَا يَرَاكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ

اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَانِي فَإِنِّي أَرَاهُ وَهُوَ يَشَمُّ الرِّيحَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنِّي .(دعائم الاسلام، ج۲، ص۲۱۴).

"امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک نابینا شخص نے حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، جناب سیدہؑ نے پردہ فرمالیا، حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: فاطمہؑ! تم نے اس سے پردہ کیوں کیا، حالاں کہ وہ تمہیں دیکھ نہیں سکتا؟ سیدہ طاہرہؑ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا، لیکن میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں، پھر یہ بھی ہے کہ وہ خوشبو کو محسوس کر سکتا ہے، یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرے وجود کا ایک حصہ ہو"۔

۷۔ مقامِ فاطمہؑ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے کلام میں

الف) نام فاطمہؑ کی برکت

"عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْفَقْرُ بَيْتاً فِيهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ أَوْ أَحْمَدَ أَوْ عَلِيٍّ أَوِ الْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ أَوْ جَعْفَرٍ أَوْ طَالِبٍ أَوْ عَبْدِ اللهِ أَوْ فَاطِمَةَ مِنَ النِّسَاءِ". (الکافی، جلد۶، ص۱۹).

"حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اس گھر میں فقر داخل نہیں ہو سکتا جس میں کسی فرد کا نام محمد یا احمد یا علی یا حسن یا حسین یا جعفر یا طالب یا عبداللہ یا خاتون کا نام فاطمہ ہو"۔

ب) فاطمہؑ صدیقہ شہیدہ

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ: عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ، وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمِثْنَ".

"امامؑ زادہ علی بن جعفرؑ اپنے برادرِ گرامی حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: بے شک جناب فاطمہؑ صدیقہ اور شہیدہ ہیں، بے شک انبیاء کی بیٹیوں کو حیض نہیں آتا"۔ (الکافی، جلد۱، ص۴۵۸).

ج) فاطمہؑ ودیعۂ رسولؐ

"عَنْ عِيسَى الصَّرِيرِ عَنِ الْكَاظِمِ ع قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي فَمَا كَانَ بَعْدَ خُرُوجِ الْمَلَائِكَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ص قَالَ فَقَالَ ثُمَّ دَعَا عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ع وَ قَالَ لِمَنْ فِي بَيْتِهِ اخْرُجُوا عَنِّي وَ قَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ كُونِي عَلَى الْبَابِ فَلَا يَقْرَبُهُ أَحَدٌ فَفَلَعَتْ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ فَاطِمَةَ فَوَضَعَهَا عَلَى صَدْرِهِ طَوِيلًا وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ص الْكَلَامَ غَلَبَتْهُ عَبْرَتُهُ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَلَامِ فَبَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً شَدِيداً وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ع لِبُكَاءِ رَسُولِ اللهِ ص فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ قَطَعْتَ قَلْبِي وَ أَحْرَقْتَ كَبِدِي لِبُكَائِكَ يَا سَيِّدَ النَّبِيِّينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ يَا أَمِينَ رَبِّهِ وَ رَسُولَهُ وَ يَا حَبِيبَهُ وَ نَبِيَّهُ مَنْ لِوُلْدِي بَعْدَكَ وَ لِذُلٍّ يَنْزِلُ بِي بَعْدَكَ مَنْ لِعَلِيٍّ أَخِيكَ وَ نَاصِرِ الدِّينِ مَنْ لِوَحْيِ اللهِ وَ أَمْرِهِ ثُمَّ بَكَتْ وَ أَكَبَّتْ عَلَى وَجْهِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَ أَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ص إِلَيْهِمْ وَ يَدُهَا فِي يَدِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ عَلِيٍّ وَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ هَذِهِ وَدِيعَةُ اللهِ وَ وَدِيعَةُ رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ عِنْدَكَ فَاحْفَظِ اللهَ وَ احْفَظْنِي فِيهَا وَ إِنَّكَ لِفَاعِلُهُ يَا عَلِيُّ هَذِهِ وَ اللهِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ هَذِهِ وَ اللهِ مَرْيَمُ الْكُبْرَى أَمَا وَ اللهِ مَا بَلَغَتْ نَفْسِي هَذَا الْمَوْضِعَ حَتَّى سَأَلْتُ اللهَ لَهَا وَ لَكُمْ فَأَعْطَانِي مَا سَأَلْتُهُ يَا عَلِيُّ انْفُذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَاطِمَةُ فَقَدْ أَمَرْتُهَا بِأَشْيَاءَ أَمَرَهَا جَبْرَئِيلُ ع وَ اعْلَمْ يَا عَلِيُّ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيَتْ عَنْهُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ وَ كَذَلِكَ رَبِّي وَ مَلَائِكَتُهُ يَا عَلِيُّ وَيْلٌ لِمَنْ ظَلَمَهَا وَ وَيْلٌ لِمَنِ ابْتَزَّهَا حَقَّهَا وَ وَيْلٌ لِمَنْ

هَتَكَ حُرْمَتَهَا وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَحْرَقَ بَابَهَا وَ وَيْلٌ لِمَنْ آذَى خَلِيلَهَا وَ وَيْلٌ لِمَنْ شَاقَّهَا وَبَارَزَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ ثُمَّ سَمَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ ص وَ ضَمَّ فَاطِمَةَ إِلَيْهِ وَ عَلِيّاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ع وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَهُمْ وَلِمَنْ شَايَعَهُمْ سِلْمٌ وَزَعِيمٌ بِأَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَ عَدُوٌّ وَ حَرْبٌ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَ ظَلَمَهُمْ وَ تَقَدَّمَهُمْ أَوْ تَأَخَّرَ عَنْهُمْ وَ عَنْ شِيعَتِهِمْ زَعِيمٌ بِأَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ النَّارَ ثُمَّ وَ اللهِ يَا فَاطِمَةُ لَا أَرْضَى حَتَّى تَرْضَى ثُمَّ لَا وَ اللهِ لَا أَرْضَى حَتَّى تَرْضَى ثُمَّ لَا وَ اللهِ لَا أَرْضَى حَتَّى تَرْضَى ".(بحار الانوار: ج۲۲،۴۸۵).

"عیسیٰ بن ضریر" روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: فرشتوں کے رسولِ خداؐ کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد کیا ہوا؟ امامؑ نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو اپنے پاس بلایا اور گھر میں موجود لوگوں سے فرمایا: تم سب میرے پاس سے باہر چلے جاؤ، پھر حضرت اُمِّ سلمہؓ سے فرمایا: تم دروازے پر رہنا اور کسی کو میرے پاس آنے نہ دینا، چنانچہ وہ دروازے پر کھڑی ہوگئیں، اس کے بعد رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب آؤ، حضرت علیؑ قریب آگئے، آپؐ نے حضرت فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑ کر دیر تک اپنے سینۂ مبارک پر رکھا، پھر دوسرے ہاتھ سے حضرت علیؑ کا ہاتھ تھام لیا، جب رسولِ خداؐ نے گفتگو کرنا چاہی تو شدتِ رقت سے آپؐ پر گریہ غالب آگیا اور آپؐ کلام نہ کرسکے، یہ منظر دیکھ کر حضرت فاطمہؑ زار و قطار رونے لگیں، اور حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ بھی رسولِ خداؐ کے گریہ کی وجہ سے اشک بار ہوگئے، اس موقع پر حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے گریہ نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے اور میرے جگر کو جلا دیا ہے، اے اولین و آخرین کے تمام انبیاءؑ کے

سردار! اے اپنے پروردگار کے امین اور اس کے رسولؐ! اے اللہ کے حبیب اور اس کے نبیؐ! آپ کے بعد میری اولاد کا سہارا کون ہوگا؟ میرے بعد آنے والی ذلت و مصیبتوں میں میرا مددگار کون ہوگا؟ آپ کے بھائی، دین کے مددگار اور وحیِ الٰہی کے امین علیؑ کا سہارا کون ہوگا؟ یہ کہہ کر حضرت فاطمہؑ پھر شدت سے گریہ کرنے لگیں، رسولِ خداؐ کے رخِ انور پر جھک گئیں اور بوسہ دینے لگیں، حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ بھی آگے بڑھے اور رسولِ خداؐ سے لپٹ گئے، اس کے بعد رسولِ خداؐ نے اپنا سرِ مبارک بلند فرمایا، جب کہ حضرت فاطمہؑ کا ہاتھ ابھی آپؐ کے دستِ مبارک میں تھا، آپؐ نے ان کا ہاتھ حضرت علیؑ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! یہ فاطمہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اور اس کے رسول محمدؐ کی امانت بھی تمہارے سپرد ہے، پس اللہ کے حق کی حفاظت کرنا اور میری اس امانت کی بھی حفاظت کرنا، مجھے یقین ہے کہ تم اس ذمہ داری کو بخوبی نبھاؤ گے، پھر رسولِ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! خدا کی قسم، یہ فاطمہؑ اولین و آخرین کی تمام اہلِ جنت عورتوں کی سردار ہے، خدا کی قسم، یہی مریمِ کبریٰ ہے، خدا کی قسم، میری جان اس مقام تک نہیں پہنچی تھی کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اور تم سب کے حق میں دعا کی اور اللہ نے مجھے وہ سب عطا فرما دیا جو میں نے اس سے مانگا تھا، اے علیؑ! فاطمہؑ تمہیں جس بات کو کہیں اسے پورا کرنا، کیونکہ میں نے اسے بعض ایسے امور کا حکم دیا ہے جن کا حکم حضرت جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے تھے اور اے علیؑ! جان لو کہ میں اس شخص سے راضی ہوں جس سے میری بیٹی فاطمہ راضی ہو اور اسی طرح میرا پروردگار اور اس کے فرشتے بھی اس سے راضی ہیں، اے علیؑ! ہلاکت اور افسوس ہے اس شخص کے لئے جس نے فاطمہؑ پر ظلم کیا، ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس کا حق چھینا، ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس کی حرمت کو پامال کیا، ہلاکت

ہے اس کے لئے جس نے اس کے گھر کے دروازے کو آگ لگائی، ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس کے محبوب و رفیق (علیؑ) کو اذیت پہنچائی اور ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے اس سے دشمنی کی اور اس کے مقابلے میں کھڑا ہوا، بارِ الٰہا! میں ان لوگوں سے بیزار ہوں، اور وہ مجھ سے بیزار ہیں، پھر رسولِ خداؐ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کا نام لے کر انہیں اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا اور فرمایا: بارِ الٰہا! میں ان کا اور ان کے پیروکاروں کا دوست، حامی اور ذمہ دار ہوں اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ سب جنت میں داخل ہوں گے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھے، ان سے جنگ کرے، ان پر ظلم کرے، ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کرے یا ان سے پیچھے رہ جائے، اس کا میں دشمن ہوں، نیز ان کے شیعوں کے بارے میں بھی میں ضمانت دیتا ہوں کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، جب کہ ان کے دشمنوں اور ظلم کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا، پھر رسولِ خداؐ نے حضرت فاطمہؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فاطمہؑ! خدا کی قسم، میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ، خدا کی قسم، میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ۔ خدا کی قسم، میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ"۔

۸۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی رضا علیہ السلام کے کلام میں

الف) نورِ فاطمہؑ ہلالِ رمضان پر غالب

"فَضَائِلُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لِلصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْكُوفِيِّ عَنِ اَلْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْخَزَّازِ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: كَانَتْ

فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ يَغْلِبُ نُورُهَا اَلْهِلَالَ وَ يَخْفَى فَإِذَا غَابَتْ عَنْهُ ظَهَرَ ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۵۶).

"امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے جب ہلالِ ماہ رمضان طلوع ہوتا اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سامنے آتی تو آپ کے چہرے اقدس کا نور ہلال پر غالب آجاتا اور وہ غائب ہو جاتا اور جب شہزادی سامنے سے ہٹ جاتیں تو ہلال نظر آنے لگتا"۔

ب) فیصلہ فاطمہؑ کے حق میں

"عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ ع يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهَا ثِيَابٌ مَصْبُوغَةٌ بِالدِّمَاءِ تَتَعَلَّقُ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ تَقُولُ يَا عَدْلُ احْكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ قَاتِلِ وُلْدِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ رَسُولُ اللهِ ص وَ يَحْكُمُ اللهُ لِابْنَتِي وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ". (عیون اخبار الرضاؑ، جلد۲، باب۳۰، ص۹)

"حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے نانا رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہؑ جب میدانِ محشر میں آئیں گی تو ان کے پاس ایک خون سے بھرا ہوا لباس ہوگا، فاطمہؑ عرش کے ستونوں میں سے ایک ستون کا سہارا لیں گی اور اپنے ربّ کے حضور عرض کریں گی: اے بہترین فیصلہ کرنے والے! میرے اور میرے بیٹے کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ربِّ کعبہ کی قسم اس وقت اللہ میری بیٹی فاطمہؑ کے حق میں فیصلہ فرمائے گا"۔

۹۔ مقامِ فاطمہؑ امام محمد تقی علیہ السلام کے کلام میں

الف) مجھے مصیبتِ فاطمہؑ یاد آگئی

"عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ الرِّضَا إِذْ جِيءَ بِأَبِي جَعْفَرٍ ع وَ سِنُّهُ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعِ سِنِينَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَأَطَالَ الْفِكْرَ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا ع بِنَفْسِي فَلِمَ طَالَ فِكْرُكَ فَقَالَ فِيمَا صُنِعَ بِأُمِّي فَاطِمَةَ". (بحار الانوار، ج۵۰، ص۵۹).

"زکریا بن آدمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو لایا گیا، اس وقت آپؑ کی عمر چار سال سے بھی کم تھی، آپؑ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر رکھا، پھر سرِ اقدس آسمان کی طرف اٹھایا اور دیر تک گہری فکر میں محو رہے، امام علی رضا علیہ السلام نے محبت سے فرمایا: میری جان آپؑ پر فدا ہو، آپؑ اتنی دیر کس بات پر غور فرما رہے ہیں؟ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: میں ان مصائب کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو میری ماں فاطمہ زہراؑ پر ڈھائے گئے"۔

ب) خانۂ فاطمہؑ میں ادائے نماز

"المناقب لابن شهر آشوب الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: كُنْتُ مُجَاوِراً بِالْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ إِلَى الصَّخْرَةِ وَ يَمُرُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ص وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ وَ يَخْلَعُ نَعْلَهُ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي".

(بحار الانوار، ج۵۰، ص۵۹ تا ۶۰).

"ابنِ شہر آشوب کی کتاب المناقب میں مذکور ہے: حسین بن محمد اشعری کہتے ہیں کہ مجھے ہمارے اصحاب میں سے ایک بزرگ، جن کا نام عبداللہ بن رزین تھا، نے روایت بیان کی، وہ کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں مدینۃ الرسولؐ کا مجاور تھا، میں دیکھتا کہ حضرت محمد تقی علیہ السلام ہر روز زوال کے وقت مسجد میں تشریف لاتے، وہاں ایک چٹان کے قریب اترتے، پھر رسولِ خداؐ کے روضۂ اقدس میں حاضری دیتے اور آپؐ کی خدمت میں سلام پیش کرتے، اس کے بعد حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لاتے اور [ادب سے] اپنی نعلین مبارک اتارتے اور وہاں کھڑے ہوکر نماز ادا فرماتے تھے"۔

۱۰۔ مقامِ فاطمہؑ امام علی نقی علیہ السلام کے کلام میں

"عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِنَّمَا سَمَّيْتُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مَنْ أَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ". (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵).

"حضرت ابوالحسنِ ثالثؑ یعنی امام علی نقی علیہ السلام اپنے آبائے طاہرینؑ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے انہیں اور ان سے محبت رکھنے والوں کو آتشِ جہنم سے محفوظ و جدا کر دیا ہے"۔

۱۱۔ مقامِ فاطمہؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے کلام میں

"أَبُو هَاشِمٍ الْعَسْكَرِيُّ: سَأَلْتُ صَاحِبَ الْعَسْكَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ كَانَ وَجْهُهَا يَزْهَرُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ وَ عِنْدَ

الزَّوَالَ كَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ وَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ".
(بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۶).

"ابوہاشم عسکری کہتے ہیں: میں نے حضرت امامِ عسکری علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو "زہراء" کیوں کہا گیا؟ امامؑ نے فرمایا: اس لئے کہ ان کا چہرہ امیر المؤمنین علیہ السلام پر دن کے آغاز میں سورج کی طرح چمکتا تھا، دوپہر کے وقت روشن چاند کی مانند نور افشاں ہوتا تھا اور سورج کے غروب کے وقت کوکب درّی یعنی درخشاں ستارے کی طرح دمکتا تھا"۔

۱۲۔ مقامِ فاطمہؑ امام مہدی علیہ السلام کے کلام میں

"عَنِ الْحُجَّةِ عَجَّلَ اللهُ تَعَالَى فَرَجَهُ الشَّرِيفَ: وَلِي فِي ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ". (عوالم العلوم، ج۱۱، ص۸)

"حضرت حجتِ خدا، امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے ارشاد فرمایا: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دخترِ گرامی حضرت فاطمہ زہراؑء کی ذاتِ اقدس میں میرے لئے بہترین نمونۂ عمل موجود ہے"۔

◆ آٹھواں باب

◆ **مقام حضرت فاطمہ زہراؑ بیانِ صحابہؓ میں:**

- حضرت ابن عباسؓ کا بیان.
- حضرت سلمان فارسیؓ کا بیان.
- حضرت ابوذرؓ کا بیان.
- حضرت ابوہریرہ کا بیان.
- عبداللہ ابن عمر کا بیان.

مقام حضرت فاطمہ زہراؑ بیانِ صحابہؓ میں

۱۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِساً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ص ذَاتَ يَوْمٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ع إِذْ هَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ وَ بِيَدِهِ تُفَّاحَةٌ فَحَيَّا بِهَا النَّبِيَّ ص وَ حَيَّا بِهَا النَّبِيُّ عَلِيّاً فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيٌّ ع وَ رَدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ ص فَتَحَيَّا بِهَا النَّبِيُّ وَ حَيَّا بِهَا الْحَسَنَ ع فَقَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ ص فَتَحَيَّا بِهَا النَّبِيُّ وَ حَيَّا بِهَا الْحُسَيْنَ فَتَحَيَّا بِهَا الْحُسَيْنُ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ ص فَتَحَيَّا بِهَا النَّبِيُّ ص وَ حَيَّا بِهَا فَاطِمَةَ فَقَبَّلَتْهَا وَ رَدَّتْهَا إِلَى النَّبِيِّ ص وَ تَحَيَّا بِهَا النَّبِيُّ ص ثَانِيَةً وَ حَيَّا بِهَا عَلِيّاً ع فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيٌّ ع ثَانِيَةً فَلَمَّا هَمَّ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ ص سَقَطَتِ التُّفَّاحَةُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ فَانْفَلَقَتْ بِنِصْفَيْنِ فَسَطَعَ مِنْهَا نُورٌ حَتَّى بَلَغَ سَمَاءَ الدُّنْيَا وَ إِذَا عَلَيْهِ سَطْرَانِ مَكْتُوبَانِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * هَذِهِ تَحِيَّةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ رَسُولِ اللهِ ص وَ أَمَانٌ لِمُحِبِّيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ".

"حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسولِ خداؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا، آپ کے سامنے حضرت علی بن ابی طالبؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ بھی موجود تھے، اتنے میں حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سیب تھا، جبرئیلؑ نے

وہ سیب رسولِ اکرمؐ کو پیش کرتے ہوئے سلام کیا، آنحضرتؐ نے اسے حضرت علیؑ کی طرف بڑھایا، حضرت علیؑ نے بھی اس سیب کو بطورِ تحفۂ سلام قبول کیا اور پھر رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں واپس کر دیا، رسولِ خداؐ نے دوبارہ اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور حضرت امام حسنؑ کی طرف پیش کیا، امام حسنؑ نے اسے بوسہ دیا اور پھر رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں واپس کر دیا، اس کے بعد حضورؐ نے اسے دوبارہ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور حضرت امام حسینؑ کو پیش کیا، امام حسینؑ نے بھی اسے بوسہ دے کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں واپس کر دیا، پھر رسول اکرمؐ نے اس سیب کو حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں پیش کیا، حضرت فاطمہؑ نے اسے بوسہ دیا اور رسول اکرمؐ کی خدمت میں واپس کر دیا، رسولِ اکرمؐ نے دوسری مرتبہ اسے حضرت علیؑ کی طرف بڑھایا، حضرت علیؑ نے بھی اسے قبول کیا اور جب اسے رسولِ خداؐ کی خدمت میں واپس کرنے کا ارادہ کیا تو وہ سیب ان کی انگلیوں کے سروں سے گر پڑا اور دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا، اچانک اس سیب سے ایسا نور پھوٹا جو آسمانِ دنیا تک جا پہنچا، اس پر دو سطریں تحریر تھیں: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: یہ اللہ عزّوجلّ کی جانب سے محمدِ مصطفیٰؐ، علیِ مرتضیٰؑ، فاطمۂ زہراؑ اور رسولِ خداؐ کے دونوں نواسوں، حسنؑ و حسینؑ، کے لئے تحیت ہے اور ان کے محبّین کے لئے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے امان نامہ ہے"۔

۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ کا بیان

"مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلْمَانَ إِلَى فَاطِمَةَ قَالَ فَوَقَفْتُ بِالْبَابِ وَقْفَةً حَتَّى سَلَّمْتُ فَسَمِعْتُ فَاطِمَةَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ جَوَّا وَ الرَّحَى تَدُورُ مِنْ بَرَّا وَ مَا عِنْدَهَا أَنِيسٌ وَ قَالَ فِي آخِرِ الْخَبَرِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ يَا سَلْمَانُ إِنَّ ابْنَتِي فَاطِمَةَ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهَا وَ جَوَارِحَهَا إِيمَاناً إِلَى مُشَاشِهَا تَفَرَّغَتْ لِطَاعَةِ اللهِ فَبَعَثَ اللهُ مَلَكاً اِسْمُهُ زُوقَابِيلُ وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ جَبْرَئِيلُ فَأَدَارَ لَهَا الرَّحَى وَ كَفَاهَا اللهُ مَئُونَةَ الدُّنْيَا مَعَ مَئُونَةِ الْآخِرَةِ". (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۶).

"امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سلمانؓ کو حضرت فاطمہؑ کے گھر بھیجا، سلمانؓ کہتے ہیں: میں دروازہ پر آکر رکا اور سلام کیا، تو میں نے اندر سے فاطمہؑ کی آواز سنی جو قرآن پڑھ رہی تھیں اور باہر سے چکّی چلنے کی آواز آرہی تھی، حالانکہ ان کے پاس کوئی بھی موجود نہ تھا، روایت کے آخر میں ہے کہ جب میں نے نبیؐ سے یہ ماجرا بیان کیا تو حضورؐ مسکرائے اور فرمایا: اے سلمانؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کا دل اور اس کے تمام اعضا اللہ نے ایمان سے لبریز کر دیے ہیں، وہ پوری طرح عبادتِ خدا کے لئے فارغ ہوگئی ہے، پس اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا جس کا نام "زوقابیل" ہے اور دوسری روایت میں "جبرئیل" کہا گیا ہے، اس نے اس کے لئے چکّی چلائی اور اللہ نے فاطمہؑ کو دنیا کی مشقت سے بھی اور آخرت کی مشقت سے بھی کفایت فرمائی"۔

یہ کوئی عام منظر نہیں کہ ایک طرف حضرت فاطمہ زہراؑء تلاوتِ قرآن میں محو ہوں اور دوسری طرف چکی از خود گردش کر رہی ہو! سلمانؓ کی حیرت بجا تھی، مگر رسولِ اکرمؐ کی مسکراہٹ نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ جب کوئی بندہ اپنے دل، اپنی روح اور اپنے تمام وجود کو اللہ کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی خدمت کے لئے فرشتوں کو مامور کر دیتا ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جَو کے دانوں سے ریاضت کی صدا آتی ہے — صاف قرآن کی آیت کی صدا آتی ہے
ہاں وہ معصومہؑ کونین کا گھر ہے جس میں — چکّی چلتی ہے تلاوت کی صدا آتی ہے

۳۔ حضرت ابوذرؓ کا بیان

"قَالَ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ص فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ايتِنِي بِابْنَتِي فَاطِمَةَ قَالَ فَقُمْتُ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهَا وَ قُلْتُ يَا سَيِّدَةَ النِّسْوَانِ أَجِيبِي أَبَاكِ قَالَ فلبت [فَلَبِسَتْ] منحلها [جِلْبَابَهَا] وَ أَبْرَزَتْ [اتَّزَرَتْ] وَ خَرَجَتْ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ص فَلَمَّا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ ص انْكَبَّتْ عَلَيْهِ وَ بَكَتْ وَ بَكَى رَسُولُ اللهِ ص لِبُكَائِهَا وَ ضَمَّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فَاطِمَةُ لَا تَبْكِينَّ فِدَاكِ أَبُوكِ فَأَنْتِ أَوَّلُ مَنْ تَلْحَقِينَ بِي مَظْلُومَةً مَغْصُوبَةً وَ سَوْفَ يَظْهَرُ بَعْدِي حَسِيكَةُ النِّفَاقِ وَ سَمَلَ جِلْبَابُ الدِّينِ وَ أَنْتِ أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَتْ يَا أَبَهْ أَيْنَ أَلْقَاكَ قَالَ تَلْقَيْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ وَ أَنَا أَسْقِي شِيعَتَكِ وَ مُحِبِّيكِ وَ أَطْرُدُ أَعْدَاءَكِ وَ مُبْغِضِيكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْحَوْضِ قَالَ تَلْقَيْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَتْ يَا أَبَهْ وَ إِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ تَلْقَيْنِي عِنْدَ الصِّرَاطِ وَ أَنَا أَقُولُ سَلِّمْ سَلِّمْ شِيعَةَ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَنَ قَلْبُهَا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ص فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي أَلَا إِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ بَعْلُهَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ ابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ إِنَّهُمْ إِمَامَانِ إِنْ قَامَا أَوْ قَعَدَا".

(کفایۃ الاثر، ص ۳۷، تا ۳۸)۔

حضرت ابوذر غفاریؒ بیان کرتے ہیں: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس علالت کے زمانے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا، آپ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کو میرے پاس لے آؤ، حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: میں اٹھا اور حضرت فاطمہؑ کے درِ دولت پر آیا اور عرض کیا: اے تمام خواتین کی سردار! اپنے پدرِ بزرگوار کی خدمت میں حاضر

ہو جائیے، حضرت فاطمہؑ نے اپنی چادر اوڑھی، خود کو اس میں لپیٹ کر حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، جب آپؐ کی نظرِ مبارک رسولِ اکرمؐ پر پڑی تو بے اختیار اپنے پدرِ گرامی پر جھک گئیں اور زار زار رونے لگیں، حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی دخترِ گرامی کے گریہ سے آبدیدہ ہو گئے، پھر آپؐ نے حضرت فاطمہؑ کو اپنے دامنِ شفقت میں سمیٹ لیا اور فرمایا: اے فاطمہؑ! گریہ نہ کرو، تم پر تمہارا باپ قربان! تم ہی سب سے پہلے مجھ سے آملوگی، اس حال میں کہ تم پر ظلم روا رکھا جائے گا اور تمہارا حق غصب کیا جائے گا اور میرے بعد نفاق کی پوشیدہ گرہیں آشکار ہو جائیں گی اور دین کی چادر بوسیدہ و فرسودہ ہو جائے گی اور تم ہی سب سے پہلے حوضِ کوثر پر میرے پاس وارد ہو گی، حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: اے میرے بابا! میں آپ کو کہاں پاؤں گی؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے حوضِ کوثر کے کنارے پاؤ گی، وہاں میں تمہارے شیعوں اور تمہارے محبّوں کو اپنے دستِ مبارک سے سیراب کر رہا ہوں گا اور تمہارے دشمنوں اور تم سے بغض رکھنے والوں کو وہاں سے دور ہٹا رہا ہوں گا، حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ اگر میں آپ کو حوضِ کوثر پر نہ پا سکوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: تم مجھے میزان کے پاس پاؤ گی، حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: اے میرے بابا! اگر وہاں بھی آپ کی زیارت نہ ہو سکی تو؟ رسولِ خداؐ نے فرمایا: تم مجھے صراط کے پاس پاؤ گی، وہاں میں پکار رہا ہوں گا: سَلِّمْ، سَلِّمْ، شِیعَةَ عَلِیٍّ! اے علیؑ کے شیعو! سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ، سلامتی کے ساتھ گزر جاؤ، حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: پس حضرت فاطمہؑ کا دل مطمئن ہو گیا، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری جانب رخِ انور فرمایا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذرؓ! بے شک فاطمہؑ میرے وجود کا ایک حصہ ہے، پس جس نے اسے اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی، آگاہ رہو! وہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہے، اور اس کا شوہر

تمام اوصیاء کا سردار ہے اور اس کے دونوں فرزند، حسنؑ اور حسینؑ، اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بے شک یہ دونوں امام ہیں، خواہ قیام کریں یا سکون اختیار کریں"۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ص إِلَى عَلِيٍّ ع وَفَاطِمَةَ ع وَالْحَسَنِ ع وَالْحُسَيْنِ ع، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ".

(المسند، احمد بن حنبل ۲/۴۴۲، /المستدرک، حاکم ۳/۱۶۱، ح ۴۷۱۳).

"ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کی جانب نظرِ محبت سے دیکھا، پھر فرمایا: میں اس شخص سے برسرِ پیکار ہوں جو تم سے برسرِ پیکار ہو اور میں اس شخص سے صلح و موافقت رکھتا ہوں جو تم سے صلح و موافقت رکھے"۔

۵۔ عبداللہ ابن عمر کا بیان

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ص كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ ع فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ص: فِدَاكِ أَبِي وَأُمِّي". (مستدرک حاکم، ۳/۱۶۹).

"عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں اور یہ کہ حضور نبی اکرمؐ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: فاطمہؑ! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں"۔

غور تو کیجئے حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس پر کہ حضور اکرمؐ کس قدر عزت و مقام و مرتبہ عطا فرما رہے ہیں کہ ارشاد فرمایا: فاطمہؑ تم پر مجھ محمدؐ کے ماں باپ قربان، یعنی ساری امت کے ماں باپ محمدؐ پہ قربان اور محمدؐ کے ماں باپ فاطمہؑ پہ قربان۔

۶۔ انس بن مالک کا بیان

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللهِ (ص) مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ سلام الله عليهما". (مسند احمد بن حنبل، ۳/۱۶۴).

"انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت امام حسن بن علیؑ اور حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا"۔

◆ نواں باب

◆ مقام حضرت فاطمہ زہراؑ بیانِ امہاتؓ وصحابیاتؓ میں

- حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا بیان.
- حضرت اُمّ سلمہؓ کا بیان.
- حضرت اُمّ سلمہؓ کا بیان.
- حضرت میمونہؓ کا بیان.
- حضرت عائشہ کا بیان.
- حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا بیان.
- مادرِ انس بن مالکؓ کا بیان.
- عمرہ بنت افعی کا بیان.

مقام حضرت فاطمہ زہراؑء بیانِ امہاتؓ وصحابیاتؓ میں

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کا بیان

ملیکۃ العرب، اول المسلمہ، طیبہ و طاہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اپنی لختِ جگر شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہراؑء کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں:

"جب میری بیٹی فاطمہؑ کا نورِ مقدس میرے بطن میں تھا تو میں ہر روز جنت کی خوشبو سونگھا کرتی تھی اور یہ خوشبوئے فردوس بریں مجھے پورے نو ماہ تک آتی رہی، پھر وہ جنت کی کلی فاطمہ زہراؑء میری آغوش میں آگئی"۔

(البتول: ص ۳۷، مولف علامہ صائم چشتی، بحوالہ نزہۃ المجالس: ج ۲، ص ۲۲۵)۔

۲۔ حضرت امّ سلمہؓ کا بیان

طبری نے اپنی تفسیر میں یوں نقل کیا ہے: عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، فَجَعَلْتُ لَهُمْ خَزِيرَةً فَأَكَلُوا وَ نَامُوا، وَ غَطَّى عَلَيْهِمْ عَبَاءَةً أَوْ قَطِيفَةً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. (طبری، تفسیر طبری: ج ۲۲، ص ۶)۔

"شہر بن حوشب نے حضرت امّ سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خداؐ میرے پاس تھے اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ [بھی وہاں تھے] پس میں نے ان کے سامنے "خزیرہ"[1] رکھا، انھوں نے کھایا اور سو گئے اور حضورؐ نے انھیں

---

[1]۔ خزیرہ: ایک عربی کھانا جس میں گوشت کے ٹکڑے دیگ میں ڈال کر پکاتے ہیں جب پانی تھوڑا رہ جاتا ہے تو آٹا ملا کر اتار لیتے ہیں۔

چادر اڑھائی اور فرمایا: یااللہ! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، ان سے ہر رجس کو دور رکھنا اور انھیں ایسا پاک رکھنا جیسا پاک رکھنے کا حق ہے"۔

۳۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کا ایک اور بیان

"وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رض) قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَشْبَهَ النَّاسِ وَجْهاً وَ شِبْهاً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ". (کشف الغمہ، ج۱، ص۴۷۱،/بحار الانوار، ج۴۳، ص۵۵).

"اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ دخترِ رسولؐ حضرت فاطمہ زہراؑ شکل و صورت کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ سے مشابہ تھیں"۔

۴۔ حضرت میمونہؓ کا بیان

"مَا رَوَاهُ الْخَاصُّ وَ الْعَامُّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ ع نَائِمَةً وَ الرَّحَى مُدَوَّرَةٌ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ ص بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَلِمَ ضَعْفَ أَمَتِهِ فَأَوْحَى إِلَى الرَّحَى أَنْ تَدُورَ فَدَارَتْ".

"حضرت میمونہؓ سے خاص و عام دونوں نے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؑ کو دیکھا کہ وہ محوِ خواب تھیں، جب کہ چکی خود بخود گردش کر رہی تھی، میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس واقعے کا ذکر کیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنی اس بندی کی کمزوری سے آگاہ تھا، چنانچہ اس نے چکی کو وحی فرمائی کہ گردش کرتی رہے، پس وہ خود بخود گردش کرنے لگی"۔

۵۔ حضرت عائشہ کا بیان

''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَداً أَشْبَهَ كَلاَماً وَ حَدِيثاً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا وَ قَبَّلَ يَدَيْهَا وَ أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَرَحَّبَتْ بِهِ وَ قَبَّلَتْ يَدَيْهِ''. (امالی شیخ طوسیؒ، ج۱، ص۴۰۰).

''حضرت عائشہ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے لوگوں میں کسی کو بھی گفتگو اور اندازِ بیان میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ نہیں پایا جتنا حضرت فاطمہ زہراؑ تھیں، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں تو آپؐ ان کا استقبال کرتے، ان کے دونوں ہاتھ چومتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آتے تو وہ اٹھ کر استقبال کرتیں، ان کے دونوں ہاتھ چومتیں اور انہیں اپنی جگہ بٹھاتیں''۔

نیز ایک دوسری روایت میں بیان کیا:

''مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَ دَلاًّ وَ هَدْياً بِرَسُوْلِ اللهِ (ص) فِي قِيَامِهَا وَ قُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ (ص)''.

(سنن ترمذی، کتاب: المناقب، باب۵/۷۰۰، حدیث ۳۸۷۲)

''میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپؐ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا''۔

۶۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کا بیان

"عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قَدْ كُنْتُ شَهِدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ وَلَدَتْ بَعْضَ وُلْدِهَا فَلَمْ نَرَ لَهَا دَماً".

"میں حضرت فاطمہؑ کے ہاں ان کی بعض اولاد کی ولادت کے وقت موجود تھی، لیکن ہم نے ان کے یہاں وہ خون نہیں دیکھا جو ولادت کے موقع عورتوں کو آتا ہے"۔

۷۔ مادرِ انس بن مالکؓ کا بیان

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّي: صِفِي لِي فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلَامُ). فَقَالَتْ: كَانَتْ أَشْبَهَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، بَيْضَاءَ مُشْرَبَةً حُمْرَةً، لَهَا شَعْرٌ أَسْوَدُ يَتَغَفَّرُ لَهَا، كَأَنَّهَا الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ كَأَنَّهَا شَمْسٌ قُرِنَتْ غَمَامًا". (دلائل الامامہ، ص ۱۵۰).

"انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا: اے مادرِ گرامی! آپ میرے لئے حضرت فاطمہؑ کے اوصاف بیان فرمائیے، انھوں نے کہا: حضرت فاطمہؑ سب سے زیادہ رسولِ خدا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھیں، رنگت نہایت سفید و شفاف اور سرخی مائل تھی، ان کے گیسو سیاہ، گھنے اور لہراتے ہوئے تھے، ان کا چہرۂ انور ایسا تاباں و درخشاں تھا گویا شبِ بدر کا ماہِ کامل، اور ان کا جمال ایسا روشن و فروزاں تھا جیسے بادلوں میں گھرا ہوا آفتاب"۔

۸۔ عمرہ بنت افعی کا بیان

عَمْرَةَ بِنْتِ أَفْعَى قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَيْتِي ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ... ﴾ وَ فِي

الْبَيْتِ سَبْعَةٌ: جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ: قَالَتْ: وَ أَنَا عَلَى بَابِ الْبَيْتِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ إِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ. وَ مَا قَالَ: إِنَّكِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ". (سیوطی، تفسیر دُرّ منثور: ج۶، ص۶۰۴).

"عمرہ بنت افعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے سنا کہ وہ فرمارہی تھیں: یہ آیت ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ...﴾ میرے گھر میں نازل ہوئی، اس وقت گھر میں سات افراد تھے، جبرئیلؑ، میکائیلؑ، رسول اللہؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ، وہ کہتی ہیں: اور میں دروازے پر تھی، پس میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! کیا میں اہل بیتؑ سے نہیں ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم خیر پر ہو، تم ازواج نبیؐ میں شامل ہو، یہ نہیں فرمایا: تم اہل بیتؑ میں شامل ہو"۔

◆ دسواں باب

◆ حضرت فاطمہؑ کا پاکیزہ گھرانہ:

- پہلی حدیث: فاطمہؑ کا گھر انبیاءؑ کے گھروں سے افضل.
- دوسری حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ اعضائے رسولؐ.
- تیسری حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ شجرۂ نبوت کی شاخ و ثمر.
- چوتھی حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ میزانِ علم وہدایت.
- پانچویں حدیث: ذریّتِ فاطمہؑ عذاب سے محفوظ.
- چھٹی حدیث: ذرّیتِ فاطمہؑ پر دوزخ حرام.
- ساتویں حدیث: فاطمہؑ اور ان کی ذرّیتِ پاک پناہِ خدا میں.
- آٹھویں حدیث: فرزندانِ فاطمہؑ فرزندانِ رسولؐ.
- نویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ روزِ قیامت باہم اکٹھا.
- دسویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ روزِ قیامت ایک ہی مقام پر.
- گیارہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ سب سے پہلے داخل جنت.
- بارہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ محبوبانِ خدا.
- تیرہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ کی سرداری.
- چودہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ کے نام دروازۂ جنت پر.
- پندرہویں حدیث: فاطمہؑ اور ان کے بیٹے خیر العمل ہیں.
- سولہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ خیرِ اُمت.
- سترہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ ریسمانِ نجات.
- اٹھارہویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ سید و سردار.
- انیسویں حدیث: اہل بیتِ فاطمہؑ کو دیکھ نبیؐ کا گریہ.
- بیسویں حدیث: گریۂ رسولؐ

حضرت فاطمہ زہراؑء کا پاکیزہ گھرانہ

تمہیدی کلمات

کائنات کے افق پر کچھ نام ایسے طلوع ہوئے جن کے ذکر سے الفاظ پاکیزگی ملتی ہے، جن کی سیرت سے دلوں میں عقیدت کا نور جگمگاتا ہے اور جن کی زندگی تاریخ کے اوراق کے ساتھ اہلِ ایمان کے دلوں پر نقشِ حجر بن جاتی ہے، انہی مقدس ناموں میں ایک نام حضرت فاطمہ زہراؑء کا ہے، وہ فاطمہؑ جن کی ذاتِ اقدس رسالت کے آنگن کا پھول، ولایت کے گلشن کی بہار اور طہارت و عصمت کی روشن علامت ہے، فاطمہؑ جن کے بارے میں قلم اٹھے تو الفاظ ادب سے جھک جائیں، زبان کھلے تو عقیدت کا رنگ اختیار کر لے اور دل سوچے تو عظمت کے سمندر میں ڈوب جائے، آپ ایک ایسے ملکوتی خانوادے سے وابستہ ہیں جس کے ہر رکن کی پیشانی پر فضیلت کا نور متجلی ہے، ایک ایسا گھرانہ جس کے در و دیوار پر نبوت کی خوشبو، جس کی فضا میں ولایت کی روشنی، جس کی آغوش میں امامت کی پرورش اور جس کی گود میں قربانی و وفا کی تاریخ پروان چڑھتی ہے، ذیل میں ہم اسی نورانی و ملکوتی شجرۂ طیبہ کا تذکرہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں کرتے ہیں تاکہ دل کائنات کی ان عظیم ہستیوں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوں اور جن کی محبت ایمان کا جزو اور عداوت نفاق کہلاتی ہے:

پہلی حدیث: انبیاءؑ کے گھروں سے افضل

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ص هَذِهِ الْآيَةَ: فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ إِلَى [قَوْلِهِ] وَ الْأَبْصارُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ بُيُوتٍ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: بُيُوتُ الْأَنْبِيَاءِ. فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْبَيْتُ مِنْهَا لِبَيْتِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ قَالَ: نَعَمْ مِنْ أَفْضَلِهَا". (شواہد التنزیل، ج۱، ص:۵۳۴).

"انس بن مالکؓ اور بریدہؓ سے روایت ہے، دونوں نے کہا: رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ﴾ یعنی ان گھروں میں جن کے بلند کئے جانے [تعظیم] کی اللہ نے اجازت دی ہے، یہاں تک کہ آپ ﴿وَالْأَبْصَارُ﴾ تک پہنچے، تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! یہ کون سے گھر ہیں [جن کی تعظیم کا اللہ نے اذن دیا ہے]؟ آپ نے فرمایا: ان سے مراد انبیاءؑ کے گھر ہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر نے کھڑے ہو کر حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا یہ گھر بھی ان گھروں میں شامل ہے؟ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں، بلکہ یہ گھر ان گھروں سے بھی افضل ہے"۔

دوسری حدیث: نبیؐ کا گھرانہ

"كِتَابُ الطُّرَفِ لِلسَّيِّدِ عَلِيِّ بْنِ طَاوُسٍ نَقْلًا مِنْ كِتَابِ الْوَصِيَّةِ لِلشَّيْخِ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ الضَّرِيرِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ ص الْوَفَاةُ دَعَا الْأَنْصَارَ وَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَدْ حَانَ الْفِرَاقُ وَ قَدْ دُعِيتُ وَ أَنَا مُجِيبُ الدَّاعِي... أَيُّهَا النَّاسُ أَ فَهِمْتُمْ اللهَ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي مَصَابِيحِ الظُّلَمِ وَ مَعَادِنِ

الْعِلْمِ وَ يَنَابِيعِ الْحِكَمِ وَ مُسْتَقَرِّ الْمَلَائِكَةِ مِنْهُمْ وَصِيِّي وَ أَمِينِي وَ وَارِثِي وَ هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ أَلَا فَاسْمَعُوا وَ مَنْ حَضَرَ، أَلَا إِنَّ فَاطِمَةَ بَابُهَا بَابِي وَ بَيْتُهَا بَيْتِي فَمَنْ هَتَكَهُ فَقَدْ هَتَكَ حِجَابَ اللهِ قَالَ عِيسَى فَبَكَى أَبُو الْحَسَنِ ع طَوِيلا". (بحار الانوار، ج۲۲، ص:۴۷۶).

"حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: اے گروہِ انصار! جدائی کی گھڑی آپہنچی، مجھے بلاوا آچکا اور میں بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہنے والا ہوں... پھر فرمایا: اے لوگو! کیا تم نے سمجھ لیا؟ تمھیں اللہ کا واسطہ! تمھیں اللہ کا واسطہ، میرے اہلِ بیتؑ کے بارے میں! وہ تاریکیوں کے چراغ، علم کے گنجینے، حکمتوں کے سرچشمے اور فرشتوں کے مقامِ نزول ہیں، انہی میں میرا وصی، میرا امین اور میرا وارث ہے، وہ مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، اے گروہِ انصار! کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا؟ پس سنو! اور جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ بھی سن لیں، آگاہ رہو! فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ ہے اور ان کا گھر میرا گھر ہے، پس جس نے اس گھر کی بے حرمتی کی، اس نے درحقیقت حجابِ الٰہی کو چاک کر دیا، عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ بیان کرتے ہوئے ابوالحسنؑ دیر تک روتے رہے"۔

تیسری حدیث: اعضائے رسولؐ

"أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً ع يَقُولُ ... هَذِهِ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ص تَحْتِي هِيَ فِي زَمَانِهَا كَمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فِي زَمَانِهَا وَ... إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سِبْطَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُمَا مِنْ

مُحَمَّدٍ كَمَكَانِ الْعَيْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَ أَمَّا أَنَا فَكَمَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْبَدَنِ وَ أَمَّا فَاطِمَةُ فَكَمَكَانِ الْقَلْبِ [مِنَ الْجَسَدِ مَثَلُنَا مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ". (کتاب سلیم بن قیس ہلالی، ج۲، ص:۸۳۱).

"ابان، حضرت سلیم بن قیسؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:... یہ فاطمہؑ ہیں، جو رسولِ خداؐ کے وجود کا ایک حصہ ہیں اور میری زوجیت میں ہیں، وہ اپنے زمانے میں اسی مقام کی حامل ہیں جس مقام پر مریم بنتِ عمرانؑ اپنے زمانے میں فائز تھیں... اور حسنؑ وحسینؑ اس امت کے دو سبط ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا تعلق ایسا ہے جیسے سر کے لئے دونوں آنکھوں کا اور میرا تعلق رسولِ خداؐ سے ایسا ہے جیسے بدن کے لئے دونوں ہاتھوں کا اور فاطمہؑ کا مقام ایسا ہے جیسے جسم کے لئے دل کا، ہماری مثال کشتی نوحؑ کے مانند ہے جو اس میں سوار ہوا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہو گیا"۔

چوتھی حدیث: شجرۂ نبوت کی شاخ و ثمر

"عن أَبِي هَمَّامُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَا مِينَا أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ص قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا شَجَرَةٌ وَ فَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا وَ مُحِبُّوهُمْ مِنْ أُمَّتِي وَرَقُهَا رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ". (امالی شیخ مفیدؒ، ص:۲۴۵).

"ابو ہمام بن نافع کا بیان ہے کہ عبد الرحمن بن عوف زہری کے آزاد کردہ غلام مینا نے مجھے خبر دی کہ عبد الرحمن نے مجھ سے کہا: اے مینا! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے

عرض کیا: کیوں نہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں ایک درخت ہوں، فاطمہؑ اس کی شاخ ہیں، علیؑ اس کے بارآور کرنے والے ہیں، حسنؑ اور حسینؑ اس کے پھل ہیں اور میری امت میں جو لوگ ان سے محبت کرتے ہیں، وہ اس درخت کے پتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو"۔

پانچویں حدیث: میزانِ علم وہدایت

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص : أَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ، وَ عَلِيٌّ كَفَّتَاهُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهُ، وَ فَاطِمَة عَلَاقَتُهُ وَ الْأَئِمَّة مِنْ بَعْدِي عُمُوْدُهُ يُوْزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّيْنَ لَنَا وَ الْمُبْغِضِيْنَ لَنَا. (مسند الفردوس، دیلمی ۱/۴۴، ح ۶۲).

"حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علیؑ اس کا پلڑا ہے، حسنؑ وحسینؑ اس کی رسیاں ہیں، فاطمہؑ اس کا دستہ ہے اور میرے بعد ائمہ اطہارؑ اس کی عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے"۔

چھٹی حدیث: عذاب سے محفوظ

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَة رضی الله عنها: إِنَّ اللهَ عزوجل غَيْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا وُلْدِكِ".

(معجم الکبیر، طبرانی، ۱۱/۲۶۳، ح ۵۷/ مجمع الزوائد، ہیثمی ۹/۲۰۲).

"عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں حضرت رسول خداؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے بیٹوں کو آگ کا عذاب نہیں دے گا"۔

ساتویں حدیث: آتشِ دوزخ حرام

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (ص): إِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ".

(معجم الکبیر، طبرانی، ۲۲/۴۰۷، ح۱۰۱۸، /مستدرک حاکم، ۳/۱۶۵، ح۴۷۲۶)

"عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہؑ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اور ان کی ذریّتِ پاک کو آگ پر حرام فرمادیا ہے"۔

آٹھویں حدیث: پناہِ خدا میں

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ (ص) لِفَاطِمَةَ اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ".

(صحیح، ابن حبان ۱۵/۳۹۴، ۳۹۵، ح:۶۹۴۴، /معجم الکبیر، طبرانی ۲۲/۴۰۹، ح:۱۰۲۱).

"انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہؑ کے لئے خصوصی دعا فرمائی کہ اے اللہ! میں اس کی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں"۔

نویں حدیث: فرزندانِ رسولؐ

"عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (ص): لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا".

(مستدرک حاکم، ۳/۱۷۹، ح۴۷۷۰)

"حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہؑ کے بیٹوں کے کہ میں اُن کا ولی اور نسب ہوں"۔

دسویں حدیث: روزِ قیامت باہم اکٹھا

"عَنْ عَلِيٍّ (ع)، عَنِ النَّبِيِّ (ص): قَالَ: أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَ مَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ". (معجم الکبیر، طبرانی ۴۱/۳، ح ۲۶۲۳، / مجمع الزوائد، ہیثمی ۱۷۴/۹).

"حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشاد فرمایا: میں، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہوں گے، قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے"۔

گیارہویں حدیث: روزِ قیامت ایک ہی مقام پر

"عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص لِفَاطِمَةَ: إِنِّيْ وَ إِيَّاكِ وَ هَذَيْنِ وَ هَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(احمد بن حنبل المسند، احمد بن حنبل ۱۰۱/۱، / فضائل صحابہ، ۶۹۲/۲، ح ۱۱۸۳).

"حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہؑ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسنؑ و حسینؑ) اور یہ سونے والا (یعنی علی جو اس وقت سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی مکان میں ہوں گے"۔

بارہویں حدیث: سب سے پہلے داخلِ جنت

"عَنْ عَلِيٍّ ع، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَّرَائِكُمْ". (مستدرک حاکم، ۱۶۴/۳، ح ۴۷۲۳، / تاریخ دمشق، ابن عساکر، ۱۷۳/۱۴).

"حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ [حضورؐ کے ساتھ] سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے"۔

تیرہویں حدیث: محبوبانِ خدا

" قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي جَبْرَئِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا، فَاسْجُدْ، فَسَجَدْتُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَسَجَدْتُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا". (لسان المیزان، ج۳، ص۲۷۵).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم فاطمہ زہراؑ سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم سجدہ کرو، پس میں نے سجدہ کیا، پھر جبرئیلؑ نے کہا: بے شک خداوند عالم حسنؑ وحسینؑ سے بھی محبت کرتا ہے، پس میں نے دوبارہ سجدہ کیا، پھر کہا: جو بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہے، خداوند عالم ان سے بھی محبت کرتا ہے"۔

چودہویں حدیث: سید و سردار

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ ص قَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَخِي عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ابْنَايَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة".

"حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں، میرے بھائی علیؑ عرب کے سردار ہیں، فاطمہؑ اہلِ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور میرے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔

پندرہویں حدیث: دروازۂ جنت کی تحریر

"جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا مَكْتُوباً بِالذَّهَبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللهِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلِيُّ اللهِ فَاطِمَةُ آيَةُ اللهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللهِ عَلَى مُبْغِضِيهِمْ لَعْنَةُ اللهِ".

(کنزالفوائد، ج۱، ص۱۴۹)۔

"حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ اس کے دروازے پر سونے کے حروف میں ایک ایسی تحریر جگمگا رہی ہے، جس کے الفاظ ایمان کی بنیاد اور ولایت کی پہچان بن کر چمک رہے ہیں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے حبیب ہیں، علی بن ابی طالبؑ اللہ کے ولی ہیں، فاطمہؑ اللہ کی آیت اور نشانی ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اللہ کے برگزیدہ ہیں، جو ان سے بغض رکھے، اس پر اللہ کی لعنت ہے"۔

گویا جنت کے دروازہ پر لکھا ہے توحید دل کی بنیاد ہے، محبتِ رسولؐ اس بنیاد کی خوشبو، ولایتِ علیؑ اس کا عہد ہے، فاطمہؑ اس کی روشن آیت اور حسنؑ و حسینؑ اس پاکیزہ سلسلے کے برگزیدہ ستارے ہیں، پس جو دل توحید سے منور ہو، محبتِ مصطفیٰؐ سے معطر ہو، ولایتِ علیؑ سے وابستہ ہو اور فاطمہؑ و حسنینؑ کی محبت کو اپنے ایمان کی

زینت بنائے وہ یہاں بھی رضی اللہ اور وہاں بھی رضی اللہ اور جو اس کا انکار کرے وہ یہاں لعنۃ اللہ اور وہاں بھی لعنۃ اللہ۔

سولہویں حدیث: خیر العمل

''سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ مَعْنَى حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ فَقَالَ خَيْرُ الْعَمَلِ بِرُّ فَاطِمَةَ وَوُلْدِهَا وَفِي خَبَرٍ آخَرَ الْوَلَايَةُ''. (المناقب شہر آشوب، ج۳، ص۳۲۶).

''حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ''حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ'' کے معنی کی بابت پوچھا گیا، آپؑ نے فرمایا: ''خیر العمل'' فاطمہؑ اور ان کے بیٹوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے، دوسری روایت کے مطابق اس سے مراد ولایت اہلِ بیتؑ ہے''۔

سترہویں حدیث: خیرِ اُمت

''أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ص خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ع فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. (کنز الفوائد، ج۱، ص۱۴۹).

''ابوہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اس امت کے سب سے بہترین افراد علی بن ابی طالبؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں، پھر فرمایا: پس جو شخص اس کے برخلاف کوئی بات کہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے''۔

اس مختصر مگر پُر معنی روایت میں اہلِ بیتؑ کی عظمت و فضیلت کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد امت کے لئے جن پاکیزہ ہستیوں کو ''خیر امت'' قرار دیا ہے، ان میں مولائے کائنات حضرت علیؑ، سیدۂ کائنات حضرت فاطمہؑ، اور جنت کے جوانوں کے سردار

حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ کے نام یکجا فرمائے، یعنی یہ ذوات مقدسہ محبت، فضیلت اور نسبتِ رسالت کا ایک نورانی سلسلہ ہے، علیؑ ولایت کا عَلَم، فاطمہؑ طہارت و عصمت کی علامت اور حسنؑ و حسینؑ گلشنِ رسالت کے دو پھول، جن کی خوشبو نے تاریخِ اسلام کی فضا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معطر کر دیا ہے، ظاہر ہے، ایسی بافضیلت ہستیوں پر کسی دوسرے کو فضیلت دینے والا لعنۃ اللہ نہیں کہلائے گا تو اور کیا کہلائے گا۔

اٹھارہویں حدیث: امانِ امت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاریؓ سے فرمایا:

"يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي أَلَا إِنَّهَا سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ بَعْلُهَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ ابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُمْ إِمَامَانِ إِنْ قَامَا أَوْ قَعَدَا". (کفایۃ الاثر، ص ۳۸).

"اے ابوذرؓ! بے شک فاطمہؑ میرے وجود کا ایک حصہ ہیں پس جس نے انہیں اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی، آگاہ رہو! وہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں، ان کے شوہر اوصیاء کے سردار ہیں، اور ان کے دونوں فرزند، حسنؑ و حسینؑ اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یہ دونوں امام ہیں، خواہ قیام کریں یا سکون اختیار کریں"۔

انیسویں حدیث: ریسمانِ نجات

"عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ فَاطِمَةُ بَهْجَةُ قَلْبِي وَ ابْنَاهَا ثَمَرَتَا فُؤَادِي وَ بَعْلُهَا نُورُ بَصَرِي وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِهَا أُمَنَاءُ رَبِّي وَ

حَبْلُهُ الْمَمْدُودُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ مَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ هَوَى". (ارشاد القلوب، ج۲، ص:۴۲۳).

"حضرت امامِ حسینؑ اپنی والدۂ ماجدہ کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: [میرے نانا] رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ میرے دل کا سکون ہے، ان کے بچے میرے دل کی ٹھنڈک ہیں، ان کے شوہر میری آنکھوں کا نور ہیں اور ان کی نسل سے معصوم ائمہؑ اللہ کے امین اور اس کے اور مخلوق کے درمیان اس کی سیدھی رسّی ہیں جس رسّی کا سہارا لینے والے نجات پائیں گے اور روگردانی کرنے والے ہلاک ہوجائیں گے"۔

بیسویں حدیث: گریۂ رسولؐ

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ص كَانَ جَالِساً ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ ع فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّ فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ ع فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّ فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ ع فَلَمَّا رَآهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا بُنَيَّةِ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَلَمَّا رَآهُ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ إِلَيَّ يَا أَخِي فَمَا زَالَ يُدْنِيهِ حَتَّى أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَرَى وَاحِداً مِنْ هَؤُلَاءِ إِلَّا بَكَيْتَ أَوَ مَا فِيهِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْيَتِهِ فَقَالَ ص وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ إِنِّي وَ إِيَّاهُمْ لَأَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَسَمَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُمْ". (امالی شیخ صدوقؒ، ص ۱۱۳)

"حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسولِ اکرمؐ تشریف فرما تھے کہ حضرت امام حسنؑ وہاں آ پہنچے، جب حضورؐ کی نظرِ مبارک ان پر پڑی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آپ نے محبت سے پکارا: میرے پاس آؤ، میرے پیارے بیٹے! آپ نے انہیں اپنے قریب بلایا، یہاں تک کہ انہیں اپنی دائیں ران پر بٹھا لیا، اس کے بعد حضرت امام حسینؑ تشریف لائے، جب حضورؐ نے انہیں دیکھا تو پھر گریہ فرمایا اور محبت سے فرمایا: میرے پاس آؤ، میرے پیارے بیٹے! آپ انہیں بھی قریب بلایا، یہاں تک کہ انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہؑ تشریف لائیں، جب رسولِ خداؐ کی نگاہِ مبارک ان پر پڑی تو آپ رو پڑے اور فرمایا: میرے پاس آؤ، میری پیاری بیٹی، پھر آپ نے انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا، اس کے بعد حضرت علیؑ تشریف لائے، جب رسولِ اکرمؐ نے انہیں دیکھا تو پھر آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا: میرے پاس آؤ، میرے بھائی! آپ انہیں مسلسل اپنے قریب بلاتے رہے، یہاں تک کہ انہیں اپنے دائیں جانب بٹھا لیا، یہ منظر دیکھ کر صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا بات ہے کہ آپ ان میں سے جس ایک کو بھی دیکھتے ہیں، گریہ فرمانے لگتے ہیں؟ کیا ان میں سے کوئی ایسا نہیں جسے دیکھ کر آپ کو خوشی حاصل ہوتی ہو؟، حضرت رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے منصبِ نبوت سے سرفراز فرمایا اور تمام مخلوقات میں سے مجھے مصطفیٰ بنایا! بے شک میں اور یہ سب اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہیں اور روئے زمین پر کوئی ذی روح ایسی نہیں جو مجھے ان سے بڑھ کر محبوب ہو"۔

مذکورہ روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ کا گھر رسول اللہؐ کا گھر ہے، حضرت فاطمہؑ سے نسبت رسول اللہؐ سے نسبت ہے اور اہل بیتِ فاطمہؑ در حقیقت اہلِ بیتِ رسولؐ ہیں اور ان سے محبت اجرِ رسالت ہے، اسی لئے حضور

اکرمؐ نے حضرت فاطمہ زہراؑء کو اپنی بیٹی کے عنوان سے، بلکہ ان کے مقام و مرتبہ کو اپنی ذات، اپنی محبت اور اپنی رضایت سے وابستہ فرمایا، حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ اسی نورانی گھرانے کے وہ ستون ہیں، جن سے محبت کا درس خود اللہ نے قرآن میں دیا اور رسولِ اکرمؐ نے اپنی سیرت و فرامین کے ذریعے امت کو عطا فرمایا، لہٰذا اہلِ بیتؑ کی محبت کو جہاں ہماری محفلوں کی زینت بنایا جاتا ہے، وہیں اس محبت کو اپنے کردار کی روشنی، اپنی زندگی کا رہنما اور اپنی آخرت کا سرمایہ بھی بنانا چاہیے، کیونکہ حقیقی محبت وہی ہے جو انسان کو اپنے محبوب کی سیرت و تعلیمات پر چلنے کی ترغیب دلائے۔

گیارہواں باب

حضرت فاطمہ زہراؑء کی فضیلتیں:

- فاطمہؑ کا ذکر عرش پر.
- فاطمہؑ، پیکرِ صداقت.
- فاطمہؑ، پیکرِ حیاو عفت.
- فاطمہؑ، مقام محمود پر فائز.
- فاطمہؑ کی قبر مطہر جنت کا ایک باغ.
- خانۂ فاطمہؑ نماز پڑھنا روضۂ رسولؐ سے افضل.
- وسیلۂ فاطمہؑ سے آسمان سے ڈول کا نزول.
- فاطمہؑ کے ساتھ تین خواتین کی معیت.
- کنیزِ فاطمہؑ فضہؓ کی قرآن سے گفتگو.
- بروز محشر کا فاطمہؑ کی عزت وعظمت.
- بروز محشر فاطمہؑ کی شان.
- بروز محشر فاطمہؑ کی سواری.
- فاطمہؑ حوروں کے درمیان.
- فاطمہؑ کی سواری نبیؐ سے آگے.

حضرت فاطمہ زہراؑء کی فضیلتیں

تمہیدی کلمات

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا تذکرہ کسی ایک فضیلت، کسی ایک واقعے یا کسی ایک روایت تک محدود نہیں، یہ تو فضائل کا وہ آسمان ہے جس پر ہر روایت عظمتِ فاطمہؑ کا ایک نیا ستارہ روشن کرتی ہے، کبھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جناب فاطمہؑ کی عظمت بیان ہوتی ہے، کبھی قرآن کی آیات آپؑ کے مقام و مرتبہ کی گواہی دیتی ہیں اور کبھی اہلِ بیتؑ کی روایات آپؑ کی معرفت کے نئے دروازے کھولتی ہیں، آپ وہ مقدس ہستی ہیں جن کے ذکر سے نبوت کی عظمت جھلکتی ہے، ولایت کی حقیقت نمایاں ہوتی ہے، طہارت و عصمت کا مفہوم روشن ہوتا ہے اور محبتِ اہل بیتؑ کی معنویت سامنے آتی ہے، آپؑ اس خانۂ نبوت کی تربیت یافتہ ہستی ہیں جس کے آنگن سے ولایت، امامت، صبر، ایثار اور وفا کے چراغ پوری امت کو روشنی دیتے ہیں، ہم جتنا بھی حضرت فاطمہؑ کے فضائل پڑھتے ہیں، اتنا ہی یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی عظمت بیان نہیں کی جاسکتی، کیونکہ ہماری زبانیں محدود ہیں، الفاظ محدود ہیں، فکریں محدود ہیں یہاں تک کہ سانسیں محدود ہیں، مگر شہزادی کونینؑ کے فضائل اتنے ہیں کہ شمار کرنا ممکن نہیں، ذیل میں چند فضیلتیں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی فضیلت: فاطمہؑ کا ذکر عرش پر

"عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الشَّجَرَةِ الَّتِي أَكَلَ مِنْهَا آدَمُ وَ حَوَّاءُ مَا كَانَتْ فَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهَا فَمِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْحِنْطَةُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْعِنَبُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا شَجَرَةُ الْحَسَدِ فَقَالَ ع كُلُّ ذَلِكَ حَقٌّ قُلْتُ فَمَا مَعْنَى هَذِهِ الْوُجُوهِ عَلَى اخْتِلَافِهَا فَقَالَ يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّ شَجَرَةَ الْجَنَّةِ تَحْمِلُ أَنْوَاعاً فَكَانَتْ شَجَرَةُ الْحِنْطَةِ وَ فِيهَا عِنَبٌ وَ لَيْسَتْ كَشَجَرَةِ الدُّنْيَا وَ إِنَّ آدَمَ ع لَمَّا أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِإِسْجَادِ مَلَائِكَتِهِ وَ بِإِدْخَالِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فِي نَفْسِهِ هَلْ خَلَقَ اللهُ بَشَراً أَفْضَلَ مِنِّي فَعَلِمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ فَنَادَاهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا آدَمُ وَ انْظُرْ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَفَعَ آدَمُ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَوَجَدَ عَلَيْهِ مَكْتُوباً لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ص وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ زَوْجَتُهُ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ ع يَا رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ هَؤُلَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ هُمْ خَيْرٌ مِنْكَ وَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَوْ لَا هُمْ مَا خَلَقْتُكَ وَ لَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ فَإِيَّاكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ فَأُخْرِجَكَ عَنْ جِوَارِي فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ وَ تَمَنَّى مَنْزِلَتَهُمْ فَتَسَلَّطَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ حَتَّى أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا وَ تَسَلَّطَ عَلَى حَوَّاءَ لِنَظَرِهَا إِلَى فَاطِمَةَ ع بِعَيْنِ الْحَسَدِ حَتَّى أَكَلَتْ مِنَ الشَّجَرَةِ كَمَا أَكَلَ آدَمُ ع

فَأَخْرَجَهُمَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ جَنَّتِهِ فَأَهْبَطَهُمَا عَنْ جِوَارِهِ إِلَى الْأَرْضِ".

(عیون اخبار الرضا علیہ السلام، ج۱، ص۳۰۶).

"عبدالسلام بن صالح ہروی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مجھے اس درخت کے بارے میں بتائیے جس سے آدمؑ و حواؑ نے کھایا تھا، وہ درخت کیا تھا؟ کیونکہ لوگوں نے اس کے بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں، بعض کہتے ہیں کہ وہ گندم کا درخت تھا، بعض کے نزدیک انگور کا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ حسد کا درخت تھا، امامؑ نے فرمایا: یہ تمام باتیں درست ہیں، میں نے عرض کیا: پھر ان مختلف اقوال کا مفہوم کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اے اباصلت! جنت کا درخت ایسا تھا جس میں مختلف انواع کے پھل پیدا ہوتے تھے، چنانچہ اس میں گندم بھی تھی اور انگور بھی، وہ دنیا کے درختوں کی مانند نہ تھے، جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا اور انہیں جنت میں داخل فرمایا، تو آدمؑ کے دل میں خیال آیا: کیا اللہ نے مجھ سے بھی کوئی افضل پیدا کیا ہے؟ اللہ عزّوجل آدمؑ کے دل میں گزرنے والی اس بات سے آگاہ تھا، چنانچہ اس نے انہیں ندا دی: اے آدمؑ! اپنا سر اٹھاؤ اور عرش کے ستون کی طرف دیکھو، آدمؑ نے اپنا سر اٹھایا اور عرش کے ستون کی طرف دیکھا، وہاں انہوں نے یہ تحریر دیکھی: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں، علی بن ابی طالبؑ امیرالمؤمنین ہیں، ان کی زوجہ فاطمہؑ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، حضرت آدمؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: یہ تمہاری ذرّیت میں سے ہیں اور یہ تم سے اور میری تمام مخلوقات سے افضل ہیں، اگر یہ نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں پیدا کرتا، نہ جنت و جہنم کو، نہ آسمان و زمین کو، پس خبردار! انہیں رشک کی نگاہ سے نہ دیکھنا، ورنہ میں تمہیں اپنی قربت سے دور

کر دوں گا، لیکن حضرت آدمؑ نے انہیں رشک کی نگاہ سے دیکھا اور ان کے مقام و مرتبے کی تمنا کی، چنانچہ شیطان کو ان پر تسلط حاصل ہو گیا، یہاں تک کہ حضرت آدمؑ نے اس درخت سے کھا لیا جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور حواؑ پر بھی شیطان کو اس وقت تسلط حاصل ہو گیا جب انہوں نے حضرت فاطمہؑ کو رشک کی نگاہ سے دیکھا، چنانچہ انہوں نے بھی اسی درخت سے کھا لیا جس سے حضرت آدمؑ نے کھایا تھا، پس اللہ عزّوجل نے ان دونوں کو اپنی جنت سے نکال دیا اور اپنے جوار و قربت سے دور کر کے زمین کی طرف اتار دیا"۔

معلوم ہوا، حضرت فاطمہؑ وہ عظیم ہستی ہیں جن کا ذکر عرشِ الٰہی پر لکھا گیا، جن کی عظمت کا تعارف جنت میں آدمؑ و حواؑ کو کرایا گیا اور جن کے مقام و مرتبے کی آرزو نے آدمؑ و حواؑ کو آزمائش و امتحان میں مبتلا کیا، اندازہ کیجئے جب نام فاطمہؑ کی یہ عظمت ہے تو ذاتِ فاطمہؑ کی عظمت کیا ہوگی۔

دوسری فضیلت: فاطمہؑ، پیکرِ صداقت

"حِلْيَةِ أَبِي نُعَيْمٍ وَمُسْنَدِ أَبِي يَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَداً قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيهَا وَرَوَيَا أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ سَلْهَا فَإِنَّهَا لَا تَكْذِبُ". (مناقب شہر آشوب، ج۳، ص۳۴۱)

"حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ میں نے فاطمہؑ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں دیکھا، سوائے ان کے والد رسولِ خداؐ کے، ایک موقع پر عائشہ اور رسولِ اکرمؐ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی تو انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپ خود حضرت فاطمہؑ سے دریافت فرمائیں، کیونکہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتیں"۔

تیسری فضیلت: فاطمہؑ پیکرِ حیاو عفت

" وَ قَدْ رَوَی الْحَدِیثَیْنِ عَطَاءٌ وَ عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ مَا کَانَ فِی هَذِهِ الْأُمَّةِ أَعْبَدُ مِنْ فَاطِمَةَ کَانَتْ تَقُومُ حَتَّی تَوَرَّمَ قَدَمَاهَا وَ قَالَ النَّبِیُّ لَهَا أَیُّ شَیْءٍ خَیْرٌ لِلْمَرْأَةِ قَالَتْ أَنْ لَا تَرَی رَجُلًا وَلَا یَرَاهَا رَجُلٌ فَضَمَّهَا إِلَیْهِ وَ قَالَ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ". (دلائل الصدق، ج۶، ص۴۴۹).

" حسن بصری کہتے ہیں: اس امت میں فاطمہؑ سے بڑھ کر کوئی عبادت گزار نہ تھا، وہ عبادت میں اس قدر محو رہتیں کہ طویل قیام کے باعث ان کے قدم مبارک متورم ہوجاتے، ایک مرتبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: یہ کہ نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھے اور نہ کوئی نامحرم مرد اسے دیکھے، یہ جواب سن کر رسولِ خداؐ نے انہیں اپنے سینۂ مبارک سے لگایا اور فرمایا: ﴿ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ﴾ یہ ایسی پاکیزہ نسل ہے جو ایک دوسرے سے ہے"۔

حضرت فاطمہ زہراؑ صرف صداقت میں بے مثال نہ تھیں بلکہ عبادت، پاکیزگی اور حیا میں بھی امت کے لئے ایک روشن معیار تھیں، ان کی زبان سچ کی ترجمان، ان کی زندگی عبادت کا نمونہ اور ان کا کردار عفت و حیا کا آئینہ تھا، جسے دیکھ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی آغوشِ محبت میں سمیٹ کر فرمایا: ﴿ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ﴾ یہ ایسی پاکیزہ نسل ہے جس کے افراد عبادت وصداقت، عصمت وطہارت اور حیاو عفت میں ایک دوسرے کا جزو ہیں۔

چوتھی فضیلت: فاطمہؑ مقامِ محمود پر فائز

"عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ جَدِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ يَظْلِمُ بَعْدِي فَاطِمَةَ ابْنَتِي وَ يَغْصِبُهَا حَقَّهَا وَ يَقْتُلُهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا فَاطِمَةُ! أَبْشِرِي فَلَكِ عِنْدَ اللهِ مَقَامٌ مَحْمُودٌ تَشْفَعِينَ فِيهِ لِمُحِبِّيكِ وَ شِيعَتِكِ فَتُشَفَّعِينَ، يَا فَاطِمَةُ! لَوْ أَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ وَ كُلَّ مَلَكٍ قَرَّبَهُ شَفَعُوا فِي كُلِّ مُبْغِضٍ لَكِ غَاصِبٍ لَكِ مَا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ أَبَداً".

(بحار الانوار، ج۲۹، ص۳۴۶).

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے نانا رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو میرے بعد میری بیٹی فاطمہؑ پر ظلم کرے، اس کے حق کو غصب کرے اور اسے شہید کرے، پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! بشارت ہو، کیونکہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے ایک مقامِ محمود ہے، وہاں تم اپنے محبّین اور اپنے شیعوں کی شفاعت کرو گی اور تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! اگر اللہ کا ہر وہ نبی جسے اس نے مبعوث فرمایا اور ہر وہ فرشتہ جسے اس نے اپنے قرب سے سرفراز کیا، تم سے بغض رکھنے والے اور تمہارا حق غصب کرنے والے شخص کی شفاعت کے لئے جمع ہو جائیں، تب بھی اللہ اسے جہنم کی آگ سے باہر نہیں نکالے گا"۔

پانچویں فضیلت: فاطمہؑ کی قبرِ مطہر جنت کا ایک باغ

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَا بَيْنَ قَبْرِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ لِأَنَّ

قَبْرَ فَاطِمَةَ ص بَيْنَ قَبْرِهِ وَ مِنْبَرِهِ وَ قَبْرُهَا رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ إِلَيْهِ تُرْعَةٌ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ". (معاني الاخبار، ص۲۶۷)

"امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر قائم ہے، پھر فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ فاطمہؑ کی قبرِ مطہر میرے مزار اور میرے منبر کے درمیان میں واقع ہے، ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور وہیں سے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھلتا ہے"۔

یہ تعبیر حضرت فاطمہؑ کے مقام و مرتبہ کو ایک نہایت لطیف روحانی نسبت سے بیان کرتی ہے، گویا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اور منبر کے درمیان واقع یہ مقدس مقام فاطمہؑ کی نسبت سے گلشنِ جنت کی خوشبو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

چھٹی فضیلت: خانۂ فاطمہؑ میں نماز پڑھنا روضۂ رسولؐ سے افضل

"مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ ع الصَّلَاةُ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ ع أَفْضَلُ أَوْ فِي الرَّوْضَةِ قَالَ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ ع". (الكافي، ج۴، ص۵۵۶).

"یونس بن یعقوبؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: فاطمہؑ کے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا روضۂ رسولؐ میں؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ کے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے"۔

امام عالی مقامؑ کا یہ جواب اپنے اندر ایک گہری معنویت رکھتا ہے، وہ گھر جس میں فاطمہؑ سکونت پذیر تھیں، جس میں علیؑ رہتے تھے، جس میں حسنؑ و حسینؑ کی

پرورش ہوئی، جس گھر میں زینبؑ و اُمِّ کلثومؑ نے گھٹنیوں چلنا سیکھا، وہ گھر معمولی گھر نہ تھا بلکہ در حقیقت اہلِ بیتؑ کی روحانی عظمت کا مرکز، نبوت و رسالت کی امید گاہ اور امامت و ولایت کی حفاظت کا ٹھکانہ تھا، اسی لئے بانی انقلاب اسلامی حضرت امام خمینیؒ اس گھر کی عظمت کو یوں بیان فرمایا کرتے تھے:

"بی بی دوعالم فاطمہ زہراؑ کا چھوٹا سا گھر اور وہ افراد جو اس گھر میں تربیت پائے ہیں اگر چہ تعداد کے اعتبار سے چار پانچ افراد ہی تھے، لیکن حقیقت میں خدائے واحد کی قدرت کے مظہر تھے، انہوں نے ایسی خدمات انجام دیں کہ پوری انسانیت حیرت زدہ ہے". (انوار فاطمہؑ، مظاہر حسین مظفر نگری، ص ۱۵۰).

ساتویں فضیلت: وسیلۂ فاطمہؑ سے ڈول کا نزول

"عَلِيُّ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: خَرَجَتْ أُمُّ أَيْمَنَ إِلَى مَكَّةَ لَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ وَ قَالَتْ لَا أَرَى الْمَدِينَةَ بَعْدَهَا فَأَصَابَهَا عَطَشٌ شَدِيدٌ فِي الْجُحْفَةِ حَتَّى خَافَتْ عَلَى نَفْسِهَا قَالَ فَكَسَرَتْ عَيْنَيْهَا نَحْوَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَبِّ أَتُعَطِّشُنِي وَ أَنَا خَادِمَةُ بِنْتِ نَبِيِّكَ قَالَ فَنَزَلَ إِلَيْهَا دَلْوٌ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَشَرِبَتْ وَ لَمْ تَجُعْ وَ لَمْ تَطْعَمْ سِنِينَ". (مناقب شہر آشوب، ج ۳، ص ۳۳۸).

"حضرت فاطمہؑ کی شہادت کے بعد حضرت اُمِّ ایمنؓ نے مدینہ چھوڑ دیا اور فرمایا: اب میں فاطمہؑ کے بعد مدینہ میں نہیں رہ سکتی، وہ مکہ کی طرف روانہ ہوئیں، راستے میں جب جُحفہ کے مقام پر انہیں شدید پیاس لگی اور جان کا خوف محسوس ہوا تو انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بارگاہِ رب العزت میں عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تو مجھے پیاسا رکھے گا، حالانکہ میں تیرے نبیؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کی خادمہ ہوں؟ وہ فرماتی ہیں کہ یہ کہنا تھا کہ اسی وقت جنت کے پانی سے بھرا ہوا ایک ڈول نازل ہوا، جسے سیر ہو کر پیا اور اسکے بعد برسوں تک نہ بھوک محسوس ہوئی اور نہ کھانے کی حاجت"۔

یہ واقعہ اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ فاطمہؑ سے وفا، فاطمہؑ کی خدمت اور فاطمہؑ سے نسبت، رحمتِ الٰہی کے دروازے کھول دیتی ہے، جہاں بی بیؑ کا نام لیا جائے، وہاں دعا قبول ہوتی ہے، امید زندہ ہوتی ہے، تشنگی سیرابی میں بدل جاتی ہے اور بندہ اپنے رب کی رحمت کے قریب تر ہو جاتا ہے۔

آٹھویں فضیلت: فاطمہؑ کے ساتھ تین خواتین کی معیت

"وَقَالَ ع ثَلَاثٌ مِنَ النِّسَاءِ يَرْفَعُ اللهُ عَنْهُنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ وَيَكُونُ مَحْشَرُهُنَّ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ (ص) امْرَأَةٌ صَبَرَتْ عَلَى غَيْرَةِ زَوْجِهَا وَ امْرَأَةٌ صَبَرَتْ عَلَى سُوءِ خُلُقِ زَوْجِهَا وَ امْرَأَةٌ وَهَبَتْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا يُعْطِي اللهُ تَعَالَى لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَوَابَ أَلْفِ شَهِيدٍ وَيَكْتُبُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُنَّ عِبَادَةَ سَنَةٍ". (ارشاد القلوب، ج۱، ص۱۷۵).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین ایسی عورتوں کا ذکر ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے عذابِ قبر کو دور فرمائے گا اور قیامت میں ان کا حشر حضرت فاطمہ بنت محمدؐ کے ساتھ ہوگا: وہ عورت جو اپنے شوہر کی دوسری شادی یا غیرت کے تقاضوں پر صبر کرے، وہ عورت جو اپنے شوہر کی بداخلاقی پر صبر کرے، وہ عورت جو اپنا مہر اپنے شوہر کو بخش دے، اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو ایک ہزار شہیدوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور ہر ایک کے لئے ایک سال کی عبادت کا اجر لکھے گا"۔

اس روایت میں عورت کے صبر، ایثار اور گھریلو زندگی میں برداشت و تحمل کو غیر معمولی اجر سے نوازا گیا ہے اور ان نیک خواتین کے لئے حضرت فاطمہؑ کی معیت کی بشارت دی گئی۔

نویں فضیلت: کنیزِ فاطمہؑ کی قرآن سے گفتگو

"أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ فِي كِتَابِهِ- قَالَ بَعْضُهُمُ انْقَطَعْتُ فِي الْبَادِيَةِ عَنِ الْقَافِلَةِ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً فَقُلْتُ لَهَا مَنْ أَنْتِ فَقَالَتْ وَ قُلْ سَلامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ مَا تَصْنَعِينَ هَاهُنَا قَالَتْ مَنْ يَهْدِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍ فَقُلْتُ أَمِنَ الْجِنِّ أَنْتِ أَمْ مِنَ الْإِنْسِ قَالَتْ يا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ قَالَتْ يُنادَوْنَ مِنْ مَكانٍ بَعِيدٍ فَقُلْتُ أَيْنَ تَقْصُدِينَ قَالَتْ وَ لِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ فَقُلْتُ مَتَى انْقَطَعْتِ قَالَتْ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَ تَشْتَهِينَ طَعَاماً فَقَالَتْ وَ ما جَعَلْناهُمْ جَسَداً لا يَأْكُلُونَ الطَّعامَ فَأَطْعَمْتُهَا ثُمَّ قُلْتُ هَرْوِلِي وَ تَعَجَّلِي قَالَتْ لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَها فَقُلْتُ أُرْدِفُكِ فَقَالَتْ لَوْ كانَ فِيهِما آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتا فَنَزَلْتُ فَأَرْكَبْتُهَا فَقَالَتْ سُبْحانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنا هذا فَلَمَّا أَدْرَكْنَا الْقَافِلَةَ قُلْتُ لَهَا أَ لَكِ أَحَدٌ فِيهَا قَالَتْ يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ وَ ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ يا يَحْيى خُذِ الْكِتابَ يا مُوسى إِنِّي أَنَا اللهُ فَصِحْتُ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ فَإِذَا بِأَرْبَعَةِ شَبَابٍ مُتَوَجِّهِينَ نَحْوَهَا فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ مِنْكِ قَالَتِ الْمالُ وَ الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَياةِ الدُّنْيا فَلَمَّا أَتَوْهَا فَقَالَتْ يا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ فَكَافَوْنِي بِأَشْيَاءَ فَقَالَتْ وَ اللهُ يُضاعِفُ لِمَنْ يَشاءُ فَزَادُوا عَلَيَّ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّنَا فِضَّةُ جَارِيَةُ الزَّهْرَاءِ ع مَا تَكَلَّمَتْ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا بِالْقُرْآنِ" (مناقب شہر آشوب، ج۳، ص۳۴۴).

"ابوالقاسم قشیری اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ سفر کے دوران بیابان میں قافلے سے بچھڑ گیا، وہاں میری نظر ایک عورت پر پڑی، میں نے اس سے پوچھا: کون ہو؟ اس نے قرآن مجید کی آیت سے جواب دیا: ﴿وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾ یعنی کہہ دو: سلام، عنقریب وہ جان لیں گے، میں نے اسے سلام کیا اور پوچھا: تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا ﴿مَنْ يَهْدِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ﴾ یعنی جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، میں نے پوچھا: تم انسان ہو یا جن؟ اس نے جواب دیا: ﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ﴾ یعنی اے اولادِ آدمؑ! اپنی زینت اختیار کرو، میں نے پوچھا: کہاں سے آئی ہو؟ اس نے کہا: ﴿يُنَادَوْنَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ﴾ یعنی انہیں دور کی جگہ سے پکارا جاتا ہے، میں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا: ﴿وَلِلهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ یعنی اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا لازم ہے، میں نے پوچھا: قافلے سے کب بچھڑی؟ اس نے جواب دیا: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ﴾ یعنی بے شک ہم نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا، میں نے پوچھا: کیا تمہیں کھانے کی خواہش ہے؟ اس نے جواب دیا: ﴿وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ﴾ یعنی اور ہم نے انہیں ایسے جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھائیں، چنانچہ میں نے اسے کھانا کھلایا، پھر میں نے کہا: جلدی کرو، تیز چلو، اس نے جواب دیا: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ یعنی اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اپنی سواری پر سوار کر لوں؟ اس نے جواب دیا: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ یعنی اگر آسمان و زمین میں

اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں کا نظام بگڑ جاتا، میں سواری سے اتر آیا اور اسے سوار کر لیا، اس پر اس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا﴾ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا، جب ہم قافلے تک پہنچ گئے تو میں نے اس سے پوچھا: کیا اس قافلے میں تمہارا کوئی شناسا یا اپنا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: ﴿يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ﴾ یعنی اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے، پھر کہا: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ یعنی اور محمدؐ تو اللہ کے رسولؐ ہیں۔ پھر کہا: ﴿يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ﴾ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور آخر میں کہا: ﴿يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللهُ﴾ اے موسیٰؑ! بے شک میں ہی اللہ ہوں، میں نے ان ناموں کو بلند آواز سے پکارا تو اچانک چار نوجوان اس عورت کی طرف آتے دکھائی دیے، میں نے پوچھا: یہ چاروں کون ہیں، کیا تمہارے اپنے ہیں؟ اس نے قرآن کی آیت سے جواب دیا: ﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ یعنی مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ جب وہ نوجوان اس کے پاس پہنچے تو اس عورت نے ان سے کہا: ﴿يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ یعنی اے ابّا جان! انہیں اجرت پر رکھ لیجیے، بے شک بہترین شخص جسے آپ اجرت پر رکھیں، وہی ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو۔ چنانچہ انہوں نے میرے ساتھ احسان کیا اور مجھے کئی چیزیں دیں۔ اس خاتون نے کہا: ﴿وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ یعنی اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے، اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے، اس پر انہوں نے مجھے مزید عطا کیا، بعد ازاں میں نے ان سے اس خاتون کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے بتایا: یہ ہماری والدہ ماجدہ کنیز حضرت زہراؑ

جناب فضہؓ ہیں، انہوں نے بیس سال تک قرآن کے سوا کسی اور کلام سے گفتگو نہیں کی"۔

ذرا غور کیجئے کہ جس گھر کی کنیز کا ہر جواب قرآن کی آیات ہوں، اُس گھر کی شہزادی کے علم و معرفت کا عالم کیا ہو گا۔

دسویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی عزت و توقیر

" عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ(ص): تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَة (ع) يَوْمَ الْقِيَامَة وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَة قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلٍ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّة مَكْتُوْبٌ [عَلَيْهَا] بِخَطٍّ أَخْضَرَ: أُدْخِلُوْا ابْنَة مُحَمَّدٍ(ص) الْجَنَّة عَلَى أَحْسَنِ صُوْرَة وَ أَكْمَلِ هَيْبَة وَ أَتَمِّ كَرَامَة وَ أَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّة كَالْعُرُوْسِ حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَة".

(ذخائر العقبي، محبّ الدين طبری، ۱/۹۵).

"حضرت علی علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن اس حال میں محشور ہوں گی کہ اس پر عزت کا حُلّہ ہو گا، جسے آب حیات سے گوندھا گیا ہو گا، ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر فاطمہؑ کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہو گا، ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا: محمد کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، مکمل کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ، پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا"۔

گیارہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی شان

"عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ص: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ص".

(تاریخ بغداد، خطیب بغدادی ۸/۱۴۲، والحب الطبري في ذخائر العقبي، طبری، ۹۴).

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ایک منادی ندا دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہؑ بنت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں"۔

بارہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کی سواری

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ".

(تاریخ دمشق، ابن عساکر، ۱۰/۳۵۳).

"حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہؑ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا"۔

تیرہویں فضیلت: روزِ قیامت فاطمہؑ کا استقبال

"قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَ نَكِّسُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَتَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى وَ تَسْتَقْبِلُهَا مِنَ الْفِرْدَوْسِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ حَوْرَاءَ وَ خَمْسُونَ أَلْفَ مَلَكٍ عَلَى نَجَائِبَ مِنَ الْيَاقُوتِ أَجْنِحَتُهَا وَ أَزِمَّتُهَا اللُّؤْلُؤُ الرَّطْبُ رُكُبُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ عَلَيْهَا رَحْلٌ مِنَ الدُّرِّ عَلَى كُلِّ رَحْلٍ نُمْرُقَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ حَتّٰى

يَجُوزُوا بِهَا الصِّرَاطَ وَ يَأْتُوا بِهَا الْفِرْدَوْسَ فَيَتَبَاشَرُ بِمَجِيئِهَا أَهْلُ الْجِنَانِ فَتَجْلِسُ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ نُورٍ وَ يَجْلِسُونَ حَوْلَهَا وَ هِيَ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ الَّتِي سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَ فِيهَا قَصْرَانِ قَصْرٌ أَبْيَضُ وَ قَصْرٌ أَصْفَرُ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ عَلَى عِرْقٍ وَاحِدٍ فِي الْقَصْرِ الْأَبْيَضِ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ مَسَاكِنُ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ فِي الْقَصْرِ الْأَصْفَرِ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ مَسَاكِنُ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكاً لَهَا لَمْ يَبْعَثْ لِأَحَدٍ قَبْلَهَا وَ لَا يَبْعَثُ لِأَحَدٍ بَعْدَهَا فَيَقُولُ إِنَّ رَبَّكِ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ وَ يَقُولُ سَلِينِي فَتَقُولُ هُوَ السَّلَامُ وَ مِنْهُ السَّلَامُ قَدْ أَتَمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَهُ وَ هَنَّأَنِي كَرَامَتَهُ وَ أَبَاحَنِي جَنَّتَهُ وَ فَضَّلَنِي عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ أَسْأَلُهُ وُلْدِي وَ ذُرِّيَّتِي وَ مَنْ وَدَّهُمْ بَعْدِي وَ حَفِظَهُمْ فِيَّ فَيُوحِي اللهُ إِلَى ذَلِكَ الْمَلِكِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَزُولَ مِنْ مَكَانِهِ أَخْبِرْهَا أَنِّي قَدْ شَفَّعْتُهَا فِي وُلْدِهَا وَ ذُرِّيَّتِهَا وَ مَنْ وَدَّهُمْ فِيهَا وَ حَفِظَهُمْ بَعْدَهَا فَتَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْحُزْنَ وَ أَقَرَّ عَيْنِي فَيُقِرُّ اللهُ بِذَلِكَ عَيْنَ مُحَمَّدٍ".

"جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا دے گا اے اہل محشر! اپنی نظریں جھکا لو اور اپنے سروں کو نیچے کر لو حتیٰ کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ گزر جائیں، سیدہؑ پہلی وہ ہستی ہوں گی جن کا یہ استقبال ہوگا کہ بارہ ہزار حورانِ جنت اور پچاس ہزار فرشتے ان کے ارد گرد ہوں گے جو سارے یاقوت سے بنی ہوئی سواریوں پر ہوں گے، جن کے پَر اور لگامیں نرم اور لؤلؤ کے ہوں گے، جن کی رکابیں زبرجد کی ہوں گی، جن کی زین نرم و چمکدار ہوگی اور ہر زین پر ریشم کے کپڑے ہونگے یہاں تک کہ سیدہؑ پل صراط سے گزریں گی اور جنت میں داخل ہوں گی، بی بیؑ کے آنے سے اہل جنت خوش ہونگے، سیدہؑ نور کی کرسی پر بیٹھیں گی اور حور و ملک ان کے گرد بیٹھ جائیں گے، یہی جنت الفردوس ہوگی کہ جس کا چھت رحمان کا عرش ہوگا اور اس میں دو قصر ہوں گے ایک سفید اور دوسرا زرد جو لؤلؤ سے بنے ہوئے ہوں گے، ایک ہی بنیاد پہ کھڑے ہوں گے، سفید

قصر میں ستر ہزار محل ہوں گے جو محمدؐ و آل محمدؐ کے رہنے کے لئے ہوں گے اور زرد قصر میں ستر ہزار گھر ہونگے جو ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ کے رہنے کے لیے ہونگے، پھر خداوند متعال جناب سیدہؑ کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائے گا جسے اس سے پہلے اور بعد میں کسی کے لیے مبعوث نہ کیا ہوگا جو کہے گا (شہزادی) آپؑ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپؑ جو چاہیں اس سے سوال کیجیے چنانچہ بی بیؑ کہیں گی خدا خود سلام ہے اور اسی سے سلامتی ملتی ہے بتحقیق اللہ نے مجھ پہ اپنی نعمت کو تمام کیا، اپنی کریمی سے مجھے مسرور فرمایا اپنی جنت کو مجھ پہ مباح فرمایا اور مجھے اپنی تمام مخلوقات پہ فضیلت دی، میں اللہ سے اپنی اولاد و ذریت اور جو ان سے میرے بعد محبت کرتے اور میری وجہ سے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے ان کے لیے دستِ سوال دراز کرتی ہوں پس خداوندِ عالم اس فرشتہ کہ جو اپنی جگہ سے حرکت نہ کیے ہوگا کی طرف وحی فرمائے گا کہ میری کنیزؑ کو بتلا دو کہ میں نے انہیں ان کی اولاد و ذریت اور جو اِن کی وجہ سے اُن سے محبت اور ان کے حقوق کی رعایت کرتے رہے کے لیے انہیں حق شفاعت عطا کیا ہے پس بی بیؑ کہیں گی حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے میرے غم و حزن کو برطرف کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا جس سے رسول خداؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملی"۔ (دلائل الامامہ، ص ۱۵۳)۔

چودھویں فضیلت: فاطمہؑ حوروں کے درمیاں

"عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَة نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَة بِنْتُ مُحَمَّدٍ ص عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ وَ مَعَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَة مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ".

(ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ۱/۹۴، کنز العمال، ۱۲/۱۰۵، ۱۰۶، ح ۳۴۲۱۰).

”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک منادی ندا دے گا: اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ بنت محمدؐ پل صراط سے گزر جائیں، پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی“۔

پندرہویں فضیلت: فاطمہؑ کی سواری نبیؐ سے آگے

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ص: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحَشَّرِ، وَ يُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَ أُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي“. (المستدرک حاکم، ۱۶۶/۳، ح۴۷۲۷).

”ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انبیائے کرام علیہم السلام سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے اہل ایمان کے ساتھ میدانِ محشر میں مبعوث ہوں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے فاطمہؑ ہوں گی“۔

سولہویں فضیلت: اہلِ محشر! نگاہیں جھکالو فاطمہؑ گزر رہی ہیں

”عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ص يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ص حَتّٰى تَمُرَّ“.

(المستدرک حاکم، ۱۶۶/۳، ح۴۷۲۸/ ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ۹۴/۱)

"حضرت علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک پردے کے پیچھے سے ایک منادی ندا دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکالو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰؐ گزر جائیں"۔

سترہویں فضیلت: فاطمہؑ اور تختی کی تحریر

"عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعْضَ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَرَبَةً وَ قَالَ تَعَلَّمِي مَا فِيهَا فَإِذَا فِيهَا مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ". (بحار الانوار ج ۴۳، ص ۶۱).

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے کسی معاملے کی شکایت لے کر آئیں، حضور اکرمؐ نے انہیں ایک تختی عطا کی اور فرمایا: اس میں جو لکھا ہے اسے سیکھ لو، اس میں لکھا تھا: جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی کی بات کہے، ورنہ خاموش رہے"۔

اٹھارہویں فضیلت: فاطمہؑ کے حق میں اللہ کا فیصلہ

"عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ص تَحْشُرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ ع يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهَا ثِيَابٌ مَصْبُوغَةٌ بِالدِّمَاءِ تَتَعَلَّقُ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ تَقُولُ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ احْكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ رَسُولُ اللهِ ص وَ يَحْكُمُ لِابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ". (عیون اخبار الرضاؑ، ج۲، باب ۳۰، ص ۱۲).

"حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہؑ جب میدان محشر میں آئیں گی تو ان کے پاس ایک خوں سے بھرا لباس ہوگا، فاطمہؑ عرش کے ستونوں میں سے ایک ستون کا سہارا لیں گی اور اپنے ربّ کے حضور عرض کریں گی: اے بہترین فیصلہ کرنے والے! میرے اور میرے بیٹے کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ربِ کعبہ کی قسم اس وقت اللہ میری بیٹی فاطمہؑ کے حق میں فیصلہ فرمائے گا"۔

انیسویں فضیلت: تبسمِ فاطمہؑ سے جنت روشن

"قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ بَعْدَ مَا سَكَنُوا رَأَوْا نُوراً أَضَاءَ الْجِنَانَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَا رَبِّ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلَى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ﴿لا يَرَوْنَ فِيها شَمْساً﴾ فَيُنَادِي مُنَادٍ لَيْسَ هَذَا نُورَ الشَّمْسِ وَ لَا نُورَ الْقَمَرِ وَ إِنَّ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ تَعَجَّبَا مِنْ شَيْءٍ فَضَحِكَا فَأَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُورِهِمَا". (بحار الانوار، ج۳، ص ۴۵).

"ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اہل جنت جب جنت میں سکونت اختیار کریں گے تو یہ ایک نور دیکھیں گے جس سے پوری جنت منور ہو جائے گی اور وہ لوگ

بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگار! تو نے اپنی کتاب میں یہ فرمایا تھا: ﴿لَا یَرَوْنَ فِیهَا شَمْساً﴾. جنت میں نہ تو لوگ دھوپ دیکھیں گے اور نہ سردی محسوس کریں گے[1]، پھر یہ روشنی کیسی؟ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک منادی ندا دے گا، اہل جنت سنو! نہ یہ سورج کی روشنی ہے اور نہ چاند کی چاندنی، بلکہ علیؑ و فاطمہؑ کسی بات پر مسکرائے ہیں یہ ان کی مسکراہٹ سے جنت کی ساری فضا منور ہوگئی ہے"۔

بیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے دندانِ مبارک کی چمک

مذکورہ حدیث جیسی ایک اور حدیث ہے، جس میں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

"قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: بَيْنَمَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُونَ وَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ يُعَذَّبُونَ إِذَا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ نُورٌ سَاطِعٌ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا هَذَا النُّورُ لَعَلَّ رَبَّ الْعِزَّةِ اِطَّلَعَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ رِضْوَانُ لَا وَلَكِنْ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَازَحَ فَاطِمَةَ فَتَبَسَّمَتْ فَأَضَاءَ ذَلِكَ النُّورُ مِنْ ثَنَايَاهَا. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۷۵).

"رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہلِ جنت جنت میں نعمتوں میں ہوں گے اور اہلِ جہنم جہنم میں عذاب میں ہوں گے، تو یکایک اہلِ جنت کے لیے ایک چمکتا ہوا نور ظاہر ہوگا، وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: یہ نور کیا ہے؟ شاید ربِّ عزّت نے ہماری طرف نظرِ رحمت فرمائی ہے، تو رضوانِ جنت کہے گا: نہیں، بلکہ علیؑ نے فاطمہؑ سے مزاح کیا اور وہ مسکرادی ہیں، تو یہ فاطمہؑ کے دانتوں کی چمک سے یہ نور ظاہر ہوا"۔

---

[1] ۔ سورۂ دہر، آیت ۱۳۔

اکیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے چہرۂ انور کا نور

"فَضَائِلُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لِلصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلْكُوفِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْخَزَّازِ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ إِذَا طَلَعَ هِلاَلُ شَهْرِ رَمَضَانَ يَغْلِبُ نُورُهَا اَلْهِلاَلَ وَ يَخْفَى فَإِذَا غَابَتْ عَنْهُ ظَهَرَ. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۵۶).

"حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب ہلالِ ماہ رمضان طلوع ہوتا اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سامنے آتی تو آپ کے چہرے کا نور ہلال پر غالب آجاتا اور وہ غائب ہو جاتا اور جب شہزادی سامنے سے ہٹ جاتیں تو ہلال نظر آنے لگتا"۔

تعجب نہ کیجئے اس کے لئے ایک چھوٹی سی مثال، ہم رات میں کتنے چاہے لائٹ جلالیں لیکن جب وہ لائٹ جل رہی ہوں اور اچانک صبح کا سورج نکل آئے تو پھر یہ روشنی اس کے سامنے ہلکی پڑ جاتی ہے، جن کے صدقے سے سورج چاند کو روشنی ملے ان کی آمد پر اگر وہ ہلکا ہو جائے تو تعجب کیا ہے۔

بائیسویں حدیث: فاطمہؑ پر علیؑ کو فخر

"وَ رَوَى أَبُو إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْهَجَرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً ع يَقُولُ: لَأَقُولَنَّ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ إِلَّا كَذَّابٌ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَ أَخُو رَسُولِهِ وَ صِنْوُ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ تَزَوَّجْتُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْأُمَّةِ وَ أَنَا خَيْرُ الْوَصِيِّينَ".

"ابو اسحاق ثقفی نے اپنی سند سے حکیم بن جبیر سے، انھوں نے ہجری سے، انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں آج ایک ایسی بات کہنے والا ہوں جسے میرے علاوہ کوئی کہے گا تو وہ جھوٹا ہوگا اور وہ یہ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس کے رسولؐ کا بھائی ہوں، نبیِ رحمت کا ہم نسبت ہوں، میں امت کی تمام خواتین کی سردار سے نکاح کرنے والا ہوں اور میں تمام اوصیاء میں سب سے افضل ہوں"۔

تیئسویں فضیلت: فاطمہؑ کا چلنا نبیؐ جیسا

"عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ ع تَمْشِي، لَا وَ اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا مِشْيَتُهَا تَخْرِمُ مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ)، فَلَمَّا رَآهَا قَالَ: مَرْحَباً بِابْنَتِي، مَرَّتَيْنِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ): فَقَالَ لِي: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ". (امالی شیخ طوسیؒ، ص:۳۳۴).

"مسروق، حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؑ تشریف لائیں، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ان کی چال رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چال سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھی، جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو آپؐ نے فرمایا: خوش آمدید، میری بیٹی! خوش آمدید، یہ کلمات آپؐ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائے، پھر حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ رسولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن تم مؤمنین کی تمام خواتین کی سردار بن کر آؤ"۔

چوبیسویں فضیلت: فاطمہؑ رسولؐ کو سب سے زیادہ محبوب

"عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ص ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةَ،

فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا".
(سنن ترمذی، کتاب المناقب، ۵/۷۰۱، ح ۳۸۷۴).

"جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ کے یہاں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، عرض کیا گیا: اور مردوں میں؟ فرمایا: اُن کے شوہر حضرت علی علیہ السلام، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، راتوں کو عبادت کے لئے اور بہت قیام کرنے والے تھے"۔

پچیسویں فضیلت: محبتِ فاطمہؑ سو مقام پر نفع بخش

"قَالَ رَسُولُ اللهِ ص يَا سَلْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ! حُبُّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا يَنْفَعُ فِي مِائَةٍ مِنَ الْمَوَاطِنِ، أَيْسَرُ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ: الْمَوْتُ، وَالْقَبْرُ، وَالْمِيزَانُ، وَالْمَحْشَرُ، وَالصِّرَاطُ، وَالْمُحَاسَبَةُ، فَمَنْ رَضِيَتْ عَنْهُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ، رَضِيتُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِيتُ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ غَضِبَتْ عَلَيْهِ ابْنَتِي فَاطِمَةُ، غَضِبْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ غَضِبْتُ عَلَيْهِ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ. يَا سَلْمَانُ! وَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُهَا وَيَظْلِمُ بَعْلَهَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا، وَوَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُ ذُرِّيَّتَهَا وَشِيعَتَهَا".
(فرائد السمطین، باب ۱۱، ح ۲۱۹، /کشف الغمہ، ج ۱، ص ۴۶۷)

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے سلمانؓ! فاطمہ زہراؑء کی محبت انسان کو سو[۱۰۰] مقامات پر فائدہ دیتی ہے کہ ان مقامات میں سے کم ترین اور آسان ترین مقام، عالم نزع میں، قبر میں، میزان پر، محشر میں، پل صراط پر اور اعمال کے حساب کتاب کے وقت، پس جس سے بھی میری بیٹی فاطمہ زہراؑء راضی ہوگی، میں بھی اس سے راضی ہوں گا اور

جس سے میں راضی ہوں گا، اس سے اللہ راضی ہو گا، اور جس پر بھی میری بیٹی فاطمہؑ غضب ناک ہوگی، اس پر میں بھی غضب ناک ہوں گا اور جس پر بھی میں غضب ناک ہوں گا، اس پر اللہ غضب ناک ہو گا، اے سلمانؓ، بدبخت ہے وہ جو فاطمہؑ اور اس کے شوہر حضرت علی علیہ السلام پر ظلم وستم کرے اور وہ بھی بدبخت ہے جو ان کی نسل اور ان کے محبوں پر ظلم وستم کو روا سمجھے"۔

چھبیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے نور کا سرچشمہ خدا کا نور

"...فَالسَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ مِنْ نُورِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ نُورُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ مِنْ نُورِ اللهِ وَ ابْنَتِي فَاطِمَةُ أَفْضَلُ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ".

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سارے آسمان اور زمین میری بیٹی فاطمہؑ کے نور سے ہیں اور میری بیٹی فاطمہؑ کا نور خدا کے نور سے ہے اور میری بیٹی فاطمہؑ آسمانوں اور زمین سے افضل ہے"۔

ستائیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے وجود کی خوشبو

"عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص رَائِحَةُ الْأَنْبِيَاءِ رَائِحَةُ السَّفَرْجَلِ وَ رَائِحَةُ الْحُورِ الْعِينِ رَائِحَةُ الْآسِ وَ رَائِحَةُ الْمَلَائِكَةِ رَائِحَةُ الْوَرْدِ وَ رَائِحَةُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَائِحَةُ السَّفَرْجَلِ وَ الْآسِ وَ الْوَرْد".

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کی خوشبو بہی (ناشپاتی کی طرح کا ایک پھل) کی خوشبو، حور العین کی خوشبو آس کی خوشبو اور فرشتوں کی

خوشبو گلاب کے پھول کی خوشبو ہے لیکن میری بیٹی فاطمہؑ کی وجود میں بہی، آس اور گلاب کے پھول سب کی خوشبو جمع ہے"۔

اٹھائیسویں فضیلت: فاطمہؑ اور شہیدوں کی زیارت

"عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ ع كَانَتْ تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِ غَدَاةِ سَبْتٍ فَتَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ". (تہذیب الاحکام، ج۱، ص۴۶۵).

"یونس سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بی بی فاطمہ زہراؑ ہر ہفتے کی صبح شہداء کے مزاروں پر جایا کرتی تھیں، پس آپ حضرت امیر حمزہؓ کی قبر مطہر پر بھی جاتیں اور ان پر رحمت کی دعا کرتیں اور ان کی مغفرت طلب فرماتیں"۔

انتسویں فضیلت: فاطمہؑ افتخارِ علیؑ

حضرت علی علیہ السلام کو بی بی فاطمہؑ کے شوہر ہونے پر بڑا ناز تھا اور اس بات کو وہ علنی اظہار فرماتے تھے، چنانچہ کوفہ میں آپ نے دورانِ خطبہ فرمایا:

"أَنَا زَوْجُ الْبَتُولِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ- فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ، النَّقِيَّةِ الزَّكِيَّةِ الْمَبَرَّةِ الْمَهْدِيَّةِ حَبِيبَةِ حَبِيبِ اللهِ". (معانی الاخبار، ص۵۸).

"میں [علیؑ] اُس بتول کا شوہر ہوں، جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ ہیں، جو پرہیزگار، پاکیزہ، طاہرہ، نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور اللہ کے حبیبؐ کی محبوبۂ دل ہیں"۔

تیسویں فضیلت: فاطمہؑ کے دشمن دوزخ میں

"یَا فَاطِمَةُ لَوْ أَنَّ كُلَّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ وَ كُلَّ مَلَكٍ قَرَّبَهُ شَفَعُوا فِي كُلِّ مُبْغِضٍ لَكِ غَاصِبٍ لَكِ مَا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنَ النَّارِ أَبَدا".

(کنزالفوائد، ج۱، ص۱۵۰).

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہؑ! اگر اللہ تعالیٰ کا مبعوث فرمایا ہوا ہر نبیؑ، اور ہر وہ مقرّب فرشتہ جسے بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل ہے، تیرے کسی دشمن اور تیرے حق پر غاصبانہ دست درازی کرنے والے کے حق میں شفاعت کرے، تب بھی اللہ تعالیٰ اسے آتشِ دوزخ سے نہ نکالے گا"۔

اکتیسویں فضیلت: فاطمہؑ کا حکم امرِ خدا

"یَا عَلِيُّ انْفُذْ لِمَا أَمَرَتْكَ بِهِ فَاطِمَةُ فَقَدْ أَمَرْتُهَا بِأَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا جَبْرَئِيلُ ع وَ اعْلَمْ يَا عَلِيُّ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيَتْ عَنْهُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ وَ كَذَلِكَ رَبِّي وَ مَلَائِكَتُهُ يَا عَلِيُّ وَيْلٌ لِمَنْ ظَلَمَهَا وَ وَيْلٌ لِمَنِ ابْتَزَّهَا حَقَّهَا وَ وَيْلٌ لِمَنْ هَتَكَ حُرْمَتَهَا". (بحار الانوار، ج۲۲، ص۴۸۴)

"پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! فاطمہؑ تمہیں جس امر کا حکم دیں، اسے بجالاؤ، کیونکہ میں نے بھی فاطمہؑ کو ان امور کی ہدایت فرمائی ہے جن کا حکم جبرئیلؑ نے دیا تھا اور اے علیؑ! یہ بات خوب جان لو کہ جس شخص سے میری دخترِ گرامی فاطمہؑ راضی و خوشنود ہے، میں بھی اس سے راضی و خوشنود ہوں اور اسی طرح میرا پروردگار اور اس کے فرشتے بھی اس سے راضی و خوشنود ہیں، اے علیؑ! ہلاکت و بربادی ہے اُس شخص کے لئے جس نے فاطمہؑ پر ظلم کیا اور ہلاکت ہے اُس کے لئے جس نے اُس کا حق غصب کیا اور ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جس نے اُس کی حرمت کو پامال کیا"۔

بارہواں باب

◆ احادیثِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

چالیس احادیث

احادیثِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

تمہیدی کلمات

شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ جاننا ہو تو تاریخ کے اوراق کافی نہیں، بلکہ بی بیؑ کے اپنے کلمات کی طرف بھی رجوع کرنا ہوگا، کیونکہ جس دل میں معرفتِ خدا کی گہرائی، وحیِ الٰہی کی روشنی اور تربیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو بسی ہو، اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ اپنے اندر معرفت کا ایک جہاں لئے ہوتا ہے، شہزادیِ کونینؑ کی حیاتِ طیبہ صرف عبادت، صبر و ایثار اور عظیم کردار کا نام نہیں، بلکہ آپؑ کا کلام بھی ہدایت، حکمت اور معرفت کا ایک روشن باب ہے، آپؑ نے جہاں اپنے عمل سے دین کی ترجمانی فرمائی، وہیں اپنی احادیث اور خطبات کے ذریعے بھی حقائقِ توحید، رسالت، امامت، عبادت اور انسانی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا۔

حضرت فاطمہؑ کی زبانِ اقدس سے نکلنے ہوئے الفاظ اس گھر کی آواز ہیں جہاں وحی اترتی تھی، یہ اس مکتب کی تعلیمات ہیں جس کے معلم خود رسولِ خداؐ تھے، اور یہ اس قلبِ مطہر کی ترجمانی ہیں جسے نبوت نے اپنی آغوش میں پروان چڑھایا، جب شہزادیِ کونینؑ لب کشا ہوتی ہیں تو ایک بیٹی کی آواز کے ساتھ ساتھ دخترِ رسولؐ، زوجۂ ولایت اور مادرِ امامت کی آواز بھی سنائی دیتی ہے، آپؑ کے کلمات میں عقیدے کی پختگی بھی ہے، عبادت کی روح بھی، اخلاق کی بلندی بھی

ہے اور حق و حقیقت کی پاسداری کا درس بھی، آئیے! اب اس عظیم المرتبت ہستی کے ان ارشادات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جن میں الفاظ کم اور معانی کا ایک جہان پوشیدہ ہے، شاید ان کلمات کی روشنی میں ہمیں حضرت فاطمہ زہراؑ کے علم، معرفت، تقویٰ اور مقامِ بندگی کی کچھ جھلک نصیب ہو سکے:

پہلی حدیث: عقیدۂ توحید

"قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةٌ جُعِلَ الْإِخْلَاصُ تَأْوِيلَهَا، وَضُمِّنَ الْقُلُوبُ مَوْصُولَهَا، وَأَنَارَ فِي الْفِكْرَةِ مَعْقُولُهَا، الْمُمْتَنِعُ مِنَ الْأَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ، وَمِنَ الْأَلْسُنِ صِفَتُهُ، وَ مِنَ الْأَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ، ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَ أَنْشَأَهَا بِلَا احْتِذَاءِ أَمْثِلَةٍ امْتَثَلَهَا، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهِ، وَ ذَرَأَهَا بِمَشِيَّتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا، وَ لَا فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، إِلَّا تَثْبِيتاً لِحِكْمَتِهِ، وَ تَنْبِيهاً عَلَى طَاعَتِهِ، وَإِظْهَاراً لِقُدْرَتِهِ، وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَ إِعْزَازاً لِدَعْوَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ الثَّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ، وَ وَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، زِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نَقِمَتِهِ وَ حِيَاشَةً مِنْهُ إِلَى جَنَّتِهِ". (بحار الانوار، ج۲۹، ص۲۲۱).

"میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یہ وہ کلمۂ توحید ہے جس کی حقیقت و تاویل اخلاص قرار دی گئی ہے، جس کے باطن کو دلوں میں پیوست کر دیا گیا ہے اور جس کی معقول حقیقت فکر و تدبر میں روشن کر دی گئی ہے، وہ ذات ایسی ہے کہ آنکھیں اس کی رؤیت سے عاجز و محروم ہیں، زبانیں اس کی حقیقی صفت بیان کرنے سے ناتواں ہیں اور وہم و خیال اس کی کیفیت کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں، اس

نے تمام موجودات کو بغیر کسی سابقہ مادّے کے وجود بخشا، یعنی ایسی کسی چیز سے نہیں بنایا جو ان سے پہلے موجود ہو، اس نے انہیں کسی پہلے سے قائم نمونے کی پیروی اور کسی سابق مثال کی نقل کے بغیر پیدا فرمایا، اپنی قدرت سے انہیں وجود عطا کیا اور اپنی مشیت سے انہیں پھیلا دیا، اسے نہ ان کے پیدا کرنے کی کوئی حاجت تھی اور نہ ان کی صورت گری میں اس کے لئے کوئی ذاتی منفعت تھی، بلکہ ان کی تخلیق کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس کی حکمت کا اثبات ہو، اس کی اطاعت کی طرف متنبہ کیا جائے، اس کی قدرت کا اظہار ہو، اس کی مخلوق اس کی بندگی بجالائے اور اس کی دعوت کو غلبہ و عزت حاصل ہو پھر اس نے اپنی اطاعت کے بدلے ثواب مقرر فرمایا اور اپنی نافرمانی پر عذاب رکھا، تاکہ اپنے بندوں کو اپنے عذاب و انتقام سے بچائے اور انہیں اپنی جنت کی جانب کھینچ کر لے جائے"۔

دوسری حدیث: بعثتِ پیغمبرؐ کا مقصد

" قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: أَشْهَدُ أَنَّ أَبِي مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اخْتَارَهُ قَبْلَ أَنْ أَرْسَلَهُ وَ سَمَّاهُ قَبْلَ أَنِ اجْتَبَاهُ وَ اصْطَفَاهُ قَبْلَ أَنِ ابْتَعَثَهُ إِذِ الْخَلَائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُونَةٌ وَ بِسَتْرِ الْأَهَاوِيلِ مَصُونَةٌ وَ بِنِهَايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ عَلَماً مِنَ اللهِ تَعَالَى بِمَآيِلِ الْأُمُورِ وَ إِحَاطَةً بِحَوَادِثِ الدُّهُورِ وَ مَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْأُمُورِ ابْتَعَثَهُ اللهُ إِتْمَاماً لِأَمْرِهِ وَ عَزِيمَةً عَلَى إِمْضَاءِ حُكْمِهِ وَ إِنْفَاذاً لِمَقَادِيرِ رَحْمَتِهِ فَرَأَى الْأُمَمَ فِرَقاً فِي أَدْيَانِهَا عُكَّفاً عَلَى نِيرَانِهَا عَابِدَةً لِأَوْثَانِهَا مُنْكِرَةً لِلّٰهِ مَعَ عِرْفَانِهَا فَأَنَارَ اللهُ بِأَبِي مُحَمَّدٍ ص ظُلَمَهَا وَ كَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَهَا وَ جَلَى عَنِ الْأَبْصَارِ غُمَمَهَا وَ قَامَ فِي النَّاسِ بِالْهِدَايَةِ فَأَنْقَذَهُمْ مِنَ

الْغَوَايَةِ وَبَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمَايَةِ وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ وَدَعَاهُمْ إِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ ". (بحار الانوار، ج۲۹، ص۲۲۱).

"میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والدِ گرامی حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ نے انہیں رسالت پر مبعوث فرمانے سے پہلے ہی منتخب فرمالیا تھا اور برگزیدہ کرنے سے پہلے ہی ان کا نام مقرر فرمادیا تھا اور انہیں مبعوث کرنے سے پہلے ہی چن کر مصطفیٰ بنا لیا تھا، اس وقت تمام مخلوقات عالمِ غیب میں پوشیدہ تھیں، ہولناک پردوں میں محفوظ تھیں اور عدم کی آخری منزل سے وابستہ تھیں، یہ سب اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو امور کے انجام کا کامل علم تھا، زمانوں کے پیش آنے والے حوادث کا مکمل احاطہ تھا اور واقعات کے وقوع پذیر ہونے کے مقامات و مواقع کا پورا علم تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے والدِ گرامی حضرت محمدؐ کو مبعوث فرمایا، تاکہ اپنے امر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کا عزم پورا کرے اور اپنی رحمت کے مقررہ پیمانوں کو جاری فرمائے، آپ نے اقوامِ عالم کو دیکھا کہ وہ اپنے مذاہب میں مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی تھیں، کوئی آتش کدوں میں جمے بیٹھے تھے، کوئی بتوں کی پرستش میں مبتلا تھے اور کوئی اللہ کو پہچانتے ہوئے بھی اس کا انکار کررہے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میرے والدِ گرامی حضرت محمدؐ کے ذریعے ان کی تاریکیوں کو نور میں بدل دیا، دلوں سے جہالت و گمراہی کے پردے ہٹا دیے اور آنکھوں سے غفلت و حیرت کے بادل چھانٹ دئے، آپ لوگوں کے درمیان ہدایت کا پرچم لے کر کھڑے ہوئے، چنانچہ انہیں گمراہی سے نجات دی، نابینائی فکر سے بصیرت عطا کی، انہیں سیدھے اور مضبوط دین کی طرف رہنمائی فرمائی اور راہِ مستقیم کی دعوت دی"۔

تیسری حدیث: نبیؐ پر درود کا ثواب

"قالَتْ فاطمة ع: مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيَّ ثَلاثَةَ أيّام أوْجَبَ اللهُ لَهُ الجَنَّةَ. قُلْتُ لَها: فی حَياتِهِ وَحَياتِكِ؟ قالَتْ: نعَمْ وَبَعْدَ مَوْتِنا".

(بحارالانوار: ج۴۳، ص۱۸۵، ح۱۷).

"حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے والد رسول خداؐ اور مجھ پر تین روز تک درود بھیجے خدا اس پر جنت واجب کر دیتا ہے راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یہ سلام آپ اور آپ کے بابا پر زندگی میں ہے؟، آپؑ نے فرمایا: ہمارے زندگی میں بھی اور ہماری موت کے بعد بھی"۔

چوتھی حدیث: حضرت علیؑ امامت کا محور

"قالَتْ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): وَهُوَ الإمامُ الرَبّانی، وَالْهَيْكَلُ النُّورانی، قُطْبُ الأقْطابِ، وَسُلالَةُ الأطْيابِ، النّاطِقُ بِالصَّوابِ، نُقْطَةُ دائِرَةِ الإمامَةِ". (ریاحین الشّریعہ، ج۱، ص۹۳).

"حضرت علی علیہ السلام ربّانی امام، نور اور روشنی کا پیکر، تمام موجودات اور عارفین کا مرکزِ توجہ اور طاہرین و طیبین کے خاندان کے پاک و طیب فرزند ہیں، وہ حق بولنے والے متکلّم ہیں، وہ امامت و قیادت کا مرکز و محور ہیں".

پانچویں حدیث: حضرت علیؑ فرشتوں کے بھی قاضی

"عن عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُود، قالَ: أتَيْتُ فاطِمَةَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْها، فَقُلْتُ: أيْنَ بَعْلُكِ؟ فَقالَتْ (عليها السلام): عَرَجَ بِهِ جِبْرئيلُ إلَى السَّماءِ، فَقُلْتُ: فيما ذا؟ فَقالَتْ: إنَّ نَفَراً مِنَ الْمَلائِكَةِ تَشاجَرُوا فی

شَيْئٍ، فَسَأَلُوا حَكَماً مِنَ الْآدَمِيّينَ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ أَنْ تَتَخَيَّرُوا، فَاخْتارُوا عَلِيَّ بْنِ أَبِي طالِب (عَلَيْهِ السَّلَامُ)".

(اختصاص شیخ مفید: ص ۲۱۳، س ۷، /بحارالانوار: ج ۷۳، ص ۱۵۰، ح ۱۵)

"عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے شوہر کہاں ہیں؟ جناب فاطمہ زہراؑء نے فرمایا: انھیں جبرئیلؑ آسمان پر لے گئے ہیں، میں نے عرض کیا، کس سلسلہ میں؟ فرمایا: ملائکہ کے درمیان کسی چیز کو لے کر نزاع ہوا تھا تو انھوں نے کسی انسان کو حاکم بنانے کی خواہش کی، اللہ نے ان پر وحی کی کہ کسی کو انتخاب کرو، چنانچہ ملائکہ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو منتخب کر لیا"۔

چھٹی حدیث: غدیر کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہا

"قالَتْ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): إِلَيْكُمْ عَنِّي، فَلا عُذْرَ بَعْدَ غَدِيرِ كُمْ، وَ الْأَمْرُ بعد تقصير كُمْ، هَلْ تَرَكَ أَبِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمّ لِاحَدٍ عُذْراً".

(خصال: ج ۱، ص ۱۷۳، /احتجاج طبرسیؒ: ج ۱، ص ۱۴۶).

"حضرت فاطمہ زہراؑء نے (مہاجرین وانصار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا) تم مجھ سے دور ہو جاؤ، غدیر کے بعد تمہارے پاس کوئی عذر نہیں ہے، کوتاہیوں کے بعد بہانہ تراشی کرتے ہو، کیا میرے بابا نے غدیر خم کے دن کسی کے لئے کوئی عذر باقی رکھا تھا"۔

ساتویں حدیث: محمدؐ وعلیؑ امت کے باپ

"قالَتْ (سلام الله عليها): أَبَوا هِذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ، يُقِيمانِ أَوَدَهُمْ، وَ يُنْقِذانِ مِنَ الْعَذابِ الدّائِمِ إِنْ أَطاعُوهُما، وَ يُبيحانِهِمُ النَّعيمَ الدّائِمَ إِنْ وافَقُوهُما". (بحارالانوار، ج ۲۳، ص ۲۵۹، ح ۸).

"حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں، اس امت کے باپ ہیں، دونوں امت کے انحراف کو سیدھا اور عذاب دائمی سے امت کو نجات دلاتے ہیں اگر امت ان کی اطاعت کرے اور دونوں امت کو دائمی نعمت سے بہرہ مند کرتے ہیں اگر امت ان کے ہمراہ ہو جائے"۔

آٹھویں حدیث: حضرت علیؑ نے فریضۂ الٰہی پر عمل کیا

"قالَتْ (سلام اللہ علیہا): ما صَنَعَ أبُو الْحَسَنِ إلاّ ما کانَ یَنْبَغی لَهُ وَ لَقَدْ صَنَعُوا ما اللهُ حَسیبُهُمْ وَ طالِبُهُمْ"۔ (بحارالانوار، ج۲۸، ص۳۵۵)۔

"جو کچھ ابوالحسنؑ نے انجام دیا [رسول اللہؐ کی تدفین اور بیعت کے سلسلے میں] وہی ان کے لئے مناسب تھا اور جو کچھ لوگوں نے انجام دیا ہے اللہ اس کا ان سے حساب لے گا اور ان سے مؤاخذہ کرے گا"۔

نویں حدیث: اے ابوالحسنؑ امرِ الٰہی پر صبر کرنا

" قالَتْ (علیہا السلام): یا أبَا الْحَسَنِ! إنَّ رَسُولَ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عَهِدَ إلَیَّ وَ حَدَّثَنی أنّی أوَّلُ أهْلِهِ لُحُوقاً بِهِ وَ لا بُدَّ مِنْهُ، فَاصْبِرْ لِاَمْرِ اللهِ تَعالی وَ ارْضَ بِقَضائِهِ"۔

"اے ابوالحسنؑ! اللہ کے رسولؐ نے مجھ سے عہد لیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں ان کے خانوادہ میں سب سے پہلے ان سے ملحق ہونے والی ہوں اور یہ ہو کے رہے گا لہٰذا امر الٰہی کے آگے صبر کیجئے اور اس کے فیصلہ پر راضی رہئے"۔

دسویں حدیث: حضرت علیؑ کے محبّ خوش سعاد تمند

"قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: انَّ السَّعِيْدَ، كُلّ السَّعِيْد، حَقّ السَعِيد مَن أحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَوتِه". (امالی شیخ طوسیؒ، ص۲۴۹).

"بے شک حقیقت اور مکمل سعاد تمند شخص وہ ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے آپ کی زندگی میں اور زندگی کے بعد محبت رکھے"۔

گیارہویں حدیث: قائم آلِ محمدؐ، نسل فاطمہؑ سے

"قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: أمّا وَاللهِ، لَوْ تَرَكُوا الْحَقَّ عَلى أهْلِهِ وَ اتَّبَعُوا عِتْرَةَ نَبيّه، لَمّا اخْتَلَفَ فِي اللهِ اثْنانِ، وَ لَوَرِثَها سَلَفٌ عَنْ سَلَف، وَ خَلْفٌ بَعْدَ خَلَف، حَتّى يَقُومَ قائِمُنا، التّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)". (بحارالانوار، ج۳۶، ص۳۵۲، ح۲۲۴).

"خدا کی قسم! اگر حقِ خلافت کو اس کے اہل کے سپرد کر دیتے اور اپنے نبیؐ کی عترت کے تابع ہو جاتے تو دو آدمیوں کے درمیان کبھی کسی دینی مسئلہ میں اختلاف نہ ہوتا اور [خلافت و امامت کا عہدہ] لائق اور شائستہ افراد سے لائق اور شائستہ افراد کی طرف منتقل ہوتا رہتا، یہاں تک کہ ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو جاتا جو میرے فرزند حسینؑ کے نویں بیٹے ہیں"۔

بارہویں حدیث: شیعانِ اہل بیتؑ جنت کے بہترین لوگ

"قَالَتْ فَاطِمَةُ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): شيعَتُنا مِنْ خِيارِ أهْلِ الْجَنَّةِ وَكُلُّ مُحِبّينا وَ مَوالي أوْليائِنا وَ مُعادي أعْدائِنا وَ الْمُسْلِمُ بِقَلْبِهِ وَ لِسانِهِ لَنا". (بحارالانوار: ج۶۸، ص۱۵۵).

" ہمارے شیعہ اور ہمارے سارے محبّ اور ہمارے چاہنے والوں کے چاہنے والے اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور دل وزبان سے ہماری پیروی کرنے والے سب کے سب جنت کے بہترین لوگ ہیں"۔

تیرہویں حدیث: حقیقی شیعہ

" قالَتْ فَاطِمَةُ(ع) : إنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِما أمَرْناكَ وَ تَنْتَهي عَمّا زَجَرْناكَ عَنْهُ، فَأَنْتَ مِنْ شيعَتِنا، وَإلاّ فَلا". (بحار الانوار، ج۶۵، ص۱۵۵).

"اگر تم ہم اہل بیتؑ عصمت وطہارت کے اوامر پر عمل کرو اور جن چیزوں سے ہم نے منع کیا ان سے اجتناب کرو تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو ورنہ نہیں"۔

چودہویں حدیث: شیعوں کی فکر

"قالَتْ: (عليها السلام): إلهي وَ سَيِّدي، أَسْئَلُكَ بِالَّذينَ اصْطَفَيْتَهُمْ، وَ بِبُكاءِ وَلَدَيَّ في مُفارِقَتي أَنْ تَغْفِرَ لِعُصاةِ شيعَتي، وَشيعَةِ ذُرِّيَتي".

" خدایا! میرے مولا و آقا! میں تجھ سے ان ذوات مقدسہ کا واسطہ دے کر طلب کرتی ہوں جنھیں تو نے مصطفیٰ بنایا ہے اور اپنی ذرّیت کی گریہ و بکاء کا واسطہ دے کر طلب کرتی ہوں جو مجھ سے بچھڑ جائیں گے کہ میرے گنہگار شیعوں کو اور میری ذریت کے شیعوں کو بخش دے"۔

پندرہویں حدیث: قیامت کی یاد

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: يا أَبَة، ذَكَرْتُ الْمَحْشَرَ وَوُقُوفَ النّاسِ عُراةً يَوْمَ الْقيامَةِ، وا سَوْأتاهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ". (کشف الغمّہ: ج۲، ص۵۷).

"حضرت فاطمہؑ نے پیغمبرؐ سے فرمایا: بابا! میں یاد کر رہی ہوں روز محشر کو اور روز قیامت لوگوں کے عریاں کھڑے ہونے کو، اس روز کی اللہ سے پناہ ہے"۔

سولہویں حدیث: گنہگاروں کی شفاعت

"قَالَتْ فَاطِمَةُ(ع): إذا حُشِرْتُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، أَشْفَعُ عُصاةَ أُمَّةِ النَّبِيِّ ص". (احقاق الحقؒ، ج۱۹، ص۱۲۹).

"حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں جب بروز قیامت میں محشور ہوں گی تو امتِ رسولؐ کے گنہگاروں کی شفاعت کروں گی"۔

سترہویں حدیث: آل محمدؐ کی محبت میں مرنا شہادت

"عَنْ فَاطِمَةُ بِنْتَ موسى ابن جَعْفَر (ع)... عَنْ فَاطِمَةَ بِنْت رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ، قالَتْ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ : أَلا مَنْ ماتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً". (عوالم العلوم، ج۲۱، ص۳۵۳)

"حضرت فاطمہ معصومہ قم سلام اللہ علیہا حضرت امام صادق علیہ السلام کی بیٹی سے ایک روایت نقل کرتی ہیں جس کا سلسلہ سند بی بی فاطمہ زہراؑ تک پہنچتا ہے... آپ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! جو شخص آل محمدؐ کی محبت کے ساتھ مرجائے وہ شہید مرا ہے"۔

اٹھارہویں حدیث: شیعہ مبلغین کا آخرت میں مقام

"..... سَمِعْتُ أَبِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِنَّ عُلَمَاءَ شِيعَتِنَا يُحْشَرُونَ فَيُخْلَعُ عَلَيْهِمْ مِنْ خِلَعِ الْكَرَامَاتِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَةِ عُلُومِهِمْ وَ جِدِّهِمْ فِي إِرْشَادِ عِبَادِ اللهِ حَتَّى يُخْلَعَ عَلَى الْوَاحِدِ مِنْهُمْ أَلْفُ أَلْفِ

حُلَّةٍ مِنْ نُورٍ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادِي رَبِّنَا عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الْكَافِلُونَ لِأَيْتَامِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمُ النَّاعِشُونَ لَهُمْ عِنْدَ انْقِطَاعِهِمْ عَنْ آبَائِهِمُ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّتُهُمْ هَؤُلَاءِ تَلَامِذَتُكُمْ وَ الْأَيْتَامُ الَّذِينَ كَفَلْتُمُوهُمْ وَ نَعَشْتُمُوهُمْ فَاخْلَعُوا عَلَيْهِمْ خِلَعَ الْعُلُومِ فِي الدُّنْيَا فَيَخْلَعُونَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أُولَئِكَ الْأَيْتَامِ عَلَى قَدْرِ مَا أَخَذُوا عَنْهُمْ مِنَ الْعُلُومِ حَتَّى إِنَّ فِيهِمْ يَعْنِي فِي الْأَيْتَامِ لَمَنْ يُخْلَعُ عَلَيْهِ مِائَةُ أَلْفِ خِلْعَةٍ وَ كَذَلِكَ يَخْلَعُ هَؤُلَاءِ الْأَيْتَامُ عَلَى مَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُمْ ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ أَعِيدُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءِ الْكَافِلِينَ لِلْأَيْتَامِ حَتَّى تُتِمُّوا لَهُمْ خِلَعَهُمْ وَ تُضَعِّفُوهَا لَهُمْ فَيَتِمُّ لَهُمْ مَا كَانَ لَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَخْلَعُوا عَلَيْهِمْ وَ يُضَاعَفُ لَهُمْ وَ كَذَلِكَ مَنْ يَلِيهِمْ مِمَّنْ خَلَعَ عَلَى مَنْ يَلِيهِمْ وَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَمَةَ اللهِ إِنَّ سِلْكَةً مِنْ تِلْكَ الْخِلَعِ لَأَفْضَلُ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَلْفَ أَلْفِ مَرَّةٍ وَ مَا فَضَلَ فَإِنَّهُ مَشُوبٌ بِالتَّنْغِيصِ وَ الْكَدَرِ''. (بحار الانوار، ج۲، ص۳).

''...اس کے بعد [حضرت فاطمہؑ نے فرمایا] میں نے اپنے بابا رسول اللہؐ سے سنا، انھوں نے فرمایا: ہمارے مکتب کے علماء و دانشور اس حال میں میدانِ محشر میں وارد ہوں گے کہ ان کے علم و دانش اور اس راہ میں جدو جہد کے مطابق انھیں خُلعت ہائے کرامت پہنائی جائیں گی اور ان میں کچھ ایسے بھی ہوں گے کہ جنھوں نے اس دنیا میں علم کی حصول میں اور علم و دانش کی ترویج و تبلیغ میں بہت زیادہ زحمات اٹھائی ہوں گی تو انھیں ہزار ہزار نور کے حلّے پہنائے جائیں گے، میدانِ محشر میں خداوند عالم کی طرف سے ندا بلند ہوگی کہ ہاں! اے وہ صاحبان علم و دانش کہ تم نے یتیمان آل محمدؐ کی علمی و دینی و فکری سرپرستی کی تھی، ان کے حقیقی آباء کی آئمہ طاہرینؑ کی رحلت کے بعد تم نے بھرپور شائستگی

کے ساتھ ان کی محافظت و مراقبت و کفالت کی تھی، تم نے انھیں دانش و بینش سے لبریز اور شاداب کر دیا تھا، جس قدر تم نے انھیں علوم سکھلائے اسی مقدار میں اسی طرح اب بھی انھیں جنت کی نورانی خلعتوں سے آراستہ و پیراستہ کرو، اس وقت یہ علماء ان یتیموں اور اپنے شاگردوں کو ان کے حصول علم کے مطابق اور حسبِ مراتب خلعت پہنائیں گے، یہاں تک کہ بعض یتیم لاکھ لاکھ خلعت پاجائیں گے، اس طرح یہ یتیم اپنے شاگردوں کو خلعت تقسیم کریں گے، بعد ازاں اللہ پھر حکم فرمائے گا کہ ان یتیموں کی کفالت کرنے والے علماء کو پھر خلعت دیجئے پھر انھیں وہ خلعت ملیں گے، یہاں تک کہ انھیں دگنا کر دیا جائے گا اور ان شاگردوں میں تقسیم سے قبل جس قدر خلعت ان کے پاس ہوں گے اسی قدر انھیں دگنا کر دیا جائے گا، اس طرح حسب مراتب ان کے خلعت یافتہ شاگردوں کا حال ہوگا، پھر حضرت فاطمہ زہراؑ نے اس عورت سے فرمایا: اے کنیز خدا ان بہشتی خلعتوں کا ایک دھاگہ ان تمام اشیاء جن پر آفتاب چمکتا ہے لاکھ مرتبہ افضل اور اعلیٰ ہے"۔

انیسویں حدیث: قرآن مجید کا تعارف

"زَعِيمُ حَقٍ لَهُ فِيكُمْ وَ عَهْدٌ قَدَّمَهُ إِلَيْكُمْ وَ بَقِيَّةٌ اسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ كِتَابُ اللهِ النَّاطِقُ وَ الْقُرْآنُ الصَّادِقُ وَ النُّورُ السَّاطِعُ وَ الضِّيَاءُ اللَّامِعُ بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ مُنْجَلِيَةٌ ظَوَاهِرُهُ مُغْتَبِطَةٌ بِهِ أَشْيَاعُهُ قَائِداً إِلَى الرِّضْوَانِ أَتْبَاعُهُ مُؤَدٍّ إِلَى النَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ بِهِ تُنَالُ حُجَجُ اللهِ الْمُنَوَّرَةُ وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ وَ مَحَارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَةُ وَ بَرَاهِينُهُ الْكَافِيَةُ وَ فَضَائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ وَ شَرَائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ". (الاحتجاج للطبرسی ۱:۹۹).

"یہ قرآن تمہارے درمیان حق کا پاسدار ہے، اللہ کا وہ عہد ہے جو تمہارے لئے پیش کیا گیا، وہ جانشین ہے جو تمہارے لئے پیچھے چھوڑا گیا ہے، اللہ کی ناطق کتاب اور سچا قرآن ہے، چمکتا نور، روشن چراغ ہے، اس کی بصیرتیں واضح، اس کے اسرار قابل انکشاف، اس کے ظواہر روشن، اس کے پیرو کار قابل رشک، اس کی اتباع کرنے والوں کو رضائے حق کی طرف رہنمائی کرنے والا، اس کے سننے والوں کو نجات تک پہنچانے والا، اس سے اللہ کے نورانی دلائل اور اس کے واجب العمل احکام، قابل اجتناب محرمات، واضح دلائل، مکمل براہین، مطلوبہ فضائل، قابل اجازت اعمال اور واجب العمل شریعت تک رسائی ممکن ہے"۔

بیسویں حدیث: قرآنی سورتوں کی تلاوت کا ثواب

" قَالَتْ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): قَارِئُ الْحَدِيْدِ، وَإِذَا وَقَعَتْ، وَ الرَّحْمٰنِ، يُدْعٰى فِي السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ، سَاكِنُ الْفِرْدَوْس"۔

(عوالم العلوم، ج۱۱، ص۹۱۵)۔

" سورۂ الحدید، سورۂ الواقعہ اور سورۂ الرحمٰن کی تلاوت کرنے والے لوگ آسمانوں میں اور روئے زمین پر جنتی کہلاتے ہیں"۔

اکیسویں حدیث: میری پسندیدہ چیز تلاوتِ قرآن

" قَالَتْ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: تِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ، وَ النَّظَرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ، وَ الْإِنْفَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ"۔

(نہج الحیاۃ، ج:۱، ص۲۷۱)۔

"تمہاری دنیا میں میری پسندیدہ چیزیں تین ہیں: تلاوت قرآن، رسول خداؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنا اور راہ خدا میں انفاق و خیرات کرنا"۔

بائیسویں حدیث: تلاوتِ قرآن کی حضرت علیؑ کو وصیت

"قَالَتْ فَاطِمَةُ(ع):" فَأَكْثِرْ مِنْ تِلاوَةِ الْقُرآنِ، وَالدُّعاءِ، فَإِنَّها ساعَةٌ يَحْتاجُ الْمَيِّتُ فيها إلى أُنْسِ الأحْياء". (بحارالانوار: ج۷۹، ص۲۷).

"حضرت فاطمہؑ نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت میں فرمایا: اے علیؑ! میری قبر پر کثرت سے تلاوت قرآن اور دعا کرنا اس لئے کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں میت کو زندوں سے انسیت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے"۔

تیئیسویں حدیث: ایمان اور نماز کا فلسفہ

"قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: جَعَلَ اللهُ الأيمانَ تَطْهيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَالصَّلاةَ تَنْزيهاً لَكُمْ مِنَ الْكِبْرِ". (ریاحین الشّریعہ، ج۱، ص۳۱۲).

"اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاک رکھنے والا، نماز کو تمہارے لئے تکبّر سے دور رکھنے والا قرار دیا ہے"۔

چوبیسویں حدیث: روزہ کا فلسفہ

قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: جَعَلَ اللهُ... وَ الصِّيامَ تَثْبيتاً لِلْاُخْلاصِ". (ریاحین الشّریعہ، ج۱، ص۳۱۲/احتجاج طبرسی، ج۱، ص۲۵۸).

خداوندعالم نے روزہ کو اس لئے فرض کیا ہے تاکہ اخلاص مضبوط ہو"۔

پچیسویں حدیث: روزہ دار کے آداب

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: ما يَصْنَعُ الصّائِمُ بِصِيامِهِ إذا لَمْ يَصُنْ لِسانَهُ وَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَ جَوارِحَهُ". (مستدرک الوسائل: ج۷، ص۳۳۶)

"حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا: روزہ دار اپنے روزے سے کیا اجر پائے گا جب اس نے اپنی زبان، کان، آنکھ اور دیگر اعضاء بدن کو (گناہوں سے) محفوظ نہیں رکھا"۔

چھبیسویں حدیث: زکوٰۃ کا فلسفہ

" قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: جَعَلَ اللهُ ... الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَنِمَاءً فِي الرِّزْقِ". (احتجاج طبرسی، ج۱، ص۲۵۸).

" خداوند عالم نے زکوٰۃ کو تمہارے نفس کی پاکیزگی و طہارت اور رزق کو وسعت دینے والا بنایا ہے"۔

ستائیسویں حدیث: حج کا فلسفہ

قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: جَعَلَ اللهُ... الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ". (احتجاج طبرسی، ج۱، ص۲۵۸).

"خداوند عالم نے حج کو دین کو استحکام بخشنے والا سبب قرار دیا ہے"۔

اٹھائیسویں حدیث: جہاد اسلام کی عزت

"قَالَتْ فَاطِمَةُ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا): جَعَلَ اللهَ... الْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ وَالصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِيجَابِ الْأَجْرِ". (احتجاج طبرسیؒ، ج۱، ص۲۵۸)

"حضرت فاطمہؑ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جہاد کو اسلام کی عزت اور صبر کو طلب اجر کا معاون قرار دیا ہے"۔

انتیسویں حدیث: امر بالمعروف ونہی عن المنکر

"قَالَتْ فَاطِمَةُ(ع): وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ وَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً مِنَ السُّخْطِ وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ مَنْسَأَةً فِي الْعُمُرِ وَ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ وَ الْقِصَاصَ حَقْناً لِلدِّمَاءِ وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَايِيلِ وَ الْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْسِ وَ اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ وَ تَرْكَ السَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِفَّةِ وَ حَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - وَ أَطِيعُوا اللهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ".

تیسویں حدیث: فقہی مسئلہ بیان کرنے کا اجر

"قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ ع حَضَرَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ الصِّدِّيقَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَتْ إِنَّ لِي وَالِدَةً ضَعِيفَةً وَ قَدْ لُبِسَ عَلَيْهَا فِي أَمْرِ صَلَاتِهَا شَيْءٌ وَ قَدْ بَعَثَتْنِي إِلَيْكِ أَسْأَلُكِ فَأَجَابَتْهَا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ فَثَنَّتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ ثَلَّثَتْ إِلَى أَنْ عَشَّرَتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ خَجِلَتْ مِنَ الْكَثْرَةِ فَقَالَتْ لَا أَشُقُّ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ هَاتِي وَ سَلِي عَمَّا بَدَا لَكِ أَ رَأَيْتِ مَنِ اكْتُرِيَ يَوْماً يَصْعَدُ إِلَى سَطْحٍ بِحِمْلٍ ثَقِيلٍ وَ كَرَاهُ مِائَةُ أَلْفِ دِينَارٍ يَثْقُلُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ لَا، فَقَالَتْ اكْتُرِيتُ أَنَا لِكُلِّ مَسْأَلَةٍ بِأَكْثَرَ مِنْ مِلْءِ مَا بَيْنَ الثَّرَى إِلَى الْعَرْشِ لُؤْلُؤاً فَأَحْرَى أَنْ لَا يَثْقُلَ عَلَيَّ..." (بحار الانوار، ج:۲، ص۳)

"حضرت امام حسن عسکری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صدیقہ فاطمہ زہراؑ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی، اس نے عرض کیا: میری والدہ اس وقت

کمزور وضعفیہ ہیں، انھیں نماز کے دوران فلاں امر میں اشتباہ ہوا ہے، انہوں نے مجھے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے کہ میں آپ سے یہ مسئلہ دریافت کروں، حضرت فاطمہؑ نے اس عورت کو مسئلہ بتایا اور وہ چلی گئی، لیکن پھر وہ دوسری مرتبہ آپؑ کے پاس وہی مسئلہ لے کر آئی، آپؑ نے اسے جواب دیا اور وہ چلی گئی، حتیٰ کہ وہ اس طرح دس مرتبہ آپؑ کے پاس آئی اور آپؑ نے ہر بار بغیر کسی تھکاوٹ اور الجھن کے اسے جواب دیا، آخر کار وہ عورت اپنی بار بار آمد رفت سے شرمندہ ہوئی اور اس نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے دخترِ رسولؐ میں آپ کے لئے زحمت و مشقت کا باعث بنی ہوں، مجھے معاف کر دیجے، آپؑ نے فرمایا: اے میری دوست! دیکھو ایک شخص کو مزدوری کے لئے کہا گیا کہ وہ بھاری چیز چھت پر لے جائے اور اس کی اجرت ایک لاکھ دینار مقرر کی گئی ہو، کیا یہ کام اس آدمی پر سنگین و بھاری ہوگا؟ اس عورت نے جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: ہر مسئلہ میں میری جو اجرت مقرر رہے وہ تحت الثریٰ سے لے کر عرش تک موتیوں سے لبریز فضا ہے، اب تیرا کیا خیال ہے؟ کیا تیرا مجھ سے بار بار سوال کرنا مجھ پر مشقت کا باعث ہوگا...“۔

اکتیسویں حدیث: جمعہ کے روز دعا کا بہترین وقت

”قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: اصْعَدْ عَلَى السَّطْحِ، فَإِنْ رَأَيْتَ نِصْفَ عَيْنِ الشَّمْسِ قَدْ تَدَلّٰى لِلْغُرُوبِ فَأَعْلِمْنِي حَتّٰى أَدْعُو“. (معانی الاخبار: ص۳۹۹).

”حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنے غلام سے فرمایا: چھت پر چلے جاؤ اور دیکھو اگر آدھا سورج ڈوب گیا ہے تو مجھے باخبر کرو تاکہ میں دعا کروں“

بتیسویں حدیث: خواتین کے لئے کون سی چیز بہتر

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: خَيْرٌ لِلنِّساءِ أَنْ لا يَرَيْنَ الرِّجالَ وَ لا يَرَاهنَّ الرِّجالُ". (بحارالأنوار: ج۴۳، ص۵۴، ح۴۸).

"حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ (نامحرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (نامحرم) مرد انھیں دیکھیں".

تینتسویں حدیث: خواتین کا جنازہ بھی باپردہ ہو

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: إِنِّي قَدِ اسْتَقْبَحْتُ ما يُصْنَعُ بِالنِّساءِ، إِنَّهُ يُطْرَحُ عَلَى الْمَرْئَةِ الثَّوبَ فَيَصِفُها لِمَنْ رَأى، فَلا تَحْمِلينِي عَلى سَرير ظاهر، أُسْتُرِينِي، سَتَرَكِ اللهُ مِنَ النّار" (کشف الغمّہ: ج۲، ص۶۷).

"جناب فاطمہ زہراؑء نے جناب اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا: جو عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مجھے بے حد ناپسند ہے کہ ایک کپڑا اس کے بدن پر ڈال دیا جاتا ہے جو دیکھنے والوں کے لئے عورت کے جسم کو نمایاں کر دیتا ہے، دیکھو ہرگز مجھے ظاہری چارپائی پر نہ اٹھانا، مجھے پوشیدہ رکھنا خدا تمہیں آتش جہنم سے محفوظ رکھے"۔

چونتیسویں حدیث: نابینا سے بھی پردہ

ایک روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیت زہراؑء میں ایک نابینا آدمی داخل ہوا تو حضرت زہراؑء نے پردہ کیا، رسول اکرمؐ نے فرمایا: جان پدر! یہ شخص نابینا ہے اور دیکھتا نہیں ہے۔

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: إِنْ لَمْ يَكُنْ يَرانی فَإِنِّي أَراه، وَهوَ يَشُمُّ الريح".

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: بابا جان اگر وہ (نابینا) مجھے نہیں دیکھ سکتا تو میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور وہ خوشبو تو سونگھ سکتا ہے"۔
(بحارالانوار، ج ۴۳، ص ۹۱، ح ۱۶)

پینتیسویں حدیث: بہترین شوہر داری

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: يَا أَبَا الْحَسَنِ، إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنْ إِلٰهِي أَنْ أُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ". (امالی شیخ طوسیؒ، ج ۲، ص ۲۲۸).

"بی بی فاطمہؑ نے اپنے شریک حیات حضرت علیؑ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابوالحسنؑ! میں اپنے پروردگار سے شرم کرتی ہوں کہ آپ کو کسی ایسی چیز کی زحمت دوں جسے آپ نہ کر سکتے ہوں"۔

چھتیسویں حدیث: خدمتِ والدین

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: أُلْزَمْ عَجَلَهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَقْدَامِهَا وَ الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةَ". (کنزل العمّال: ج ۱۶، ص ۴۶۲، ح ۴۵۴۴۳).

"ہمیشہ ماں کی خدمت میں رہو اس لئے کہ ماؤں کے پیروں تلے جنت ہے ہمیشہ ماں کی خدمت کرو کیونکہ بہشت اس کے پاس ہے"۔

سینتیسویں حدیث: دسترخوان کے آداب

"قَالَتْ فَاطِمَةُ (ع): فِي الْمَائِدَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَعْرِفَهَا أَرْبَعٌ فِيهَا فَرْضٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا سُنَّةٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا تَأْدِيبٌ فَأَمَّا الْفَرْضُ فَالْمَعْرِفَةُ وَ الرِّضَا وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ وَ أَمَّا السُّنَّةُ فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ الْجُلُوسُ عَلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ وَ الْأَكْلُ

بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَ لَعْقُ الْأَصَابِعِ فَأَمَّا التَّأْدِيبُ فَالْأَكْلُ مِمَّا يَلِيكَ وَ تَصْغِيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ ".

(عوالم العلوم، ج۱۱، ص ۹۲۰).

"عوالم العلوم میں "نفائس اللباب" کے حوالے سے لکھا کہ بی بی فاطمہؑ فرماتی ہیں: دسترخوان بارہ آداب ہیں جن کا علم ہر مسلمان کو ہونا لازم ہے، ان میں سے چار واجب، چار مستحب اور چار رعایت ادب کے لئے ہیں، واجبات کچھ یوں ہیں: معرفت رب، رضائے الٰہی، شکر پروردگار اور بسم اللہ کہنا، اور وہ جو مستحب ہیں یہ ہیں: کھانے سے پہلے وضو کرنا، بائیں پہلو کی جانب بیٹھنا، تین انگلیوں سے لقمہ اٹھانا اور انگلیوں کو چاٹنا اور وہ چار چیزیں جو رعایت ادب کا تقاضا ہیں یہ ہیں: جو کچھ سامنے رکھا ہے اسی کو کھانا [دوسروں کے سامنے سے نہیں] لقمہ چھوٹا اٹھانا، خوب چبا کر کھانا، افراد کی طرف کم ہی دیکھنا".

اڑتیسویں حدیث: خنداں پیشانی

"قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: اَلْبُشْرىٰ فِی وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصاحِبِهِ الْجَنَّةَ". (مستدرک الوسائل: ج۱۲، ص ۲۶۲).

"حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: مومن کے چہرے پر خوشی لانا خوشی لانے والے کے لئے جنت کا سبب بن جاتا ہے"۔

انتالیسویں حدیث: غاصبین فدک میرا جنازہ نہ پڑھیں

"قَالَتْ (علیها السلام): لَا تُصَلِّ عَلَيَّ أُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللهِ وَ عَهْدَ أَبِي رَسُولِ اللهِ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ، وَ ظَلَمُوا إِلَى حَقِّي، وَ أَخَذُوا إِرْثِي، وَ خَرَقُوا صَحِيفَتِي الَّتِي كَتَبَهَا لِي أَبِي بِمِلْكِ فَدَك".

''جن لوگوں نے عہد وپیمان خدا اور میرے پدر بزرگوار رسول خداؐ کے عہد کو امیر المومنین حضرت علیؑ کے حق میں توڑا ہے، میرا حق غصب کیا ہے اور میرے ارث کو چھین لیا ہے اور فدک کی ملکیت کے مسئلہ میں میرے باپ کی تحریر کو پارا کیا ہے ان میں سے کوئی بھی میرے اوپر نماز نہ پڑھے''۔

چالیسویں حدیث: یا علیؑ! میرے بعد امامہؓ سے شادی کرنا

''قالَتْ (علیها السلام): أُوصیكَ اَوّلاً أنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدی بِإبْنَةِ أُخْتی أمامَةَ، فَإنَّها تَكُونُ لِوُلْدی مِثْلی، فَإنَّ الرِّجالَ لابُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّساءِ''.

''میں آپ کو سب سے پہلی وصیت یہ کرتی ہوں کہ آپ میرے بعد میری خالہ زاد بہن امامہؓ سے شادی کرنا کہ وہ میرے بچوں کے لئے میری جیسی ہے اس لئے کہ مردوں کو بہر حال عورت کی ضرورت ہوتی ہے''۔

◆ تیرہواں باب

◈ حضرت فاطمہؑ پر خدا کی خاص عنایتیں (معجزات و کرامات):

- پہلی روایت: شکم میں ماں سے ہم کلام.
- دوسری روایت: فاطمہ مرکزِ عطا و بخشش.
- تیسری روایت: فاطمہؑ کے لئے لباس و زیوراتِ جنت.
- چوتھی روایت: چادرِ فاطمہؑ سے نور کی شعاعیں بلند.
- پانچویں روایت: فاطمہؑ کے لئے بہشتی کھانا.
- چھٹی روایت: فاطمہؑ چکی چلانے کے لئے فرشتے کا نزول.
- ساتویں روایت: مدد کے لئے زمیں کے فرشتے مقرر.
- آٹھویں روایت: جھولا خود بخود ہل رہا تھا.
- نویں روایت: حسنینؑ کے جنت سے لباس نو کا آنا.

حضرت فاطمہؑ پر خدا کی خاص عنایتیں
(آپ کے معجزات و کرامات)

تمہیدی کلمات

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات، بے مثال سخاوت، ایثار اور کرم کا روشن مظہر ہے، آپؑ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نہ صرف روحانی عظمتوں سے سرفراز فرمایا ہے بلکہ اپنی رحمت، برکت اور عطا کا ایسا مرکز بنایا کہ آپؑ کے در سے کوئی سائل محروم واپس نہ لوٹا، چنانچہ متعدّد روایات میں حضرت فاطمہؑ کی سخاوت، ایثار اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی خصوصی برکتوں کا ایسا حسین امتزاج ملتا ہے جو آپؑ کے مقامِ قربِ الٰہی کو نمایاں کرتا ہے، اسی طرح بعض روایات میں اللہ تعالیٰ کی وہ غیر معمولی عنایات بھی بیان ہوئی ہیں جن کے ذریعے حضرت فاطمہ زہراء کی عزت، طہارت اور رفعتِ شان کو آشکار کیا گیا، ان میں جنت سے رزق کا عطا ہونا، ضرورت کے وقت غیبی مدد کا پہنچنا، چکی کا از خود چلنا، جنتی لباس اور زیورات کا عطا کیا جانا اور دیگر خارقِ عادت واقعات شامل ہیں، یہ تمام واقعات درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنے خاص بندوں پر اس کی خصوصی تائید کے مظاہر ہیں، قرآنِ کریم بھی اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو عام اسباب سے ہٹ کر اپنی رحمت و نصرت سے

نواز تا ہے، جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس جنتی رزق کا آنا اور دیگر انبیاء واولیائے الٰہی کے معجزات وکرامات اس کی واضح مثالیں ہیں۔

یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ ان روایات کا اصل مقصود محض خارقِ عادت امور کا بیان نہیں، بلکہ حضرت فاطمہ زہراء اسلام اللہ علیہا کی کامل عبودیت، بے مثال اخلاص، ایثار، توکل اور قربِ الٰہی کو نمایاں کرنا ہے، کرامت بذاتِ خود مقصد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مقرب بندوں کی تکریم اور ان کی عظمت کو آشکار کرنے کا ایک ذریعہ ہے، اسی لئے ان روایات میں جہاں اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کا ذکر ہے، وہیں حضرت فاطمہؑ کی سیرت کا وہ پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے کہ آپؑ ہر نعمت کو اللہ کی رضا، بندگانِ خدا کی خدمت اور دینِ الٰہی کی سربلندی کے لئے بروئے کار لاتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ آپؑ کی حیاتِ مبارکہ میں ظاہر ہونے والی یہ خصوصی عنایات محض تاریخی واقعات نہیں بلکہ اہلِ ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کے بلند مقام و مرتبے کی دائمی نشانیاں ہیں، ذیل میں چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی روایت: شکم میں ماں سے ہم کلام

"دَخَلَ رَسُولُ اللهِ (ص) يَوْماً فَسَمِعَ خَدِيجَةُ تُحَدِّثُ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهَا يَا خَدِيجَةُ مَنْ تُحَدِّثِينَ قَالَتِ الْجَنِينَ الَّذِي فِي بَطْنِي يُحَدِّثُنِي وَ يُؤْنِسُنِي".

(امالی شیخ صدوقؒ، ص ۵۹۳).

"ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے تو حضرت خدیجہؑ کو حضرت فاطمہؑ سے تکلم کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: خدیجہؑ! کس سے تکلم کرتی ہو؟ جناب خدیجہؑ نے فرمایا: میں اس بچے سے گفتگو کرتی ہوں جو میرے شکم میں ہے، یہ بچہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میرا مونس وغمخوار ہے"۔

دوسری روایت: فاطمہؑ مرکزِ عطاو بخشش

" عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَلاَةَ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْفَتَلَ جَلَسَ فِي قِبْلَتِهِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ إِلَيْهِ شَيْخٌ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْعَرَبِ عَلَيْهِ سَمَلٌ قَدْ تَهَلَّلَ وَ أَخْلَقَ وَ هُوَ لاَ يَكَادُ يَتَمَالَكُ كِبَراً وَ ضَعْفاً فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَسْتَحِثُّهُ الْخَبَرَ فَقَالَ الشَّيْخُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنَا جَائِعُ الْكَبِدِ فَأَطْعِمْنِي وَ عَارِي الْجَسَدِ فَاكْسُنِي وَ فَقِيرٌ فَأَرْشِنِي ..... ".

"امام صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوارؑ سے اور وہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو کر پلٹے تو قبلہ رُخ بیٹھ گئے اور لوگ ان کے گرد بیٹھ گئے، اس دوران ایک بوڑھا عرب مہاجران کی طرف آیا، جس کے کپڑے بوسیدہ اور پرانے تھے اور وہ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے خود کو سنبھال بھی نہیں پا رہا تھا، رسولِ خداؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے اس کا حال پوچھنے لگے، بوڑھا شخص کہنے لگا: اے اللہ کے نبیؐ! میں سخت بھوکا ہوں، پس مجھے کھانا دیجئے، میں برہنہ ہوں، مجھے کپڑا پہنائیے، میں محتاج ہوں میری مدد فرمائیے"۔

"...فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا أَجِدُ لَكَ شَيْئاً وَ لَكِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِ مَنْ يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ يُؤْثِرُ اللهَ عَلَى نَفْسِهِ انْطَلِقْ إِلَى حُجْرَةِ فَاطِمَةَ وَ كَانَ بَيْنَهَا مُلاَصِقَ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الَّذِي يَنْفَرِدُ بِهِ لِنَفْسِهِ مِنْ أَزْوَاجِهِ وَ قَالَ يَا بِلاَلُ قُمْ فَقِفْ بِهِ عَلَى مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَانْطَلَقَ الْأَعْرَابِيُّ

مَعَ بِلاَلٍ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى بَابِ فَاطِمَةَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلاَئِكَةِ وَ مَهْبِطَ جَبْرَئِيلَ الرُّوحِ الْأَمِينِ بِالتَّنْزِيلِ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَ عَلَيْكَ السَّلاَمُ فَمَنْ أَنْتَ يَا هَذَا قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْعَرَبِ أَقْبَلْتُ عَلَى أَبِيكِ سَيِّدِ الْبَشَرِ مُهَاجِراً مِنْ شُقَّةٍ وَ أَنَا يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ عَارِي الْجَسَدِ جَائِعُ الْكَبِدِ فَوَاسِينِي يَرْحَمُكِ اللهُ وَ كَانَ لِفَاطِمَةَ وَ عَلِيٍّ فِي تِلْكَ الْحَالِ وَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثلاثا [ثَلاَثٌ] مَا طَعِمُوا فِيهَا طَعَاماً وَ قَدْ عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ذَلِكَ مِنْ شَأْنِهِمَا فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ إِلَى جِلْدِ كَبْشٍ مَدْبُوغٍ بِالْقَرَظِ كَانَ يَنَامُ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَقَالَتْ خُذْ هَذَا أَيُّهَا الطَّارِقُ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْتَاحَ لَكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ شَكَوْتُ إِلَيْكِ الْجُوعَ فَنَاوَلْتِينِي جِلْدَ كَبْشٍ مَا أَنَا صَانِعٌ بِهِ مَعَ مَا أَجِدُ مِنَ السَّغَبِ قَالَ فَعَمَدَتْ لَمَّا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ قَوْلِهِ إِلَى عِقْدٍ كَانَ فِي عُنُقِهَا أَهْدَتْهُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمِّهَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَطَعَتْهُ مِنْ عُنُقِهَا وَ نَبَذَتْهُ إِلَى الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَتْ خُذْهُ وَ بِعْهُ فَعَسَى اللهُ أَنْ يُعَوِّضَكَ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَأَخَذَ الْأَعْرَابِيُّ الْعِقْدَ".

"حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے کچھ نہیں پاتا، لیکن بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہوں، تم اُس گھر کی طرف جاؤ جس کے رہنے والے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسولؐ ان سے محبت کرتے ہیں اور جو اپنی جان پر اللہ کو ترجیح دیتے ہیں، جاؤ فاطمہؑ کے حجرے کی طرف اور حضرت فاطمہؑ کا گھر رسول اللہؐ کے گھر کے ساتھ ملا ہوا تھا، وہ گھر جس میں نبیؐ اپنی ازواج سے الگ خلوت فرماتے تھے،

پھر کہا: اے بلال! اُٹھو اور اسے فاطمہؑ کے دروازے تک لے جاؤ، اعرابی بلالؓ کے ساتھ روانہ ہوا، جب وہ حضرت فاطمہؑ کے دروازے پر پہنچا تو بلند آواز سے پکارا: سلام ہو آپ پر اے اہل بیت نبوتؐ! اے فرشتوں کے اترنے کی جگہ! اے وہ گھر جہاں روحِ امین جبرائیل پروردگارِ عالم کی طرف سے وحی لے کر آتے ہیں، حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: وعلیکم السلام! تم کون ہو اے شخص؟ اس نے کہا: میں ایک بوڑھا عرب ہوں، میں آپ کے والد، سید البشر کی خدمت میں دور دراز سے ہجرت کرتا ہوا آیا ہوں، اے محمدؐ کی بیٹیؑ! میں برہنہ ہوں، میں بھوکا ہوں، مجھ پر رحم فرمائیے۔ اس وقت فاطمہؑ، علیؑ اور رسول اللہؐ کو تین دن ہو چکے تھے اور کچھ کھائے بغیر گزارا کیا تھا، اور رسولِ خداؐ ان کے اس حال سے واقف تھے، حضرت فاطمہؑ نے ایک دباغت شدہ مینڈھے کی کھال اٹھائی، جس پر حسنؑ و حسینؑ سوتے تھے اور کہا: اے آنے والے! یہ لے لو، ممکن ہے اللہ تمہیں اس سے بہتر عطا فرمائے، اعرابی نے کہا: اے محمدؐ کی بیٹی! میں نے آپ سے بھوک کی شکایت کی تھی اور آپ نے مجھے مینڈھے کی کھال دے دی، اس بھوک کے عالم میں میں اس کا کیا کروں؟ جب حضرت فاطمہؑ نے اس اعرابی کی یہ بات سنی تو وہ اس ہار کو جو ان کی گردن میں تھا، جو ان کی چچازاد بہن فاطمہ بنتِ حمزہ بن عبدالمطلبؓ نے انہیں ہدیہ کیا تھا، اپنی گردن سے اتارا اور اعرابی کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا: یہ لے لو اور اسے بیچ دو، شاید اللہ تمہیں اس کے بدلے اس سے بہتر عطا فرمائے، اعرابی نے وہ ہار لے لیا...“۔

”وَ اِنْطَلَقَ إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْعِقْدَ فَقَالَتْ بِعْهُ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَصْنَعَ لَكَ قَالَ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ وَ كَيْفَ لَا يَصْنَعُ اللهُ لَكَ وَ قَدْ أَعْطَتْكَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ

مُحَمَّدٍ سَيِّدَةُ بَنَاتِ آدَمَ فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي بِشِرَاءِ هَذَا الْعِقْدِ قَالَ اِشْتَرِهِ يَا عَمَّارُ فَلَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ الثَّقَلاَنِ مَا عَذَّبَهُمُ اللهُ بِالنَّارِ فَقَالَ عَمَّارٌ بِكَمِ الْعِقْدُ يَا أَعْرَابِيُّ قَالَ بِشَبْعَةٍ مِنَ الْخُبْزِ وَ اللَّحْمِ وَ بُرْدَةٍ يَمَانِيَّةٍ أَسْتُرُ بِهَا عَوْرَتِي وَ أُصَلِّي فِيهَا لِرَبِّي وَ دِينَارٍ يُبَلِّغُنِي إِلَى أَهْلِي وَ كَانَ عَمَّارٌ قَدْ بَاعَ سَهْمَهُ الَّذِي نَفَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ خَيْبَرَ وَ لَمْ يُبْقِ مِنْهُ شَيْئاً فَقَالَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَاراً وَ مِائَتَا دِرْهَمٍ هَجَرِيَّةٌ وَ بُرْدَةٌ يَمَانِيَّةٌ وَ رَاحِلَتِي تُبَلِّغُكَ أَهْلَكَ وَ شِبَعُكَ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ وَ اللَّحْمِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ مَا أَسْخَاكَ بِالْمَالِ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ انْطَلَقَ بِهِ عَمَّارٌ فَوَفَّاهُ مَا ضَمِنَ لَهُ... ".

"اعرابی وہ ہار لے کر رسولِ خداؐ کی مسجد میں آیا اور اس وقت نبیؐ اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! فاطمہ بنتِ محمدؐ نے مجھے یہ ہار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے بیچ دوں، شاید اللہ میرے لئے کوئی بہتر سبب بنا دے، یہ سن کر رسولِ خداؐ رو پڑے اور فرمایا: اللہ تیرے لئے بہتر کیوں نہ کرے، جب کہ یہ ہار تجھے فاطمہ بنتِ محمدؐ نے دیا ہے، جو تمام عورتوں کی سردار ہے! پھر عمار بن یاسرؓ کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسولِ خداؐ! کیا آپ مجھے یہ ہار خریدنے کی اجازت دیتے ہیں؟ نبیؐ نے فرمایا: خرید لو عمار! اگر جنّ وانس (ساری مخلوق) بھی اس کے ثواب میں شریک ہو جائیں تو اللہ انہیں آگ کا عذاب نہ دے، عمارؓ نے اعرابی سے پوچھا: یہ ہار کتنے کا ہے، اے اعرابی؟ اعرابی نے کہا: ایک پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت، ایک یمانی چادر جس سے میں اپنی ستر ڈھانپ سکوں اور اسی میں اپنے رب کی نماز پڑھ سکوں اور ایک دینار جو مجھے میرے گھر والوں تک پہنچا دے، عمارؓ نے (حالانکہ انہوں نے خیبر کے مالِ غنیمت سے اپنا حصہ بیچ کر کچھ بھی اپنے

پاس نہ رکھا تھا) کہا: تمہیں بیس دینار، دو سو ہجری درہم، ایک یمانی چادر، میری سواری جو تمہیں تمہارے گھر والوں تک پہنچا دے، اور گندم کی روٹی اور گوشت سے سیر بھر کھانا سب کچھ دوں گا، اعرابی نے کہا: اے مرد! تم مال کے خرچ کرنے میں کتنے سخی ہو! پھر عمارؓ اسے لے گئے اور جو کچھ وعدہ کیا تھا، پورا ادا کر دیا"۔

"...وَ عَادَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَ شَبِعْتَ وَ اِكْتَسَيْتَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ نَعَمْ وَ اِسْتَغْنَيْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، قَالَ فَاجْزِ فَاطِمَةَ بِصَنِيعِهَا فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ اَللَّهُمَّ إِنَّكَ إِلَهٌ مَا اِسْتَحْدَثْنَاكَ وَ لاَ إِلَهَ لَنَا نَعْبُدُهُ سِوَاكَ وَ أَنْتَ رَازِقُنَا عَلَى كُلِّ اَلْجِهَاتِ اَللَّهُمَّ أَعْطِ فَاطِمَةَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَ لاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ فَأَمَّنَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى دُعَائِهِ وَ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى فَاطِمَةَ فِي اَلدُّنْيَا ذَلِكَ أَنَا أَبُوهَا وَ مَا أَحَدٌ مِنَ اَلْعَالَمِينَ مِثْلِي وَ عَلِيٌّ بَعْلُهَا وَ لَوْ لاَ عَلِيٌّ مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُفْوٌ أَبَداً وَ أَعْطَاهَا اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَيْنَ وَ مَا لِلْعَالَمِينَ مِثْلُهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَسْبَاطِ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ كَانَ بِإِزَائِهِ مِقْدَادٌ وَ عَمَّارٌ وَ سَلْمَانُ فَقَالَ وَ أَزِيدُكُمْ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَتَانِي الرُّوحُ يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهَا إِذَا هِيَ قُبِضَتْ وَ دُفِنَتْ يَسْأَلُهَا الْمَلَكَانِ فِي قَبْرِهَا مَنْ رَبُّكِ فَتَقُولُ اللهُ رَبِّي فَيَقُولاَنِ فَمَنْ نَبِيُّكِ فَتَقُولُ أَبِي فَيَقُولاَنِ فَمَنْ وَلِيُّكِ فَتَقُولُ هَذَا الْقَائِمُ عَلَى شَفِيرِ قَبْرِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَلاَ وَ أَزِيدُكُمْ مِنْ فَضْلِهَا إِنَّ اللهَ قَدْ وَكَّلَ بِهَا رَعِيلاً مِنَ الْمَلاَئِكَةِ يَحْفَظُونَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَ مِنْ خَلْفِهَا وَ عَنْ يَمِينِهَا وَ عَنْ شِمَالِهَا وَ هُمْ مَعَهَا فِي حَيَاتِهَا وَ عِنْدَ قَبْرِهَا وَ

عِنْدَ مَوْتِهَا يُكْثِرُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهَا وَ عَلَى أَبِيهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِيهَا فَمَنْ زَارَنِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ زَارَ فَاطِمَةَ فَكَأَنَّمَا زَارَنِي وَ مَنْ زَارَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَكَأَنَّمَا زَارَ فَاطِمَةَ وَمَنْ زَارَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَكَأَنَّمَا زَارَ عَلِيّاً وَمَنْ زَارَ ذُرِّيَّتَهُمَا فَكَأَنَّمَا زَارَهُمَا ... "۔

"اعرابی دوبارہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ نے اس سے پوچھا: کیا تم سیر ہو گئے اور لباس حاصل کر لیا؟ اعرابی نے کہا: جی ہاں ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! میں بے نیاز ہو گیا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تو پھر فاطمہؑ کی اس نیکی کا بدلہ دو۔ اعرابی نے دعا کی: اے اللہ! تو وہ معبود ہے جسے ہم نے نیا نہیں بنایا، نہ ہمارا کوئی معبود تیرے سوا ہے، تو ہی ہر طرف سے ہمارا رزق دینے والا ہے، اے اللہ! فاطمہؑ کو وہ چیز عطا کر جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو نہ کسی کان نے سنا ہو، نبی اکرمؐ نے اس کی دعا پر آمین کہی، پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ نے فاطمہؑ کو دنیا میں یہ سب عطا کیا ہے: میں اس کا باپ ہوں اور مخلوقات میں میرا کوئی مثل نہیں اور علیؑ اُس کے شوہر ہیں اور اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا اور اللہ نے اسے حسنؑ اور حسینؑ عطا کئے ہیں اور تمام جہان میں ان دونوں کی کوئی مثل نہیں، یہ دونوں انبیاء کی نسل کے نوجوانوں کے آقا ہیں اور جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، ان کے برابر مقداد، عمار اور سلمان بیٹھے تھے، پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ فضیلت نہ بتاؤں؟، صحابہؓ نے عرض کیا: ہاں یا رسولَ اللہ! آپؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور بتایا کہ جب فاطمہؑ کا انتقال ہو گا اور انہیں قبر میں رکھا جائے گا تو دو فرشتے ان سے سوال کریں گے: تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیں گی: میرا رب اللہ ہے، پھر پوچھیں گے: تمہارا نبیؐ کون ہے؟ وہ کہیں گی: میرے والد (محمدؐ)، پھر پوچھیں گے: تمہارا ولی کون ہے؟ وہ کہیں گی: یہ جو میری قبر کے

کنارے کھڑے ہیں (علی بن ابی طالبؑ)، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان کی مزید فضیلت نہ بتاؤں؟ اللہ نے فاطمہؑ کے لئے ایک جماعت فرشتوں کی مقرر کی ہے جو اس کی زندگی میں، اس کے اردگرد، آگے پیچھے، دائیں بائیں اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، وہ اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں زندگی میں بھی، اس کی قبر پر بھی اور اس کی وفات کے وقت بھی اور اس پر، اس کے باپ، اس کے شوہر اور اس کے بیٹوں پر کثرت سے درود بھیجتے رہتے ہیں، جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے وہ ایسے ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے فاطمہؑ کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زیارت کی اور جس نے علی بن ابی طالبؑ کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے فاطمہؑ کی زیارت کی اور جس نے حسنؑ و حسینؑ کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے علیؑ کی زیارت کی اور جس نے ان کی اولاد کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے خود ان کی زیارت کی"۔

"... فَعَمَدَ عَمَّارٌ إِلَى الْعِقْدِ فَطَيَّبَهُ بِالْمِسْكِ وَ لَفَّهُ فِي بُرْدَةٍ يَمَانِيَّةٍ وَ كَانَ لَهُ عَبْدٌ اِسْمُهُ سَهْمٌ اِبْتَاعَهُ مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ الَّذِي أَصَابَهُ بِخَيْبَرَ فَدَفَعَ الْعِقْدَ إِلَى الْمَمْلُوكِ وَ قَالَ لَهُ خُذْ هَذَا الْعِقْدَ فَادْفَعْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَنْتَ لَهُ فَأَخَذَ الْمَمْلُوكُ الْعِقْدَ فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَخْبَرَهُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ اِنْطَلِقْ إِلَى فَاطِمَةَ فَادْفَعْ إِلَيْهَا الْعِقْدَ وَ أَنْتَ لَهَا فَجَاءَ الْمَمْلُوكُ بِالْعِقْدِ وَ أَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخَذَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الْعِقْدَ وَ أَعْتَقَتِ الْمَمْلُوكَ فَضَحِكَ الْغُلَامُ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَضْحَكَنِي عِظَمُ بَرَكَةِ هَذَا الْعِقْدِ أَشْبَعَ جَائِعاً وَ كَسَا عُرْيَاناً وَ أَغْنَى فَقِيراً وَ أَعْتَقَ عَبْداً وَ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ".

(بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ، ج۱، ص۱۳۷/بحار الانوار ج۴۳، ص۵۶).

"پس عمارؓ اس ہار کو لے کر اسے مشک سے خوشبودار کیا اور ایک یمنی چادر میں لپیٹ دیا، عمارؓ کا ایک غلام تھا، جس کا نام "سَہم" تھا، جسے انھوں نے خیبر میں ملنے والے اپنے حصّے سے خریدا تھا، عمارؓ نے وہ ہار غلام کو دے کر کہا: یہ ہار لے کر رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو اور (میری طرف سے) تم رسولِ خداؐ کے ہو، غلام ہار لے کر رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عمارؓ کی بات پہنچادی، رسول اللہؐ نے فرمایا: فاطمہؑ کے پاس جاؤ، یہ ہار انہیں دے دو اور (میری طرف سے) تم ان کے ہو، غلام ہار لے کر حضرت فاطمہؑ کے پاس پہنچا اور رسول اللہؐ کا پیغام انہیں دے دیا، حضرت فاطمہؑ نے ہار لے لیا اور غلام کو آزاد کر دیا، غلام ہنسنے لگا، حضرت فاطمہؑ نے پوچھا: اے غلام! تمہیں کس چیز نے ہنسایا؟ اس نے کہا: مجھے اس ہار کی بہت بڑی برکت نے ہنسایا، اس نے ایک بھوکے کو سیر کیا، ایک برہنہ کو لباس دیا، ایک فقیر کو بے نیاز کیا، ایک غلام کو آزاد کیا اور پھر اپنے مالک کے پاس واپس بھی لوٹ آیا"۔

تیسری روایت: فاطمہؑ کے لئے لباس و زیوراتِ جنت

"[الخرائج و الجرائح]، رُوِیَ: أَنَّ الْیَهُودَ کَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاءُوا إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ قَالُوا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ فَنَسْأَلُكَ أَنْ تَبْعَثَ فَاطِمَةَ بِنْتَكَ إِلَی دَارِنَا حَتَّی یَزْدَادَ عُرْسُنَا بِهَا وَ أَلَحُّوا عَلَیْهِ فَقَالَ إِنَّهَا زَوْجَةُ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وَ هِیَ بِحُکْمِهِ وَ سَأَلُوهُ أَنْ یَشْفَعَ إِلَی عَلِیٍّ فِی ذَلِكَ وَ قَدْ جَمَعَ الْیَهُودُ الطِّمَّ وَ الرِّمَّ مِنَ الْحُلِیِّ وَ الْحُلَلِ وَ ظَنَّ الْیَهُودُ أَنَّ فَاطِمَةَ تَدْخُلُ فِی بِذْلَتِهَا وَ أَرَادُوا اسْتِهَانَةً بِهَا فَجَاءَ جَبْرَئِیلُ بِثِیَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَ حُلِیٍّ وَ حُلَلٍ لَمْ یَرَوْا مِثْلَهَا فَلَبِسَتْهَا فَاطِمَةُ وَ تَحَلَّتْ بِهَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِینَتِهَا وَ أَلْوَانِهَا وَ طِیبِهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ فَاطِمَةُ دَارَ

الْيَهُودِ سَجَدَ لَهَا نِسَاؤُهُمْ يُقَبِّلْنَ الْأَرْضَ بَيْنَ يَدَيْهَا وَ أَسْلَمَ بِسَبَبِ مَا رَأَوْا خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ الْيَهُودِ".

(الخرائج والجرائح، ج۲، ص۵۳۸،/بحار الانوار، ج۴۳، ص۳۰).

"یہ روایت کتاب "الخرائج والجرائح" سے نقل کی گئی ہے، روایت یہ کہ ایک یہودی یہاں شادی تھی، وہ رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارا آپ سے حقِ پڑوس ہے، اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹی فاطمہؑ کو ہمارے گھر بھیج دیں تاکہ ہماری شادی ان کی موجودگی سے بابرکت ہوجائے، یہودی نے اس بارے میں شدید اصرار کیا، رسولِ خداؐ نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالبؑ کی زوجہ ہیں اور وہ انہی کے اختیار میں ہیں، یہودی نے رسولِ خداؐ سے گزارش کی کہ وہ اس بارے میں علیؑ سے سفارش فرمائیں، ادھر یہودیوں نے مختلف زیورات، کپڑے اور زینت کا سامان جمع کر رکھا تھا، اور ان کا گمان تھا کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ان کے (دنیاوی) لباس اور زیورات میں شریک ہوں گی تاکہ ان کا مذاق اڑایا جائے یا ان کی شان گھٹائی جائے، لیکن اسی وقت جبرئیل علیہ السلام جنت سے لباس، زیورات اور خوشبوئیں لے کر نازل ہوئے جو دنیا میں کسی نے نہیں دیکھی تھیں، حضرت فاطمہؑ نے وہ لباس و زیورات پہنے اور جب وہ یہودیوں کے گھر گئیں تو ان کی خوشبو، رنگت، اور نورانیت سے سب حیران رہ گئے، یہودی عورتوں نے حضرت فاطمہؑ کے سامنے سجدہ کیا اور زمین کو بوسہ دیا اور جو کچھ انہوں نے دیکھا، اس کے اثر سے بہت سے یہودی مسلمان ہوگئے"۔

یہ روایت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت، طہارت اور جلالتِ قدر پر دلالت کرتی ہے کہ ان کی زیارت اور نورانیت سے یہودیوں کے دلوں پر بھی ایمان کی روشنی طاری ہوگئی۔

چوتھی روایت: چادرِ فاطمہؑ سے نور کی شعاعیں بلند

۳)[المناقب لابن شہر آشوب]، تج، [الخرائج والجرائح]، رُوِیَ: أَنَّ عَلِیّاً اِسْتَقْرَضَ مِنْ یَهُودِیٍّ شَعِیراً فَاسْتَرْهَنَهُ شَیْئاً فَدَفَعَ إِلَیْهِ مُلاَءَةَ فَاطِمَةَ رَهْناً وَ کَانَتْ مِنَ اَلصُّوفِ فَأَدْخَلَهَا اَلْیَهُودِیُّ إِلَی دَارِهِ وَ وَضَعَهَا فِی بَیْتٍ فَلَمَّا کَانَتِ اَللَّیْلَةُ دَخَلَتْ زَوْجَتُهُ اَلْبَیْتَ اَلَّذِی فِیهِ اَلْمُلاَءَةُ بِشُغُلٍ فَرَأَتْ نُوراً سَاطِعاً فِی اَلْبَیْتِ أَضَاءَ بِهِ کُلُّهُ فَانْصَرَفَتْ إِلَی زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ بِأَنَّهَا رَأَتْ فِی ذَلِكَ اَلْبَیْتِ ضَوْءاً عَظِیماً فَتَعَجَّبَ اَلْیَهُودِیُّ زَوْجُهَا وَ قَدْ نَسِیَ أَنَّ فِی بَیْتِهِ مُلاَءَةَ فَاطِمَةَ فَنَهَضَ مُسْرِعاً وَ دَخَلَ اَلْبَیْتَ فَإِذَا ضِیَاءُ اَلْمُلاَءَةِ یَنْشُرُ شُعَاعُهَا کَأَنَّهُ یَشْتَعِلُ مِنْ بَدْرٍ مُنِیرٍ یَلْمَعُ مِنْ قَرِیبٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ فَأَنْعَمَ اَلنَّظَرَ فِی مَوْضِعِ اَلْمُلاَءَةِ فَعَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ اَلنُّورَ مِنْ مُلاَءَةِ فَاطِمَةَ فَخَرَجَ اَلْیَهُودِیُّ یَعْدُو إِلَی أَقْرِبَائِهِ وَ زَوْجَتُهُ تَعْدُو إِلَی أَقْرِبَائِهَا فَاجْتَمَعَ ثَمَانُونَ مِنَ اَلْیَهُودِ فَرَأَوْا ذَلِكَ فَأَسْلَمُوا کُلُّهُمْ. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۰).

"روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے کچھ جَو قرض لئے اور اس کے عوض میں کوئی چیز یعنی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی چادر رہن رکھی، جو کہ اون کی بُنی ہوئی تھی، یہودی اس چادر کو اپنے گھر لے گیا اور ایک کمرے میں رکھ دیا، جب رات ہوئی تو یہودی کی بیوی کسی کام سے اس کمرے میں گئی جہاں وہ چادر رکھی ہوئی تھی، اس نے دیکھا کہ کمرہ نور سے بھر گیا ہے، ایسا چمکدار کہ پورا گھر روشن ہو گیا، وہ فوراً اپنے شوہر کے پاس آئی اور کہا: میں نے اس کمرے میں ایک عجیب سا نور دیکھا ہے، جو ہر طرف پھیل گیا تھا! یہودی کو یہ سن کر تعجب ہوا اور وہ بھول گیا تھا کہ اسی کمرے میں فاطمہ زہراؑ کی چادر رکھی ہے، وہ فوراً اٹھا اور اس کمرے میں گیا، تو کیا دیکھتا ہے کہ چادر سے نور پھوٹ رہا ہے، جیسے چودھویں کے چاند کی روشنی قریب سے چمک رہی ہو وہ

حیران رہ گیا اور غور سے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ نور حضرت فاطمہؑ کی چادر سے ہے، یہ منظر دیکھ کر وہ دوڑتا ہوا اپنے رشتہ داروں کو بلانے گیا اور اس کی بیوی بھی اپنے رشتہ داروں کو لے آئی، یوں اسیّ (۸۰) یہودی جمع ہوئے، سب نے وہ نورانی منظر دیکھا اور سب کے سب مسلمان ہو گئے"۔

پانچویں روایت: فاطمہؑ کے لئے بہشتی کھانا

" [تفسیر العیاشی] ، عَنْ سَيْفٍ عَنْ نَجْمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ ضَمِنَتْ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَمَلَ الْبَيْتِ وَ الْعَجِينَ وَ الْخُبْزَ وَ قَمَّ الْبَيْتِ وَ ضَمِنَ لَهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا كَانَ خَلْفَ الْبَابِ نَقْلَ الْحَطَبِ وَ أَنْ يَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَقَالَ لَهَا يَوْماً يَا فَاطِمَةُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ وَ الَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ مَا كَانَ عِنْدَنَا مُنْذُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ شَيْءٌ نَقْرِيكَ بِهِ قَالَ أَفَلاَ أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَانِي أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئاً فَقَالَ لاَ تَسْأَلِينَ ابْنَ عَمِّكِ شَيْئاً إِنْ جَاءَكِ بِشَيْءٍ [عَفْوٍ] وَ إِلاَّ فَلاَ تَسْأَلِيهِ قَالَ فَخَرَجَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَقِيَ رَجُلاً فَاسْتَقْرَضَ مِنْهُ دِينَاراً ثُمَّ أَقْبَلَ بِهِ وَ قَدْ أَمْسَى فَلَقِيَ مِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ لِلْمِقْدَادِ مَا أَخْرَجَكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ قَالَ الْجُوعُ وَ الَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَيٌّ قَالَ وَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَيٌّ قَالَ فَهُوَ أَخْرَجَنِي وَ قَدِ اسْتَقْرَضْتُ دِينَاراً وَ سَأُوثِرُكَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ فَوَجَدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَالِساً وَ فَاطِمَةُ تُصَلِّي وَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ مُغَطًّى فَلَمَّا فَرَغَتْ اجْتَرَّتْ ذَلِكَ الشَّيْءَ فَإِذَا جَفْنَةٌ مِنْ خُبْزٍ وَ لَحْمٍ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَنَّى لَكِ

هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِمَثَلِكَ وَ مَثَلِهَا قَالَ بَلَى قَالَ مَثَلُكَ مَثَلُ زَكَرِيَّا إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرْيَمَ الْمِحْرَابَ فَوَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا شَهْراً وَ هِيَ الْجَفْنَةُ الَّتِي يَأْكُلُ مِنْهَا الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هِيَ عِنْدَنَا". (تفسیر عیاشی، ج۱، ص۱۷۱).

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت علیؑ سے گھر کے کاموں کی ذمہ داری لی یعنی آٹا گوندھنا، روٹی پکانا اور گھر کی صفائی اور حضرت علی علیہ السلام نے دروازے کے باہر کے کاموں کی ذمہ داری لی، یعنی لکڑیاں لانا اور کھانے کا انتظام کرنا، ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کا حق عظیم بنایا، ہمیں تین دن سے کچھ نہیں ملا جس سے ہم آپ کی ضیافت کر سکیں، فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے چچازاد (یعنی آپ) سے کچھ نہ مانگوں — اگر آپ خود کچھ لائیں تو ٹھیک، ورنہ نہ مانگوں، پھر امیر المؤمنین علیہ السلام باہر نکلے اور ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا، شام ہو چکی تھی کہ راستے میں مقداد بن اسودؓ سے ملاقات ہوئی، پوچھا: اے مقدادؓ! اس وقت تمہیں کس چیز نے باہر نکالا؟ کہا: بھوک نے، اے امیر المؤمنینؑ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کا حق عظیم بنایا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: کیا اس وقت رسولِ خداؐ زندہ تھے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ہاں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے، امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: بھوک ہی تو مجھے بھی باہر لائی ہے، میں نے ایک دینار قرض لیا ہے، یہ تمہیں دیتا ہوں، تم اس سے اپنی ضرورت پوری کرو، پھر

آپ نے وہ دینار مقدادؓ کو دے دیا، اس کے بعد واپس آئے تو دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہیں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نماز میں مصروف ہیں اور ان کے درمیان ایک چیز کپڑے سے ڈھکی ہوئی ہے، جب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے نماز مکمل کی، تو اس کپڑے کو ہٹایا تو دیکھا کہ اس کے نیچے گوشت اور روٹی کا بڑا پیالہ ہے، امیر المؤمنین علیہ السلام نے پوچھا: اے فاطمہؑ! یہ کہاں سے آیا؟ فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے، تب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں تمہیں تمہارے اور فاطمہؑ کے واقعے کی مثال نہ دوں؟ فرمایا: کیوں نہیں، یا رسول اللہؐ!، آپؐ نے فرمایا: تمہاری مثال حضرت زکریا اور مریم علیہما السلام کی طرح ہے، جب زکریا علیہ السلام محراب میں مریمؑ کے حجرہ میں داخل ہوتے اور وہاں رزق پاتے، تو پوچھتے: اے مریمؑ! یہ کہاں سے آیا؟ وہ کہتی: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے، پھر فرمایا: انہوں نے اس کھانے سے ایک مہینہ تک کھایا اور یہ وہی پیالہ ہے جس سے قائم آل محمد علیہ السلام کھائیں گے اور وہ ہم اہلِ بیت کے پاس محفوظ ہے"۔

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی زندگی کا یہ واقعہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ جب بندہ اپنی تمام تر زندگی رضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے غیب کے خزانے کھول دیتا ہے، تین دن کی فاقہ کشی، صبر و قناعت اور شوہر پر بوجھ نہ بننے کا یہ عظیم کردار اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں آسمان سے رزقِ الٰہی اترتا ہے۔

چھٹی روایت: چکی چلانے کے لئے فرشتے کا نزول

''مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَلْمَانَ إِلَى فَاطِمَةَ قَالَ فَوَقَفْتُ بِالْبَابِ وَقْفَةً حَتَّى سَلَّمْتُ فَسَمِعْتُ فَاطِمَةَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ جَوَّا وَ الرَّحَى تَدُورُ مِنْ بَرَّا وَ مَا عِنْدَهَا أَنِيسٌ وَ قَالَ فِي آخِرِ الْخَبَرِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ يَا سَلْمَانُ إِنَّ ابْنَتِي فَاطِمَةَ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهَا وَ جَوَارِحَهَا إِيمَاناً إِلَى مُشَاشِهَا تَفَرَّغَتْ لِطَاعَةِ اللهِ فَبَعَثَ اللهُ مَلَكاً اِسْمُهُ زُوقَابِيلُ وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ جَبْرَئِيلُ فَأَدَارَ لَهَا الرَّحَى وَ كَفَاهَا اللهُ مَئُونَةَ الدُّنْيَا مَعَ مَئُونَةِ الْآخِرَةِ''. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۶).

''حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (امام زین العابدین علیہ السلام) سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ کو حضرت فاطمہؑ کے پاس بھیجا، سلمانؓ کہتے ہیں: میں دروازے پر آکر رکا اور سلام کیا، تو میں نے اندر سے فاطمہؑ کی آواز سنی جو قرآن پڑھ رہی تھیں اور باہر سے چکّی چلنے کی آواز آرہی تھی، حالانکہ ان کے پاس کوئی بھی موجود نہ تھا، روایت کے آخر میں ہے کہ جب میں نے نبیؐ سے یہ ماجرا بیان کیا تو حضورؐ مسکرائے اور فرمایا: اے سلمانؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کا دل اور اس کے تمام اعضا اللہ نے ایمان سے لبریز کردیے ہیں، وہ پوری طرح عبادتِ خدا کے لئے فارغ ہوگئی ہے، پس اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا جس کا نام ''زوقابیل'' ہے اور دوسری روایت میں ''جبرئیل'' کہا گیا ہے، اس نے اس کے لئے چکّی چلائی اور اللہ نے فاطمہؑ کو دنیا کی مشقت سے بھی اور آخرت کی مشقت سے بھی کفایت فرمائی''۔

یہ کوئی عام منظر نہیں کہ ایک طرف حضرت فاطمہ زہراؑء تلاوتِ قرآن میں محو ہوں اور دوسری طرف چکی از خود گردش کر رہی ہو! سلمانؓ کی حیرت بجا تھی، مگر

رسولِ اکرمؐ کی مسکراہٹ نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ جب کوئی بندہ اپنے دل، اپنی روح اور اپنے تمام وجود کو اللہ کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی خدمت کے لئے فرشتوں کو بھی مامور کر دیتا ہے، گویا یہ چکی صرف آٹا نہیں پیس رہی تھی، بلکہ یہ اعلان کر رہی تھی کہ فاطمہؑ کی عبادت اتنی محبوبِ خدا ہے کہ آسمان نے زمین کے کام اپنے ہاتھ میں لے لیے، تاکہ بنتِ رسولؐ کا ایک لمحہ بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔

ساتویں روایت: مدد کے لئے زمین کے فرشتے مقرر

"عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَدْعُو عَلِيّاً فَأَتَيْتُ بَيْتَهُ وَ نَادَيْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ عُدْ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ فِي الْبَيْتِ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الرَّحَى تَطْحَنُ وَ لاَ أَحَدَ عِنْدَهَا فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَدْعُوكَ فَخَرَجَ مُتَوَشِّحاً حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لاَ تَعْجَبْ فَإِنَّ لِلّٰهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحُونَ فِي الْأَرْضِ مُوَكَّلُونَ بِمَعُونَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ص".

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۴۵).

"ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت رسولِ خداؐ نے مجھے بھیجا کہ میں علیؑ کو بلاؤں، میں ان کے گھر آیا اور آواز دی، مگر انہوں نے جواب نہ دیا، میں واپس جا کر نبیؐ کو خبر دی، آپؐ نے فرمایا: واپس جاؤ، وہ گھر میں ہی ہیں، میں دوبارہ اندر گیا تو دیکھا کہ چکّی چل رہی ہے مگر وہاں کوئی موجود نہیں، میں نے علیؑ سے کہا: نبیؐ آپ کو بلا رہے ہیں، تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں باہر نکلے اور حضورؐ کے پاس پہنچے، میں نے جو کچھ دیکھا تھا، وہ سب آپ سے بیان کیا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذرؓ! تعجب نہ

کرو، کیونکہ اللہ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر سیر کرتے رہتے ہیں اور آلِ محمدؐ کی مدد پر مقرر کئے گئے ہیں"۔

ذرا تصور کیجیے! گھر میں کوئی انسان موجود نہیں، مگر چکی پوری روانی سے چل رہی ہے۔ صحابیِ رسولؐ حضرت ابوذرؓ حیران کھڑے یہ منظر دیکھ رہے ہیں، لیکن جب اس حیرت کا ذکر بارگاہِ رسالت میں کرتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اے ابوذرؓ! تعجب نہ کرو، جس گھر میں فاطمہؑ جیسی سیدۂ طاہرہ اور علیؑ جیسے ولیِ خدا رہتے ہوں، وہاں خدمت کے لئے صرف انسان ہی فخر نہیں کرتے، آسمان کے فرشتے بھی مامور ہوتے ہیں۔ یہ چکی نہیں چل رہی، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب گھرانے کی خدمت کے لئے اپنی غیبی قدرت کا ایک جلوہ دکھا رہا ہے، تاکہ دنیا جان لے کہ آلِ محمدؐ کی نصرت کے لئے زمین کے اسباب ہی نہیں، آسمان کی مخلوق بھی حکمِ خدا سے حاضر رہتی ہے۔

آٹھویں روایت: جھولا خود بخود ہل رہا تھا

"رُوِیَ: أَنَّهَا عَلَيْهَا السَّلَامُ رُبَّمَا اِشْتَغَلَتْ بِصَلَاتِهَا وَ عِبَادَتِهَا فَرُبَّمَا بَكَى وُلْدُهَا فَرَأَى الْمَهْدَ يَتَحَرَّكُ وَ كَانَ مَلَكٌ يُحَرِّكُهُ".

(بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۴۵).

"روایت بیان ہوئی ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام جب اپنی نماز اور عبادت میں مشغول ہوتیں، تو کبھی ایسا ہوتا کہ ان کا بچہ رونے لگتا اور دیکھا جاتا کہ جھولا خود بخود ہل رہا ہے، حالانکہ وہاں کوئی نہیں ہوتا، یہ اس لئے کہ ایک فرشتہ وہ جھولا ہلا رہا ہوتا تھا"۔

کیا ہی ایمان افروز منظر ہے! ایک طرف سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ زہراؑ بارگاہِ الٰہی میں سراپا عبادت و مناجات بنی کھڑی ہیں اور دوسری طرف گہوارے

میں معصوم بچے کی آواز بلند ہوتی ہے، بظاہر ماں کو عبادت چھوڑ کر بچے کی طرف متوجہ ہونا چاہیے، لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی اس بندۂ مخلصہ کی عبادت اس قدر محبوب ہے کہ وہ آسمان سے فرشتے کو بھیج دیتا ہے جو گہوارے کو جھلاتا ہے اور بچے کو سکون پہنچاتا ہے، گویا یہ صرف ایک گہوارہ نہیں جھول رہا تھا، بلکہ رحمتِ الٰہی یہ اعلان کر رہی تھی کہ جب فاطمہؑ اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑی ہوتی ہیں تو آسمان ان کی خدمت کے لئے زمین پر اتر آتا ہے۔

نویں روایت: حسنینؑ کے لئے جنت سے لباسِ نو کا آنا

"وَرُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَلثِّقَاتِ اَلْأَخْیَارِ: أَنَّ اَلْحَسَنَ وَ اَلْحُسَیْنَ عَلَیْهِمَا السَّلاَمُ دَخَلاَ یَوْمَ عِیدٍ إِلَی حُجْرَةِ جَدِّهِمَا رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ فَقَالاَ یَا جَدَّاهُ اَلْیَوْمُ یَوْمُ اَلْعِیدِ وَ قَدْ تَزَیَّنَ أَوْلاَدُ اَلْعَرَبِ بِأَلْوَانِ اَللِّبَاسِ وَ لَبِسُوا جَدِیدَ اَلثِّیَابِ وَ لَیْسَ لَنَا ثَوْبٌ جَدِیدٌ وَ قَدْ تَوَجَّهْنَا لِذَلِكَ إِلَیْكَ فَتَأَمَّلَ اَلنَّبِیُّ حَالَهُمَا وَ بَکَی وَ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهُ فِی اَلْبَیْتِ ثِیَابٌ یَلِیقُ بِهِمَا وَ لاَ رَأَی أَنْ یَمْنَعَهُمَا فَیَکْسِرَ خَاطِرَهُمَا فَدَعَا رَبَّهُ وَ قَالَ إِلَهِی أُجْبُرْ قَلْبَهُمَا وَ قَلْبَ أُمِّهِمَا فَنَزَلَ جَبْرَئِیلُ وَ مَعَهُ حُلَّتَانِ بَیْضَاوَانِ مِنْ حُلَلِ اَلْجَنَّةِ فَسُرَّ اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ لَهُمَا یَا سَیِّدَیْ شَبَابِ أَهْلِ اَلْجَنَّةِ خُذَا أَثْوَاباً خَاطَهَا خَیَّاطُ اَلْقُدْرَةِ عَلَی قَدْرِ طُولِکُمَا فَلَمَّا رَأَیَا اَلْخِلَعَ بِیضاً قَالاَ یَا جَدَّاهُ کَیْفَ هَذَا وَ جَمِیعُ صِبْیَانِ اَلْعَرَبِ لاَ یَلْبَسُونَ أَلْوَانَ اَلثِّیَابِ فَأَطْرَقَ اَلنَّبِیُّ سَاعَةً مُتَفَکِّراً فِی أَمْرِهِمَا فَقَالَ جَبْرَئِیلُ یَا مُحَمَّدُ طِبْ نَفْساً وَ قَرَّ عَیْناً إِنَّ صَابِغَ صِبْغَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ یَقْضِی لَهُمَا هَذَا اَلْأَمْرَ وَ یُفَرِّحُ قُلُوبَهُمَا بِأَیِّ لَوْنٍ شَاءَا فَأْمُرْ یَا مُحَمَّدُ بِإِحْضَارِ اَلطَّسْتِ وَ اَلْإِبْرِیقِ فَأُحْضِرَا فَقَالَ جَبْرَئِیلُ یَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَصُبُّ اَلْمَاءَ عَلَی هَذِهِ اَلْخِلَعِ وَ أَنْتَ تَفْرُکُهُمَا بِیَدِكَ

فَتُصْبَغُ لَهُمَا بِأَيِّ لَوْنٍ شَاءَا فَوَضَعَ اَلنَّبِيُّ حُلَّةَ اَلْحَسَنِ فِي اَلطَّسْتِ فَأَخَذَ جَبْرَئِيلُ يَصُبُّ اَلْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ اَلنَّبِيُّ عَلَى اَلْحَسَنِ وَ قَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي بِأَيِّ لَوْنٍ تُرِيدُ حُلَّتَكَ فَقَالَ أُرِيدُهَا خَضْرَاءَ فَفَرَكَهَا اَلنَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذَلِكَ اَلْمَاءِ فَأَخَذَتْ بِقُدْرَةِ اللهِ لَوْناً أَخْضَرَ فَائِقاً كَالزَّبَرْجَدِ اَلْأَخْضَرِ فَأَخْرَجَهَا اَلنَّبِيُّ وَ أَعْطَاهَا اَلْحَسَنَ فَلَبِسَهَا ثُمَّ وَضَعَ حُلَّةَ اَلْحُسَيْنِ فِي اَلطَّسْتِ وَ أَخَذَ جَبْرَئِيلُ يَصُبُّ اَلْمَاءَ فَالْتَفَتَ اَلنَّبِيُّ إِلَى نَحْوِ اَلْحُسَيْنِ وَ كَانَ لَهُ مِنَ اَلْعُمُرِ خَمْسُ سِنِينَ وَ قَالَ لَهُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي أَيَّ لَوْنٍ تُرِيدُ حُلَّتَكَ فَقَالَ اَلْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ أُرِيدُهَا حَمْرَاءَ فَفَرَكَهَا اَلنَّبِيُّ بِيَدِهِ فِي ذَلِكَ اَلْمَاءِ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ كَالْيَاقُوتِ اَلْأَحْمَرِ فَلَبِسَهَا اَلْحُسَيْنُ فَسُرَّ اَلنَّبِيُّ بِذَلِكَ وَ تَوَجَّهَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ إِلَى أُمِّهِمَا فَرِحَيْنِ مَسْرُورَيْنِ فَبَكَى جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَمَّا شَاهَدَ تِلْكَ اَلْحَالَ فَقَالَ اَلنَّبِيُّ يَا أَخِي جَبْرَئِيلُ فِي مِثْلِ هَذَا اَلْيَوْمِ اَلَّذِي فَرِحَ فِيهِ وَلَدَايَ تَبْكِي وَ تَحْزَنُ فَبِاللهِ عَلَيْكَ إِلاَّ مَا أَخْبَرْتَنِي فَقَالَ جَبْرَئِيلُ اِعْلَمْ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ اِخْتِيَارَ اِبْنَيْكَ عَلَى اِخْتِلاَفِ اَللَّوْنِ فَلاَبُدَّ لِلْحَسَنِ أَنْ يَسْقُوهُ اَلسَّمَّ وَ يَخْضَرَّ لَوْنُ جَسَدِهِ مِنْ عِظَمِ اَلسَّمِّ وَ لاَ بُدَّ لِلْحُسَيْنِ أَنْ يَقْتُلُوهُ وَ يَذْبَحُوهُ وَ يُخْضَبَ بَدَنُهُ مِنْ دَمِهِ فَبَكَى اَلنَّبِيُّ وَ زَادَ حُزْنُهُ لِذَلِكَ".

(بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۴۵).

"ایک دن بروز عید امام حسنؑ اور امام حسینؑ اپنے جدّ عالی مقام کے گھر میں آئے، عرض کیا یا جداہ! آج روز عید ہے، اطفال عرب نئے اور رنگا رنگ لباس پہنے ہیں ہمارے کپڑے پرانے ہیں کوئی نیا لباس ہمارے پاس نہیں ہے اس لئے آپ کی خدمت میں آئے ہیں کہ اپنا حال عرض کریں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس حال پہ رونے لگے اس وقت حضرتؐ کے پاس ان شہزادوں کے لائق لباس نہ تھا اور یہ بھی منظور نہ تھا کہ حسنین علیہ السلام کی خاطر شکنی کریں اسی وقت حضرتؐ نے دست دعا قاضی

الحاجات میں بلند کیے اور کہا: خداوندا ان کی دل شکنی نہ کرنا، دعا کرتے ہی فوراً حضرت جبرئیلؑ دو حلّے سفید بہشت سے اپنے ہمراہ لے کر نازل ہوئے، حضرتؐ ان حلّوں کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے، حسنینؑ سے فرمایا: اپنے کپڑے لو خیاطِ قدرت نے سیے ہیں، جب شہزادوں نے اپنی پوشاکِ سفید دیکھی تو عرض کیا: یا جداہ! اطفالِ عرب کے لباس رنگین ہیں اور ہم سفید پہنیں گے ؟، حضرت رسولؐ متفکر ہوئے، تھوڑی دیر اپنا سر جھکائے رکھا، جبرئیلؑ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ فکر نہ فرمائیے ،اپنے دل کو خوش رکھیں آنکھیں آپ کی ٹھنڈی رہیں، قدرت ان کے کپڑوں کو برنگ مرغوب رنگین کرے گا اور ان کے دل شاد کرے گا، یا محمدؐ! ایک طشت اور آفتابہ آپ طلب فرمائیں، جب حاضر کیا تو جبرئیلؑ نے کہا: یا رسول اللہؐ! ان کپڑوں کو طشت میں رکھئے، فرمایا: میں پانی ڈالوں، آپ اپنے دست مبارک سے ملیں ، بس جو رنگ شہزادوں کو پسند و مرغوب ہوگا اسی رنگ سے یہ کپڑے رنگین ہو جائیں گے حضرتؐ نے پہلے لباس حسنؑ کو طشت میں رکھا اور جبرئیلؑ نے پانی ڈالا، حضرتؐ نے امام حسنؑ سے پوچھا: اے نورِ چشم ! کون سا رنگ تم کو چاہیئے ؟ عرض کیا: مجھے رنگ سبز مرغوب ہے، حضرتؐ نے اس جامع کو اپنے دست حق پرست سے ملا، قدرت خدا سے برنگ سبز مانند زبرجد کے رنگین ہو گیا، حضرت نے وہ لباس امام حسنؑ کو پہنا دیا، اس کے بعد امام حسینؑ کا لباس طشت میں رکھا، حضرت جبرئیلؑ نے پانی ڈالا، امام حسینؑ سے پوچھا: تمہیں کون سا رنگ مرغوب ہے ؟ اس وقت آپ کی عمر شریف پانچ سال کی تھی، امام حسینؑ نے عرض کیا: یا جداہ ! مجھے سرخ رنگ بہت مرغوب ہے ، آنحضرتؐ نے اس لباس کو اپنے ہاتھ سے ملا تو وہ مثل یاقوت سرخ ہو گیا اور امام حسینؑ نے زیب تن کیا، رسول خداؐ یہ حال دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دونوں نور نگاہ رسالت شاداں و فرحان اپنی مادر گرامی کے پاس گئے جب حضرت

جبرئیلؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا تو زار زار رونے لگے، آنحضرتؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! تم ایسے خوشی کے دن بھی روتے ہو، تمہیں خدا کی قسم مجھے اس راز سے آگاہ کرو، حضرت جبرئیلؑ نے کہا: یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے فرزندوں نے جو رنگ ہائے مختلف کو اختیار کیا اس کا یہ سبب ہے کہ امام حسنؑ کو زہرِ ستم سے شہید کیا جائے گا اور ان کے جسم مبارک کا رنگ سبز ہو جائے گا اور امام حسینؑ کو شمشیر سے قتل کیا جائے گا، جس میں ان کا جسم خون سے سرخ ہو جائے گا، آنحضرتؐ نے یہ کلام سن کر گریہ کیا اور محزون و مغموم ہوئے"۔

◆ چودھواں باب

◈ نگاہِ قرآن میں غضب و رضائے فاطمہؑ غضب و رضائے رسولؐ:

- آیت کریمہ: رسولؐ کو اذیت دینے والے پر اللہ کی لعنت.
- پہلی حدیث: فاطمہؑ کی فریاد سے کائنات کے ستون لرز اٹھے.
- دوسری حدیث: فاطمہؑ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت.

قرآن کی نظر میں
غضب و رضائے فاطمہؑ غضب و رضائے رسولؐ

تمہیدی کلمات

اسلام میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جن پر عذاب کا ذکر ہوا ہے، لیکن کچھ جرائم ایسے ہیں جن کے بارے میں خود اللہ نے قرآنِ مجید میں دنیا و آخرت کی لعنت کا اعلان فرمایا ہے، ان میں سب سے ہولناک جرم اللہ کے رسولؐ کو اذیت پہنچانا ہے، سوال یہ ہے کہ رسولؐ کو اذیت پہنچانا کیا ہے؟ کیا صرف ان کی ظاہری حیات میں انہیں تکلیف پہنچانا اذیتِ رسولؐ کہلاتا ہے یا آپ کے بعد بھی کوئی ایسا عمل سرزد ہو سکتا ہے جو براہِ راست بارگاہِ رسالت مآب میں گستاخی شمار ہو؟ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شبہے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا، آپؐ نے اپنی دخترِ گرامی حضرت فاطمہ زہراؑء کو اپنی ذات کا ایسا حصہ قرار دیا کہ ان کی خوشی کو اپنی خوشی اور ان کی اذیت کو اپنی اذیت قرار دیا، اس اعلان کے بعد حضرت فاطمہؑ کے ساتھ ہونے والا ہر واقعہ براہِ راست رسولِ خداؐ کے مقام سے وابستہ ہو جاتا ہے اور رسولؐ کو اذیت پہنچانا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا عنوان بن جاتا ہے، اسی لئے اہلِ بیتؑ کی روایات میں حضرت فاطمہؑ کے احترام کو رضائے الٰہی کا معیار قرار دیا گیا ہے، یہاں تک کہ بعض مقامات پر کائنات کے مظاہر بھی حضرت فاطمہؑ کی حرمت کے دفاع کے لئے حرکت میں آتے ہوئے دکھائی دیتے

ہیں مثلاً: آپ کے لئے مسجد کی دیواروں کا بلند ہونا اور بعض روایات میں ان پر ظلم کرنے والوں کے لئے لعنت اور ان کے نام پر ظلم سے نفرت کرنے والوں کے لئے نصرتِ الٰہی کا ذکر ملتا ہے، آنے والی روایات اسی حقیقت کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی ذات اقدس صرف رسولِ اکرمؐ کی بیٹی ہی نہیں، بلکہ حرمتِ رسالت کا زندہ عنوان اور رضائے الٰہی کا معیار بھی ہے:

آیت کریمہ: رسولؐ کو اذیت دینے والے پر اللہ کی لعنت

"﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُهِيناً﴾[1]، قَالَ نَزَلَتْ فِيمَنْ غَصَبَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّهُ وَ أَخَذَ حَقَّ فَاطِمَةَ وَ آذَاهَا وَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ آذَاهَا فِي حَيَاتِي كَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ مَوْتِي وَ مَنْ آذَاهَا بَعْدَ مَوْتِي كَمَنْ آذَاهَا فِي حَيَاتِي وَ مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ﴾".

(بحار الانوار، ج۴۳، ص۲۵، / تفسیر نور الثقلین ج۴، ص۳۰۵).

"بے شک جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دی، اللہ نے اُن پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کیا ہے، یہ آیت اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے امیر المؤمنینؑ کا حق غصب کیا، حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ کا حق چھینا اور انہیں اذیت پہنچائی، جب کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: جس نے فاطمہؑ کو میری زندگی میں اذیت دی، وہ ایسا ہے جیسے اس نے مجھے میری وفات کے بعد اذیت دی اور جس نے انہیں میری وفات کے بعد اذیت دی، وہ ایسا ہے جیسے میری زندگی میں اذیت دی

[1] ۔ سورۂ احزاب، آیت ۵۷.

اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور یہی اللہ کا مذکورہ فرمان ہے"۔

پہلی حدیث: فاطمہؑ کی فریاد سے کائنات کے ستون لرز اٹھے

"أَبُو جَعْفَرٍ الطُّوسِيُّ فِي اِخْتِيَارِ الرِّجَالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ : أَنَّهُ لَمَّا اُسْتُخْرِجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ مَنْزِلِهِ خَرَجَتْ فَاطِمَةُ حَتَّى اِنْتَهَتْ إِلَى الْقَبْرِ فَقَالَتْ خَلُّوا عَنِ اِبْنِ عَمِّي فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تُخَلُّوا عَنْهُ لَأَنْشُرَنَّ شَعْرِي وَ لَأَضَعَنَّ قَمِيصَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى رَأْسِي وَ لَأَصْرُخَنَّ إِلَى اللهِ فَمَا نَاقَةُ صَالِحٍ بِأَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْ وُلْدِي قَالَ سَلْمَانُ فَرَأَيْتُ وَ اللهِ أَسَاسَ حِيطَانِ الْمَسْجِدِ تَقَلَّعَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا حَتَّى لَوْ أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَنْفُذَ مِنْ تَحْتِهَا نَفَذَ فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَ قُلْتُ يَاسَيِّدَتِي وَ مَوْلاَتِي إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ أَبَاكِ رَحْمَةً فَلاَ تَكُونِي نَقِمَةً فَرَجَعَتِ الْحِيطَانُ حَتَّى سَطَعَتِ الْغَبَرَةُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَدَخَلَتْ فِي خَيَاشِيمِنَا"۔ (بحار الانوار، ج۴۳، ص۴۷)۔

"شیخ طوسیؒ نے "اختیار الرجال" میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور سلمان فارسیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کو ان کے گھر سے زبردستی نکالا گیا، تو حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا باہر نکل آئیں، یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر تک پہنچ گئیں اور فرمایا میرے ابن عم (علیؑ) کو چھوڑ دو! اس ذات اقدس کی قسم جس نے حضرت محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اگر تم لوگوں نے انہیں نہ چھوڑا تو میں اپنے سر کے بال پریشاں کرلوں گی اور رسولِ خداؐ کی قمیص اپنے سر پر رکھوں گی اور اللہ سے

فریاد کروں گی، یاد رکھو! صالح نبیؑ کی اونٹنی میرے بیٹوں سے زیادہ محترم نہیں تھی، سلمانؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ مسجد کی دیواروں کی بنیادیں نیچے سے اکھڑنے لگیں، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا، میں قریب گیا اور عرض کیا: اے میری سیدہؑ اور اے میری شہزادیؑ! اللہ نے آپ کے والد ماجد کو رحمت بنا کر بھیجا ہے، تو آپ عذاب کا سبب نہ بنیں، یہ سن کر دیواریں اپنی جگہ واپس آگئیں اور نیچے سے گرد و غبار اُٹھا جو ہمارے نتھنوں میں داخل ہو گیا"۔

ذرا اس منظر کو دل کی آنکھ سے دیکھئے کہ ابھی سیدۂ کائناتؑ نے اپنے بال بھی نہیں کھولے، ابھی رسولِ خداؐ کی قمیصِ مبارک سر پر بھی نہیں رکھی، ابھی بارگاہِ الٰہی میں فریاد بھی نہیں کی، صرف ارادہ ظاہر فرمایا ہے اور کائنات کی بنیادیں ہلنے لگیں، مسجد کی دیواریں اپنی جڑوں سے اکھڑنے لگیں، سلمانؓ کہتے ہیں: میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا، سوچنے کی بات ہے، اگر بنتِ رسولؐ نے ہاتھ اٹھا دئے ہوتے، اگر مظلومۂ کائنات کی آہ عرش تک پہنچ جاتی، اگر صبر کا باندھ ٹوٹ جاتا، تو پھر زمین پر کون باقی رہتا، کیا چاند سورج کی تابانی باقی رہتی، ستاروں کی درخشندگی باقی رہتی، کیا دریا کی روانی باقی رہتی، کیا چمن کی بہار باقی رہتی، کیا پھولوں کی مہک باقی رہتی کیا کلیوں کی چٹخ باقی رہتی، معلوم یہ جو گلشن کائنات آباد ہے شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی بدولت آباد ہے۔

دوسری حدیث: فاطمہؑ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت

"عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّاقِدِ عَنْ بَشَّارٍ الْمُكَارِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكُوفَةِ وَ قَدْ قُدِّمَ لَهُ طَبَقُ رُطَبٍ طَبَرْزَدٍ وَ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا بَشَّارُ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ هَنَّأَكَ اللهُ وَ جَعَلَنِي

فِدَاكَ قَدْ أَخَذَتْنِي الْغِيرَةُ مِنْ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ فِي طَرِيقِي أَوْجَعَ قَلْبِي وَ بَلَغَ مِنِّي فَقَالَ لِي بِحَقِّي لَمَّا دَنَوْتَ فَأَكَلْتَ قَالَ فَدَنَوْتُ فَأَكَلْتُ فَقَالَ لِي حَدِيثَكَ قُلْتُ رَأَيْتُ جِلْوَازاً يَضْرِبُ رَأْسَ امْرَأَةٍ وَيَسُوقُهَا إِلَى الْحَبْسِ وَ هِيَ تُنَادِي بِأَعْلَا صَوْتِهَا الْمُسْتَغَاثُ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ لَا يُغِيثُهَا أَحَدٌ قَالَ وَ لِمَ فَعَلَ بِهَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّهَا عَثَرَتْ فَقَالَتْ لَعَنَ اللهُ ظَالِمِيكِ يَا فَاطِمَةُ فَارْتَكَبَ مِنْهَا مَا ارْتَكَبَ قَالَ فَقَطَعَ الْأَكْلَ وَ لَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى ابْتَلَّ مِنْدِيلُهُ وَ لِحْيَتُهُ وَ صَدْرُهُ بِالدُّمُوعِ ثُمَّ قَالَ يَا بَشَّارُ قُمْ بِنَا إِلَى مَسْجِدِ السَّهْلَةِ فَنَدْعُوَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَسْأَلَهُ خَلَاصَ هَذِهِ الْمَرْأَةِ قَالَ وَ وَجَّهَ بَعْضَ الشِّيعَةِ إِلَى بَابِ السُّلْطَانِ وَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ بِأَنْ لَا يَبْرَحَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ رَسُولُهُ فَإِنْ حَدَثَ بِالْمَرْأَةِ صَارَ إِلَيْنَا حَيْثُ كُنَّا قَالَ فَصِرْنَا إِلَى مَسْجِدِ السَّهْلَةِ وَ صَلَّى كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ - أَنْتَ اللهُ إِلَى آخِرِ الدُّعَاءِ قَالَ فَخَرَّ سَاجِداً لَا أَسْمَعُ مِنْهُ إِلَّا النَّفَسَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ أُطْلِقَتِ الْمَرْأَةُ قَالَ فَخَرَجْنَا جَمِيعاً فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ لَحِقَ بِنَا الرَّجُلُ الَّذِي وَجَّهْنَاهُ إِلَى بَابِ السُّلْطَانِ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا الْخَبَرُ قَالَ قَدْ أُطْلِقَ عَنْهَا قَالَ كَيْفَ كَانَ إِخْرَاجُهَا قَالَ: لَا أَدْرِي وَلَكِنَّنِي كُنْتُ وَاقِفاً عَلَى بَابِ السُّلْطَانِ إِذْ خَرَجَ حَاجِبٌ فَدَعَاهَا وَ قَالَ لَهَا مَا الَّذِي تَكَلَّمْتِ قَالَتْ عَثَرْتُ فَقُلْتُ لَعَنَ اللهُ ظَالِمِيكِ يَا فَاطِمَةُ فَفُعِلَ بِي مَا فُعِلَ قَالَ فَأَخْرَجَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَ قَالَ خُذِي هَذِهِ وَ اجْعَلِي الْأَمِيرَ فِي حِلٍّ فَأَبَتْ أَنْ تَأْخُذَهَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنْهَا دَخَلَ وَ أَعْلَمَ صَاحِبَهُ بِذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ انْصَرِفِي إِلَى بَيْتِكِ فَذَهَبَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ

عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَبَتْ أَنْ تَأْخُذَ الْمِائَتَيْ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ وَ هِيَ وَ اللهِ مُحْتَاجَةٌ إِلَيْهَا قَالَ فَأَخْرَجَ مِنْ جَيْبِهِ صُرَّةً فِيهَا سَبْعَةُ دَنَانِيرَ وَ قَالَ اِذْهَبْ أَنْتَ بِهَذِهِ إِلَى مَنْزِلِهَا فَأَقْرِئْهَا مِنِّي السَّلاَمَ وَ اِدْفَعْ إِلَيْهَا هَذِهِ الدَّنَانِيرَ قَالَ فَذَهَبْنَا جَمِيعاً فَأَقْرَأْنَاهَا مِنْهُ السَّلاَمَ فَقَالَتْ بِاللهِ أَقْرَأَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلسَّلاَمَ فَقُلْتُ لَهَا رَحِمَكِ اللهُ وَ اللهِ إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَقْرَأَكِ السَّلاَمَ فَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَ وَقَعَتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا قَالَ فَصَبَرْنَا حَتَّى أَفَاقَتْ وَ قَالَتْ أَعِدْهَا عَلَيَّ فَأَعَدْنَاهَا عَلَيْهَا حَتَّى فَعَلَتْ ذَلِكَ ثَلاَثاً ثُمَّ قُلْنَا لَهَا خُذِي هَذَا مَا أَرْسَلَ بِهِ إِلَيْكِ وَ أَبْشِرِي بِذَلِكِ فَأَخَذَتْهُ مِنَّا وَ قَالَتْ: سَلُوهُ أَنْ يَسْتَوْهِبَ أَمَتَهُ مِنَ اللهِ فَمَا أَعْرِفُ أَحَداً تُوُسِّلَ بِهِ إِلَى اللهِ أَكْثَرَ مِنْهُ وَ مِنْ آبَائِهِ وَ أَجْدَادِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ فَرَجَعْنَا إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَجَعَلْنَا نُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ مِنْهَا فَجَعَلَ يَبْكِي وَ يَدْعُو لَهَا.“. (بحار الانوار، ج ۴۷، ص ۳۷۸/ عوالم العلوم، ج ۱۱، ص ۱۱۳۰).

”ہیثم بن عبداللہ الناقد نے بشار مکاری“ سے روایت ہے، وہ نقل کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کوفہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ کے سامنے ”طبرزد کھجوروں“ کا طبق رکھا ہوا تھا اور آپؑ تناول فرما رہے تھے: آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے بشار! قریب آؤ اور کھاؤ، میں نے عرض کی: اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، مولاؑ! میں آپ پر قربان جاؤں میرے دل پر ایک بات نے بہت گہرا اثر ڈالا ہے، راستے میں ایک منظر دیکھا جس نے میرا دل زخمی کر دیا، امامؑ نے فرمایا: میری خاطر قریب آؤ اور کھاؤ، میں قریب آیا اور کچھ کھجوریں کھائیں، پھر امامؑ نے فرمایا: اب اپنا واقعہ بیان کرو، میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی (جلّواز) ایک عورت کے سر پر مار رہا ہے اور اسے قیدخانے کی طرف لے جا رہا ہے، وہ عورت بلند آواز سے کہہ رہی تھی:

"اَلْمُسْتَغَاثُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" یعنی: میں اللہ اور اُس کے رسولؐ سے مدد مانگتی ہوں! لیکن کوئی اس کی مدد کو نہیں آیا، امامؑ نے فرمایا: اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا گیا؟، میں نے عرض کیا: میں نے لوگوں سے سنا کہ وہ عورت کہیں ٹھوکر کھائی تھی ، اُس وقت اُس کی زبان سے یہ جملہ نکلا: "لَعَنَ اللّٰہُ ظَالِمِیْكِ یَا فَاطِمَۃ" ، اے فاطمہؑ! اللہ تیرے ظالموں پر لعنت کرے! بس اسی بات پر اُس سپاہی نے یہ ظلم کیا، یہ سن کر امام صادقؑ کا دل بھر آیا — آپؑ نے کھانا چھوڑ دیا اور اتنا روئے کہ آپؑ کی داڑھی، رومال اور سینہ آنسوؤں سے تر ہو گیا، پھر فرمایا: اے بشار! چلو مسجد سہلہ چلتے ہیں، ہم وہاں جا کر اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ اس عورت کو نجات عطا فرمائے ، پھر آپؑ نے اپنے چند شیعوں کو حکم دیا کہ وہ حاکم کے دروازے کے قریب جا کر ٹھہریں اور فرمایا: جب تک میرا قاصد نہ آئے، وہاں سے نہ ہٹنا، اگر اس عورت کو کوئی نقصان پہنچے تو فوراً ہمارے پاس آجانا، پھر ہم مسجد سہلہ گئے، ہر ایک نے دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد امامؑ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا شروع کی: "اَنْتَ اللّٰہُ.. یعنی: تُو ہی اللہ ہے ، پھر امامؑ سجدے میں گئے، میں صرف آپؑ کی سانسوں کی آواز سنتا تھا، جب آپؑ نے سر اٹھایا تو فرمایا: اٹھو بشار! وہ عورت آزاد کر دی گئی ہے! ہم باہر نکلے ، راستے میں وہ شخص ہم سے آملا جسے امامؑ نے حاکم کے دروازے پر بھیجا تھا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا کیا خبر ہے ؟ اس نے عرض کی: مولاؑ! وہ عورت رہا کر دی گئی ہے، امامؑ نے فرمایا: بتاؤ، اسے کس طرح رہا کیا گیا؟ اس نے کہا: مجھے تفصیل تو معلوم نہیں، مگر میں دروازۂ سلطان پر موجود تھا کہ اندر سے ایک دربان نکلا، اس نے اس عورت کو بلایا اور کہا: تو نے کیا کہا تھا؟ عورت نے جواب دیا: میں ٹھوکر کھائی تھی اور میرے منہ سے نکلا تھا: "لَعَنَ اللّٰہُ ظَالِمِیْكِ یَا فَاطِمَۃ ، اے فاطمہؑ! اللہ تیرے ظالموں پر لعنت کرے، پھر میرے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو تم نے دیکھا، تب دربان نے دو سو درہم نکالے اور کہا: یہ لے لو اور امیر کو معاف کر دو،

مگر اس عورت نے لینے سے انکار کیا، جب دربان نے یہ دیکھا تو اندر گیا اور اپنے مالک کو اطلاع دی، پھر باہر آکر کہا: جاؤ، اپنے گھر چلی جاؤ اور وہ عورت اپنے گھر واپس چلی گئی، یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: اس نے دو سو درہم لینے سے انکار کیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں اور قسم بخدا وہ عورت ان کی سخت محتاج تھی! یہ سن کر امامؑ نے اپنے جیب سے سات دینار نکالے اور فرمایا: بشار! یہ لو، اس کے گھر جاؤ میری طرف سے اسے سلام کہو اور یہ دینار اسے دے آؤ، بشار کہتا ہے: ہم سب وہاں گئے اور اسے امامؑ کا سلام پہنچایا، وہ عورت بولی: اللہ کی قسم! کیا جعفر بن محمدؑ نے مجھے سلام بھیجا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، ہاں، واللہ! انھوں ہی نے سلام بھیجا ہے، یہ سن کر اس عورت نے اپنا گریبان چاک کر لیا اور بے ہوش ہو کر گر پڑی، ہم نے صبر کیا، یہاں تک کہ وہ ہوش میں آئی، پھر بولی: دوبارہ دہراؤ، کیا فرمایا تھا؟ ہم نے دوبارہ امامؑ کا سلام سنایا، اس نے پھر وہی کیفیت ظاہر کی، یہ عمل تین بار ہوا، پھر ہم نے کہا: یہ سات دینار ہیں جو امامؑ نے بھیجے ہیں، انہیں قبول کرو اور خوش ہو جاؤ! اس نے وہ رقم لی اور کہا: امامؑ سے کہو کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اپنی کنیز کو بخش دے، کیونکہ میں نہیں جانتی کہ کسی اور کے وسیلے سے اللہ کے ہاں دعا زیادہ قبول ہوتی ہو جتنا کہ امامؑ اور ان کے آباء و اجدادؑ کے وسیلے سے، پھر ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں واپس آئے اور پورا واقعہ سنایا، امامؑ رونے لگے اور اس عورت کے لئے دعا مغفرت فرمائی"۔

یہ مقامِ فاطمہؑ ہے کہ صرف ان کا نام سن کر امامِ جعفر صادق علیہ السلام کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، لقمہ رک جاتا ہے اور دل درد سے بھر جاتا ہے، یہ آنسو کسی ایک واقعے کے نہیں، بلکہ محبتِ زہراؑء اور مصائبِ آلِ محمدؐ کے درد کی ترجمانی ہیں، یہ واقعہ بتاتا ہے کہ جس دل میں فاطمہ زہراؑء کی محبت ہو، وہ ظلم کا ذکر سن کر کبھی خاموش نہیں رہ سکتا، بلکہ ظالم کو بے نقاب کر دیتا ہے۔

◆ پندرہواں باب

◈ حضرت فاطمہؑ کی یادگاریں:

- پہلی یادگار: دعائے نور.
- دوسری یادگار: قید سے رہائی کی دعا.
- تیسری یادگار: تسبیحِ فاطمہؑ.
- چوتھی یادگار: درود بر ذاتِ اقدس فاطمہؑ.
- پانچویں یادگار: گیارہ ستارگانِ امامت.
- چھٹی یادگار: مصحفِ فاطمہؑ.
- ساتویں یادگار: حدیثِ کساء.
- آٹھویں یادگار: ساٹھ سے زائد قرآن آیات.

حضرت فاطمہؑ کی یادگاریں

تمہیدی کلمات

حضرت فاطمہ زہراؑء کی زندگی صرف ایک عظیم ہستی کی حیاتِ مبارکہ کے طور پر نہیں، بلکہ عبادت، معرفت اور بندگی کے انمول خزانوں کا سرچشمہ ہے، آپؑ نے جو کچھ اپنے والدِ گرامی حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا، اسے امت کے لئے ایسی یادگاروں کی صورت میں چھوڑا جو آج بھی اہلِ ایمان کے دلوں کو نور، سکون اور اللہ کی طرف قرب عطا کرتی ہیں، کبھی وہ تسبیحِ فاطمہؑ کی صورت میں ہمارے گھروں میں ذکرِ الٰہی کی خوشبو بکھیرتی ہیں، کبھی دعائے نور کی صورت میں دلوں کو یقین اور امید کا چراغ عطا کرتی ہیں اور کبھی آپؑ کی مناجات و دعائیں بندے کو اپنے رب کے حضور جھکنے کا سلیقہ سکھاتی ہیں، یہ وہ میراث ہے جو کسی دنیاوی خزانے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ اس میں حضرت فاطمہ زہراؑء کے دل کی طہارت، زبان کی پاکیزگی اور عبادت کی روح شامل ہے، روایات میں ملتا ہے کہ حضرت فاطمہؑ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی کا تعلق صرف محراب تک محدود نہ تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے ہدایت اور رحمت کے ایسے

دروازے کھولے جن سے قیامت تک فیض حاصل کیا جاتا رہے گا، آپؑ کی دعائیں ایک ایسے قلبِ مطہر کی صدا ہیں جو ہر لمحہ اپنے پروردگار سے وابستہ تھا۔ آئیے! ان مبارک یادگاروں کا ذکر کرتے ہیں جو دخترِ رسولؐ نے امت کے لئے چھوڑیں، تاکہ ہماری زبانیں ذکر سے، ہمارے دل معرفت سے اور ہماری زندگی اللہ کی بندگی سے روشن ہوجائے۔

پہلی یادگار: دعائے نور

"أَنَّ سَلْمَانَ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى فَاطِمَةَ فَقَالَتْ جَفَوْتُمُونِي بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَتْ اِجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّهَا كَانَتْ جَالِسَةً أَمْسِ وَبَابُ الدَّارِ مُغْلَقٌ قَالَتْ وَأَنَا أَتَفَكَّرُ فِي اِنْقِطَاعِ الْوَحْيِ عَنَّا وَاِنْصِرَافِ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَنْزِلِنَا بِوَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذِ انْفَتَحَ الْبَابُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَفْتَحَهُ مِنَّا أَحَدٌ فَدَخَلَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُ جَوَارٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مِنْ دَارِ السَّلَامِ وَقُلْنَ نَحْنُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مِنْ دَارِ السَّلَامِ أَرْسَلَنَا إِلَيْكِ رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا اِبْنَةَ مُحَمَّدٍ كُنَّا مُشْتَاقَاتٍ إِلَيْكِ فَقُلْتُ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَظُنُّ أَنَّهَا أَكْبَرُهُنَّ سِنّاً مَا اِسْمُكِ قَالَتْ أَنَا مَقْدُودَةُ خُلِقْتُ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَقُلْتُ لِلثَّانِيَةِ مَا اِسْمُكِ قَالَتْ ذَرَّةُ خُلِقْتُ لِأَبِي ذَرٍّ وَقُلْتُ لِلثَّالِثَةِ مَا اِسْمُكِ قَالَتْ سَلْمَى خُلِقْتُ لِسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَتْ فَاطِمَةُ أَخْرُجْنَ لَنَا طَبَقاً عَلَيْهِ رُطَبٌ أَمْثَالُ الْخُشْكَنَانَكِ الْكِبَارِ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَذْكَى رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ وَقَدْ أَحْرَزْتُ نَصِيبَكِ لِأَنَّكِ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَأَفْطِرْ عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ غَداً فَأْتِنِي بِنَوَاهُ قَالَ سَلْمَانُ فَأَخَذْتُ الرُّطَبَ فَمَا مَرَرْتُ بِجَمَاعَةٍ إِلَّا قَالُوا مَعَكَ مِسْكٌ فَأَفْطَرْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ

أَجِدْ لَهُ نَوَاةً فَغَدَوْتُ إِلَيْهَا وَ قُلْتُ يَا إِبْنَةَ رَسُولِ اللهِ لَمْ أَجِدْ لَهُ عَجَماً قَالَتْ يَا سَلْمَانُ إِنَّمَا هُوَ نَخْلٌ غَرَسَهُ اللهُ لِي فِي دَارِ السَّلاَمِ بِكَلاَمٍ عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لِي إِنْ سَرَّكَ أَنْ لاَ تَمَسَّكَ الْحُمَّى فِي دَارِ الدُّنْيَا فَوَاظِبِي عَلَيْهِ وَ قُولِي بِسْمِ اللهِ نُورِ النُّورِ بِسْمِ اللهِ نُورٌ عَلَى نُورٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ بِسْمِ اللهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ فِي كِتَابٍ مَسْطُورٍ بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ عَلَى نَبِيٍّ مَحْبُورٍ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ وَ بِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ وَ عَلَى السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ قَالَ سَلْمَانُ فَتَعَلَّمْتُهُ وَ عَلَّمْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ إِنْسَانٍ مِمَّنْ بِهِ الْحُمَّى فَكُلُّهُمْ بَرَءُوا بِإِذْنِ اللهِ"

.(الخرائج والجرائح، ج۲، ص۵۳۳).

"سلمانؓ کہتے ہیں: میں حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والسلام کی وفات کے بعد تم لوگوں نے مجھے بھلا دیا ہے! پھر فرمایا: بیٹھو، میں بیٹھ گیا، پھر آپؑ نے مجھے بتایا: کل میں بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کا دروازہ بند تھا، میں اس بات پر غور کر رہی تھی کہ اب ہم پر وحی کا نزول منقطع ہو گیا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فرشتے ہمارے گھر سے رخصت ہو گئے، اچانک دروازہ بغیر کسی کے کھولے خود بخود کھل گیا اور میرے پاس تین حورِ عین داخل ہوئیں جو دارالسلام (جنت) سے آئی تھیں، انہوں نے کہا: ہم حورِ عین ہیں، ربّ العالمین نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے، اے محمدؐ کی بیٹی! ہم آپ کے دیدار کی مشتاق تھیں، میں نے ان میں سے جو بڑی عمر کی لگتی تھی، اس سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟' اس نے کہا: میں مَقدودہ ہوں، مقداد بن اسودؓ کے لئے پیدا کی گئی ہوں، پھر دوسری سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟' اس نے کہا: ذَرّہ ہوں، ابوذرؓ کے لئے پیدا کی گئی ہوں، پھر

تیسری سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: سُلمیٰ ہوں، سلمانِ فارسیؓ کے لیے پیدا کی گئی ہوں، حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں: پھر ان حوروں نے ایک پلیٹ نکالی جس میں کھجوریں تھیں، جو بڑے خشخناک (ایک قسم کی بہترین روٹی) کے ٹکڑوں کی طرح تھیں، برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار، پھر مجھ سے کہا: ہم نے اس میں سے تمہارا حصہ محفوظ کر لیا ہے، کیونکہ تم اہلِ بیتؑ میں سے ہو، اس سے افطار کرو، اور کل اس کی گٹھلیاں میرے پاس لے آنا، سلمانؓ کہتے ہیں: میں نے وہ کھجوریں لیں، میں جس جماعت کے پاس سے گزرا وہ کہنے لگے: تمہارے پاس مشک ہے؟ میں نے ان کھجوروں سے افطار کیا، مگر مجھے اس میں کوئی گٹھلی نہ ملی، صبح ہوتے ہی میں حضرت فاطمہؑ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے دخترِ رسولِ خداؐ! اس کھجور میں تو کوئی گٹھلی تھی ہی نہیں! آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! وہ کھجوریں تو اس درخت کی تھیں جو اللہ نے دارالسلام میں میرے لئے لگایا ہے، پھر آپ نے مجھے دعا سکھائی جو انھیں حضرت رسول خداؐ نے تعلیم دی تھی، آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو کہ دنیا میں کبھی بخار تمہیں چھوئے بھی نہیں، تو اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرو:

"بِسْمِ اللهِ نُورِ النُّورِ، بِسْمِ اللهِ نُورٌ عَلٰى نُورٍ، بِسْمِ اللهِ الَّذِي هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ بِسْمِ اللهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ فِي كِتَابٍ مَسْطُورٍ بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَحْبُورٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ".

سلمانؓ کہتے ہیں: میں نے اس دعا کو سیکھا اور اسے ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کو سکھایا جنہیں بخار ہوتا تھا، اور سب کے سب اللہ کے اذن سے شفایاب ہو گئے"۔

یہ کوئی معمولی دعا نہیں، یہ حضرت زہراؑء کے دل سے نکلی ہوئی وہ صدا ہے جس میں عصمت کا نور، عبادت کی خوشبو اور ولایت کی برکت شامل ہے، وہ گھر جہاں راتوں کے سجدے چراغ بن کر جلتے تھے، آج بھی اس گھر کی یادیں دعائے نور کی شکل میں مومنوں کے دلوں کو منور کرتی ہے۔

دوسری یادگار: قید سے رہائی کی دعا

سید ابن طائوسؒ "مہج الدعوات" میں لکھتے ہیں کہ جناب فاطمہ زہراؑ نے خواب میں ایک قیدی کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلَاهُ وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ أَوْحاهُ وَبِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ نَبَّأَهُ وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَنَاهُ يَا سامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يَاجامِعَ كُلِّ فَوْتٍ، يَا بارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَآتِنا وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها فَرَجاً مِنْ عِنْدِكَ عاجِلاً بِشَهادَةِ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً".

(مہج الدعوات: ص ۱۷۶/ مسند فاطمۃ الزہراؑء: ص ۲۲۲، مولف شیخ الاسلامی)۔

"اے معبود واسطہ ہے عرش کا اور جس نے اسے بلند کیا، واسطہ ہے وحی کا اور جس نے وحی کی، واسطہ ہے نبیؐ کا اور جس نے اسے نبیؐ بنایا، واسطہ ہے کعبے کا اور اسے تعمیر کرنے والے کا، اے ہر آواز کے سننے والے، اے ہر گمشدہ کو لانے والے، اے موت کے بعد نفسوں کو پیدا کرنے والے، محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اور سب مومنین و مومنات کو زمین کے ہر مشرق اور ہر مغرب میں کشادگی و فراخی عطا فرما اپنی جناب سے بہت جلد، اس گواہی کے

ساتھ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسولؐ ہیں، رحمت ہو خدا کی ان پر اور ان کی آلؑ و ذرّیت پاکؑ پر اور سلام ہو ان پر بہت بہت سلام"۔

تیسری یادگار: تسبیحِ فاطمہؑ

پہلی روایت: خانۂ سیدہؑ سے ملنے والا آسمانی تحفہ

"أَلْقَطَّانُ عَنِ السُّكَّرِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سَعْدٍ أَلاَ أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَ عَنْ فَاطِمَةَ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدِي وَ كَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَ أَنَّهَا اِسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي صَدْرِهَا وَ طَحَنَتْ بِالرَّحَى حَتَّى مَجِلَتْ يَدَاهَا وَ كَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اِغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَ أَوْقَدَتِ النَّارَ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرَرٌ شَدِيدٌ فَقُلْتُ لَهَا لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِماً يَكْفِيكِ ضُرَّ مَا أَنْتِ فِيهِ مِنْ هَذَا الْعَمَلِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثاً فَاسْتَحَتْ فَانْصَرَفَتْ قَالَ فَعَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهَا جَاءَتْ لِحَاجَةٍ قَالَ فَغَدَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَسَكَتْنَا وَ اِسْتَحْيَيْنَا لِمَكَانِنَا ثُمَّ قَالَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَسَكَتْنَا ثُمَّ قَالَ : اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَحَشِينَا إِنْ لَمْ نَرُدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَنْصَرِفَ وَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ يُسَلِّمُ ثَلاَثاً فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَ إِلاَّ اِنْصَرَفَ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ اُدْخُلْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ جَلَسَ عِنْدَ رُءُوسِنَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ مَا

كَانَتْ حَاجَتُكِ أَمْسِ عِنْدَ مُحَمَّدٍ قَالَ فَخَشِيتُ إِنْ لَمْ نُجِبْهُ أَنْ يَقُومَ قَالَ فَأَخْرَجْتُ رَأْسِي فَقُلْتُ أَنَا وَ اللهِ أُخْبِرُكَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا اِسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي صَدْرِهَا وَ جَرَتْ بِالرَّحَى حَتَّى مَجِلَتْ يَدَاهَا وَ كَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اِغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَ أَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا فَقُلْتُ لَهَا لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِماً يَكْفِيكِ ضُرَّ مَا أَنْتِ فِيهِ مِنْ هَذَا الْعَمَلِ قَالَ أَفَلاَ أُعَلِّمُكُمَا مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَنَامَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ وَ اِحْمَدَا ثَلاَثاً وَ ثَلاَثِينَ وَ كَبِّرَا أربع [أَرْبَعاً] وَ ثَلاَثِينَ قَالَ فَأَخْرَجَتْ عَلَيْهَا السَّلاَمُ رَأْسَهَا فَقَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللهِ وَ رَسُولِهِ ثَلاَثَ دَفَعَاتٍ".

(علل الشرائع۔ ج ۲، ص ۳۶۶، / بحار الانوار ج ۴۳، ص ۸۲).

"حضرت علی علیہ السلام نے بنی سعد کے ایک شخص سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور حضرت فاطمہؑ کے بارے میں کچھ نہ بتاؤں؟ وہ میرے پاس تھیں اور وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل میں سب سے زیادہ محبوب تھیں، وہ مشک بھر کر لاتی تھیں، یہاں تک کہ اس کے نشانات ان کے سینے پر پڑ گئے اور چکی پیستی تھیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، گھر میں جھاڑو لگاتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد آلود ہو جاتے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلاتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دھوئیں سے سیاہ ہو جاتے، اس سب کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف پہنچتی، میں نے ان سے کہا: آپ اپنے والد بزرگوار کے پاس جائیں اور ان سے ایک خادمہ مانگیں جو آپ کو اس مشقت سے بچا دے، وہ رسول اللہؐ کے پاس گئیں، مگر وہاں کچھ لوگ موجود تھے اس وجہ سے حیاء کی اور واپس آگئیں، رسول اللہؐ نے جان لیا کہ وہ کسی حاجت سے آئی تھیں، صبح کے وقت

وہ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستر میں تھے، آپ نے فرمایا: السلام علیکم، ہم خاموش رہے اور شرم کی وجہ سے جواب نہ دیا، پھر فرمایا: السلام علیکم، ہم پھر خاموش رہے، پھر فرمایا: السلام علیکم، تو مجھے خوف ہوا کہ اگر جواب نہ دیا تو آپ واپس لوٹ جائیں گے، کیونکہ آپ کا معمول تھا کہ تین بار سلام کرتے، اگر اجازت مل جاتی تو داخل ہوتے ورنہ واپس چلے جاتے، پس میں نے کہا: وعلیک السلام یا رسول اللہ! تشریف لائیے، آپ آئے اور ہمارے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا: اے فاطمہؑ! کل تم محمدؐ کے پاس کس حاجت سے آئی تھیں؟ مجھے ڈر ہوا کہ اگر ہم خاموش رہے تو آپ اٹھ نہ جائیں، لہٰذا میں نے سر باہر نکال کر عرض کی: میں اللہ کی قسم! آپ کو بتاتا ہوں یا رسول اللہؐ! فاطمہؑ نے مشک سے پانی بھرا یہاں تک کہ اس کا نشان ان کے سینے پر پڑ گیا، چکی پیستیں، یہاں تک کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، گھر صاف کرتیں یہاں تک کہ کپڑے گرد آلود ہو جاتے، ہانڈی کے نیچے آگ جلاتیں یہاں تک کہ دھوئیں سے کپڑے سیاہ ہو جاتے، تو میں نے ان سے کہا کہ اپنے والد بزرگوار رسول خداؐ کے پاس جائیں اور خادمہ مانگیں جو انہیں اس مشقت سے بچا سکے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ سکھاؤں جو خادم سے بہتر ہو؟ جب تم دونوں سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ)، ۳۳ مرتبہ حمد (الحمد للہ)، اور ۳۴ مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) پڑھا کرو، یہ سن کر حضرت فاطمہؑ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں اور یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا"۔

یہ وہ تسبیح ہے جس کے کلمات اگرچہ مختصر ہیں، مگر اپنے اندر معرفت کے سمندر، عبادت کی روح اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ عظیم حکمت سمیٹے ہوئے ہیں، یہ صرف چند اذکار کا مجموعہ نہیں، بلکہ اُس گھر کی یادگار ہے جہاں

مشقت بھی عبادت تھی، خدمت بھی عبادت تھی اور صبر بھی عبادت تھا، حضرت فاطمہ زہراؑء نے دنیاوی آرام کے لئے خادم کی درخواست نہیں کی تھی، بلکہ ایک ایسی زندگی گزار رہی تھیں جس میں چکی کے ہاتھوں کے نشان، مشکیزے کے اثرات اور گھر کے کاموں کی تھکن نمایاں تھی، مگر جب بابائے رحمتؐ نے اپنی بیٹی کو دیکھا تو دنیا کی آسانی کے بدلے آخرت کی دولت عطا فرمائی اور فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ دوں جو دنیا کے خزانوں سے بڑھ کر ہو جو قیامت تک کے لئے یادگار بن جائے، یہی وہ تسبیح ہے جو حضرت زہراؑء کے نام سے ہمیشہ کے لئے یادگار بن گئی جس کے ہر ''اللہ اکبر'' میں عظمتِ الٰہی کا اعلان ہے، ہر ''الحمدللہ'' میں شکر کا پیغام ہے اور ہر ''سبحان اللہ'' میں رب کی پاکیزگی کا اقرار ہے۔

دوسری روایت: تسبیحِ فاطمہؑ افضل ترین عبادت

''مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْجِيدِ أَفْضَلَ مِنْ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْهُ لَنَحَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاطِمَةَ''.

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۶۴).

''حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی عبادت میں تمجید کے طور پر کوئی چیز تسبیحِ فاطمہؑ سے بہتر نہیں اور اگر اس سے افضل کوئی عمل ہوتا تو رسول اکرمؐ وہ فاطمہؑ کو عطا فرماتے''۔

تیسری روایت: تسبیحِ فاطمہؑ بخششِ گناہ کا ذریعہ

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ قَالَ تَسْبِيحَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ غُفِرَ لَه".

(بحار الانوار، ج۸۲، ص۳۳۴،/ص۳۲۸).

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز ختم کرنے کے بعد، اپنے پاؤں سمیٹنے سے پہلے تسبیحِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھ لے، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

چوتھی روایت: تسبیحِ فاطمہؑ ہزار رکعت نماز سے زیادہ محبوب

"عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فِي كُلِّ يَوْمٍ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلاَةِ أَلْفِ رَكْعَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ". (تہذیب الاحکام، ج۲، ص۱۰۵).

"ابو خالد قماط روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت فاطمہؑ کی تسبیح ہر دن کی ہر نماز کے بعد پڑھنا، مجھے ایک ہزار رکعت نماز روزانہ پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے"۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تسبیحِ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نہ صرف مستحب مؤکد عمل ہے بلکہ اس کی فضیلت عام نوافل سے بھی کہیں زیادہ ہے، عجب مقام ہے کہ ایک تسبیح فاطمہؑ، جسے زبان چند لمحوں میں ادا کر لیتی ہے، امامِ معصومؑ کے نزدیک ہزار رکعت نماز سے زیادہ محبوب قرار پاتی ہے، معلوم ہوا کہ عبادت کثرتِ عمل کا نام نہیں، بلکہ اخلاص، معرفت اور نسبتِ اہلِ بیتؑ سے عمل کو وہ مقام عطا ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے عمل کو بھی عظمت بخش دیتا ہے۔

پانچویں حدیث: تسبیحِ فاطمہؑ سے شیطان بھاگ جاتا ہے

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع مَنْ سَبَّحَ تَسْبِيحَ الزَّهْرَاءِ ع ثُمَّ اسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهُ وَهِيَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ وَتَطْرُدُ الشَّيْطَانَ وَتُرْضِي الرَّحْمَنَ". (ثواب الاعمال، ص ۱۶۳).

"محمد بن مسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تسبیحِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور یہ تسبیح پڑھنے میں صرف سو لفظ ہیں لیکن میزان میں جب تولا جائے گا تو ایک ہزار کے برابر ہوگی، اس کے پڑھنے سے شیطان دور اور رحمان راضی ہوتا ہے"۔

چوتھی یادگار: درود برذاتِ اقدس فاطمہؑ

"وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا فَاطِمَةُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَلْحَقَهُ بِي حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ". (کشف الغمہ، ج ۱، ص ۴۷۲).

"حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے فاطمہؑ! جو شخص تم پر صلوات بھیجے، اللہ اسے بخش دیتا ہے اور اسے جنت میں جہاں میں ہوں، وہاں میرے ساتھ جگہ دیتا ہے"۔

یہ بھی حضرت فاطمہ زہراؑء کی وہ عظیم یادگار ہے جو صرف ایک ذکر نہیں بلکہ محبت و مؤدت کا ایک باب ہے، جس ہستی کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جان کا حصہ قرار دیا، اس پر درود بھیجنا دراصل اُس نورِ نبوت سے وابستگی کا اظہار ہے جو حضرت فاطمہؑ کے وجودِ مقدس میں جلوہ گر تھا۔

پانچویں یادگار: گیارہ ستارگانِ امامت

"عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ ع عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَوْلَاتِي فَاطِمَةَ ع وَ قُدَّامَهَا لَوْحٌ يَكَادُ ضَوْؤُهُ يَغْشَى الْأَبْصَارَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ اسْماً ثَلَاثَةٌ فِي ظَاهِرِهِ وَ ثَلَاثَةٌ فِي بَاطِنِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي آخِرِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي طَرَفِهِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ اثْنَا عَشَرَ اسْماً فَقُلْتُ أَسْمَاءُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَتْ هَذِهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ أَوَّلُهُمْ ابْنُ عَمِّي وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي آخِرُهُمُ الْقَائِمُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ قَالَ جَابِرٌ فَرَأَيْتُ فِيهَا مُحَمَّداً مُحَمَّداً مُحَمَّداً فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ وَ عَلِيّاً وَ عَلِيّاً وَ عَلِيّاً وَ عَلِيّاً فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ".

(کمال الدین و تمام النعمۃ، ج۱، ص۳۱۱،/ مسند فاطمہ الزہراؑء: ص۴۴۵، باب۲۶).

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جناب جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ انھوں فرمایا: ایک مرتبہ میں شہزادی فاطمہؑ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا، آپ کے سامنے ایک تختی رکھی ہوئی تھی، جس کی روشنی آنکھوں کو چکاچوند کر رہی تھی، تختی پر بارہ [اماموںؑ کے] اسمائے مبارک لکھے ہوئے تھے، ان میں تین نام ظاہر تھے اور تین باطن، تین آخر میں تھے اور تین اس کے کنارے پر، جب میں نے ان کو شمار کیا تو وہ بارہ نام تھے، میں نے عرض کی شہزادیؑ! یہ کن لوگوں کے اسمائے گرامی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نام اوصیائے کرامؑ کے ہیں، ان میں پہلے وصی میرے ابن عم علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور گیارہ میری اولاد سے ہیں جن میں آخری قائمؑ ہیں، جابر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ان میں تین محمدؐ اور چار علیؑ تھے"۔

چھٹی یادگار: مصحفِ فاطمہؑ

مصحفِ فاطمہؑ وہ صحیفہ ہے جو شیعہ روایات کے مطابق حضرت فاطمہ زہراؑء کے لئے مرتب ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہؑ شدید غم واندوہ میں رہتی تھیں، اس دوران اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ ان کی دلجوئی کرتے، انہیں تسلی دیتے، آنحضرتؐ کے مقام ومنزلت اور آئندہ پیش آنے والے بعض واقعات، خصوصًا اہلِ بیتؑ اور ان کی ذرّیت سے متعلق امور سے آگاہ کرتے اور حضرت علی علیہ السلام ان تمام بیانات کو تحریر فرماتے، یہی مجموعہ ''مصحفِ فاطمہؑ'' کے نام سے مشہور ہوا۔

ائمۂ اہلِ بیتؑ نے متعدّد مواقع پر اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ مصحفِ فاطمہؑ قرآنِ مجید نہیں، نہ اس کا کوئی بدل ہے اور نہ اس میں قرآنِ کریم کی کوئی آیت شامل ہے، اگرچہ اس کا حجم قرآن کے برابر یا اس سے زیادہ بتایا گیا ہے، لیکن اس کے مندرجات الٰہی تسلی، حکمت، نصائح، مستقبل کے بعض واقعات اور اہلِ بیتؑ سے متعلق غیبی معلومات پر مشتمل ہیں، ذیل میں دو احادیث ملاحظہ فرمائیں:

پہلی روایت: فراقِ رسولؐ میں جبرئیلؑ کی تسلی

''عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ ع مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ص خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَ كَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَ كَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَئِيلُ ع فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَ يُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَ يُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَ مَكَانِهِ وَ يُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ ع يَكْتُبُ ذَلِكَ''. (الکافی، ج۱، ص۴۵۸).

"امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد شہزادیٔ کونینؑ صرف ۷۵ دن زندہ رہیں، آپ اپنے بابا کے فراق میں شدید غم واندوہ میں مبتلا رہتی تھیں، اللہ نے آپ کی تسکین کے لئے فرشتۂ وحی حضرت جبرئیلؑ کو مقرر فرمایا تاکہ وہ آپ سے باتیں کرکے وفاتِ پدر کے غم کو بانٹیں اور بابا کے حال اور مقامِ عظمیٰ کو بیان کرکے آپ کے دل کو تسلی و تشفی دیں اور یہ بھی بیان کریں کہ آپ کی ذُرّیت کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے چنانچہ حضرت جبرئیلؑ آتے تھے اور آپ سے گفتگو فرماتے تھے جس کو حضرت علیؑ لکھ لیا کرتے تھے"۔

دوسری روایت: مصحفِ فاطمہؑ اخبارِ غیبی کا مجموعہ

" قَالَ الصَّادق(ع): اِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ، وَمَا يُدْرِيهِمْ مَامُصْحَفُ فَاطِمَةَ(ع)؟قَالَ الرَّاْوِيُ وَهُوَ اَبُوْ بَصِيْرٍ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع) ؟ قَالَ:فِيْهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ . هَذَا ثَلاَثُ مَرَّاتٍ. وَاللهِ مَا فِيْهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ، اِنَّمَا هُوَ شَئٌ اَمْلاَهَا اللهُ وَاَوْحٰى اِلَيْهَا الْخَبَرَ". (البصائر، ص ۱۵۲، حدیث ۱۵۷).

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے پاس ہماری جدۂ ماجدہ حضرت فاطمہؑ کا مصحف ہے، ابوبصیرؒ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: مولاؑ! مصحفِ فاطمہؑ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا ضخیم ہے، حالانکہ اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، بلکہ وہ ایک کتاب ہے جس کو خدا نے میری جدۂ ماجدہ کے لئے املا کرایا اور ان پر اخبار غیبی کی وحی فرمائی"۔

ساتویں یادگار: حدیثِ کساء

کتب فریقین میں حضرت فاطمہ زہراءؑ کی ایک اہم یادگار "حدیث کساء" ہے، جس کو علمائے شیعہ کے علاوہ علمائے اہل سنت نے بھی اپنی مستند کتابوں میں ذکر کیا ہے، صرف فرق یہ ہے کہ شیعہ کتابوں میں تفصیل کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں مختصر طور پر، لیکن حدیث کے اہم اجزاء دونوں کے یہاں پائے جاتے ہیں مثلاً:

- رسول مقبول کا چادر اُوڑھنا۔
- حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؑ کو چادر میں لینا۔
- پیغمبر اکرمؐ کا دعا کرنا اور یہ فرمانا: الٰہی! یہی ہیں میرے اہل بیتؑ۔
- آیۂ تطہیر کا نازل ہونا۔
- جناب "اُمّ سلمہؓ" کا چادر میں داخل ہونے کی تمنا کرنا اور پیغمبرؐ کا یہ کہنا کہ تم خیر پر ہو۔

پہلی روایت: یہ ہیں میرے اہل بیتؑ

جامع ترمذی میں "حدیثِ کساء" اس طرح بیان ہوئی ہے:

"حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے سیدۃ النساء حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ کو بلایا اور ان کو کملی اُڑھائی، حضرت علیؓ آپ کے پیچھے تھے ان پر بھی کملی ڈالی اور فرمایا: الٰہی! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، تو ان سے نجاست دور کردے اور ان کو خوب پاک وصاف کردے، یہ دیکھ کر حضرت اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں یا

رسول اللہؐ ؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو اور تم خیر کی جانب ہو یعنی تمہارا مرتبہ اور تمہاری شان اپنی جگہ ہے"۔

(جامع ترمذی اردو: ج ۲، ص ۷۹۳، ح ۱۶۴۳، مالکان مطبع مجتبائی وکتب خانہ رحیمیہ (دیوبند).

دوسری روایت: سیاہ بالوں والی چادر

صحیح مسلم میں "حدیثِ کساء" اس طرح بیان ہوئی ہے:

" قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللهُ عَنْهَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدٍ فَجَآءَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ،ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْراً ".

(صحیح مسلم: ج ۶ ص ۸۶، اردو ترجمہ مولانا وحید الزماں صاحب).

"حضرت "عائشہ" فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اکرمؐ اس حال میں باہر نکلے کہ آپ سیاہ بالوں والی چادر اُوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں حسنؑ آگئے آپ نے ان کو اپنی چادر میں لے لیا، پھر حسینؑ آگئے، آپ نے ان کو بھی چادر میں لے لیا پھر فاطمہؑ آگئیں ان کو بھی چادر میں لے لیا، ان کے بعد علیؑ آگئے تو آنحضرتؐ نے ان کو بھی اپنے ساتھ چادر میں لے لیا، جب یہ سب جمع ہوگئے تو فرمایا: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْراً﴾ "اے اہل بیتِ رسولؐ بیشک اللہ نے تمھیں ہر رجس سے پاک وپاکیزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا ہے، جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے"۔

تیسری روایت: فاطمہؑ سکون قلب رسولؐ

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ (فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ) قَالَ اِنِّيْ أَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ ضَعْفًا، فَقُلْتُ لَهُ أُعِيْذُكَ بِاللهِ يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضَّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَأَتَيْتُهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيْ فَغَطَّيْتُهُ بِهٖ وَصِرْتُ أَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأْلَأُ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ وَاِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأْلَأُ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ".

" حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ روایت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں دختر رسولؐ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے سنا ہے کہ وہ فرمارہی تھیں: ایک دن میرے بابا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے سلام ہو تم پر اے فاطمہؑ، میں نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو، پھر آپ نے فرمایا: میں اپنے جسم میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں، میں نے عرض کیا: بابا جان! میں خدا سے پناہ مانگتی ہوں کہ آپ میں کمزوری آئے، آپ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! مجھے ایک یمنی چادر لاکر اوڑھا دو، میں یمنی چادر لے آئی اور بابا جان کو اوڑھادی، میں دیکھ رہی تھی کہ اس وقت آپ کا چہرۂ مبارک چمک رہا ہے جس طرح چودھویں کا چاند پوری طرح چمک رہا ہوتا ہے"۔

جسے ساری دنیا سلام کرے اور جس پہ سلام بھیجے بغیر نماز تمام نہ ہو، اسے محمد مصطفیٰؐ کہتے ہیں اور محمد مصطفیٰؐ جس بی بی کے در پہ آکے سلام کرے اسے فاطمہؑ کہتے ہیں، رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: بیٹی! میں اپنے بدن میں ضعف

محسوس کر رہا ہوں، گویا دنیا کو پیغام دیا کہ کسی کے پاس مشکلات کا حل نہیں ہے، صرف ایک ہی جگہ ہے جہاں مشکلات حل ہوتی ہیں اور وہ فاطمہ زہراؑ کا نورانی گھر ہے، بی بیؑ نے بابا کے کہنے پر کہ میں بدن میں ضعف محسوس کر رہا ہوں فرمایا: میں اللہ سے پناہ مانگتی کہ آپ پر ضعف طاری ہو، لیکن حضورؐ نے چادر طلب کر کے دنیا کو بتا دیا کہ اللہ کی پناہ فاطمہؑ کی چادر میں ہے۔

چوتھی روایت: حدیثِ کساء کا اجر و ثواب

"فَقَالَ النَّبِیّ (ص) وَالَّذِیْ بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَّاصْطَفَانِی بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَّا ذُکِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِی مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِکَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا ... وَفِیْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِیْعَتِنَا وَفِیْهِمْ مَّهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَ کَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَی اللّٰهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَّاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَ کَذٰلِکَ شِیْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ)۔

"نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ بنایا اور رسالت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور نجات دہندہ قرار دیا، اگر ہماری یہ حدیث اہل زمین کی کسی محفل میں ذکر کی جائے اور اس میں ہمارے شیعوں اور محبوں کی ایک جماعت ہو تو متفرق ہونے تک ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہے گی اور ملائکہ ان کو اپنے گھیرے میں لئے رہیں گے، اگر ان میں کوئی رنجیدہ ہو گا تو خداوند عالم اس کے رنج کو دور فرمائے گا اور جو حاجت مند ہو گا، خداوند عالم اس کی حاجت روائی فرمائے گا، حضورؐ کے یہ کلمات سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم اہل بیتؑ فائز و سعید

ہوئے اسی طرح ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی"۔

مولانا فرمان علی (قدس سرّہ) فرماتے ہیں کہ اگر مومنینِ کرام حدیثِ کساء کو نہایت خلوص دل، خضوع و خشوع اور اشک ریزی کے ساتھ پڑھیں گے تو انشاء اللہ اصحابِ کساء کے طفیل میں جو دعا طلب کریں گے وہ ضرور قبول ہوگی، حدیث کساء کو کم از کم روزانہ ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور پڑھیں، خصوصًا شبِ جمعہ میں اس کے پڑھنے کا سلسلہ ضرور رکھیں، انشاء اللہ تسکین قلب اور خیر و برکت سے بہرہ مند ہونگے۔[1]

پانچویں روایت: اصحابِ کساء کو دیکھ کر نبیؐ کا گریہ

" عَنِ عَلِيٍّ (ع) بَيْنَا أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ(ص) إِذَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَبَكَى، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكَ يَارَسُولَ اللهِ(ص)؟ قَالَ أَبْكِي مِنْ ضَرْبَتِكَ عَلَى الْقَرْنِ، وَلَطْمِ فَاطِمَةَ(ع) خَدَّهَا، وَطَعْنَةِ الْحَسَنِ(ع) فِي فَخِذِهِ وَ السَّمِ الَّذِيْ يُسْقَاهُ، وَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ(ع)".

(امالی شیخ صدوقؒ: ص۱۹۷/ مناقب ابن شہر آشوب: ج۲ ص۲۰۹/ صحیفہ فاطمہؑ: ص۲۶۷).

" حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک روز میں، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ خدمت پیغمبر اکرمؐ میں حاضر ہوئے، آنحضرتؐ نے مجھ پر نگاہ ڈالی اور گریہ فرمانے لگے، میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! آپ کیوں گریہ فرمارہے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: یاعلیؑ! میرے گریہ کا سبب وہ ضربت ہے جو تمہارے فرقِ مبارک کو شگافتہ کرے گی میرے گریہ کا سبب وہ طمانچہ ہے جس سے میری بیٹی کے رخسار نیلے پڑجائیں گے میرے گریہ کا سبب وہ ضربت ہے جو

[1] ۔ وظائف الابرار: ص۱۰۵۔ مطبوعہ عباس بک ایجنسی لکھنؤ۔

میرے بیٹے حسنؑ کی ران پر لگائی جائے گی اور پھر زہر دے کر شہید کیا جائے گا، میرے گریہ کا سبب قتل حسینؑ ہے جو کربلا میں بے خطا کیا جائے گا"۔

آٹھویں یادگار: ساٹھ سے زائد قرآنی آیات

کتاب "مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرآنِ فِي شَأنِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام" میں ساٹھ سے زیادہ آیات کو جمع کیا گیا ہے جو حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی فضیلت میں نازل ہوئی ہیں، ان میں سے کچھ آیات و سورہ یہ ہیں: آیتِ تطہیر، آیتِ مودت، آیتِ مباہلہ، سورۂ کوثر، سورہ دہر وغیرہ۔

۱۔ آیت تطہیر: عصمتِ فاطمہؑ پر نص قرآنی

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (شوریٰ، آیت ۲۳)

"اللہ کا ارادہ یہ ہے اے اہل بیتؑ کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں حسب ذیل روایات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی روایت

طبری نے حوالۂ مذکور میں یوں نقل کیا ہے: "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ص بِبُرْمَةٍ(۱) لَهَا، قَدْ صَنَعَتْ فِيهَا عَصِيدَةً تَحْمِلُهَا عَلَى طَبَقٍ فَوَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ وَ ابْنَاكِ قَالَتْ: فِي الْبَيْتِ. قَالَ: ادْعِيهِمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ أَجِبْ رَسُولَ اللهِ أَنْتَ وَ ابْنَاكَ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَجَاءَ عَلِيٌّ آخِذاً بِيَدِ

۱۔ پتھر کا برتن.

الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، وَ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُمْ - فَلَمَّا رَآهُمْ مُقْبِلِينَ مَدَّ يَدَهُ إِلَى كِسَاءٍ كَانَ تَحْتَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فَمَدَّهُ، وَ بَسَطَهُ فَأَجْلَسَهُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِأَطْرَافِ الْكِسَاءِ الْأَرْبَعَةِ بِشِمَالِهِ - فَضَمَّهُ فَوْقَ رُءُوسِهِمْ وَ أَوْمَأَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي - فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا ". (طبری، تفسیر: حصہ ۱۲، ج ۲۲، ص ۷)

" ابوہریرہ نے حضرت امّ سلمہؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہؑ اپنے لئے ایک پتھر کا برتن لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں، جس میں انھوں نے دلیہ بنایا ہوا تھا، جسے انھوں نے ایک خوان میں رکھا ہوا تھا، انھوں نے خوان کو آنحضرتؐ کے آگے رکھا، حضورؐ نے فرمایا: تمہارے چچازاد (علیؑ) اور تمہارے دونوں بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہؑ نے عرض کی: وہ گھر میں ہیں، فرمایا: بلاؤ، وہ حضرت علیؑ کے پاس آئیں اور فرمایا: آپ کو اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر رسول اللہؐ نے طلب فرمایا ہے، حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں: تھوڑی دیر میں حضرت علیؑ، حسنؑ و حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے، ان کے پیچھے فاطمہؑ چل رہی تھیں، جب آنحضرتؐ نے انہیں سامنے آتے ہوئے دیکھا تو اپنا ہاتھ چادر کی طرف بڑھایا اور وہ کپڑا جسے ہم سوتے وقت بچھاتے تھے ان کے نیچے بچھایا اور ان کو اس پر بٹھایا پھر چادر کے چاروں کناروں کو پکڑ کر ان کے سر پر ڈالا اور اپنا دایاں ہاتھ پروردگار کی بارگاہ میں بلند کیا اور فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، پس تو ان سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھ اور انھیں ایسا پاک رکھ جیسا پاک رکھنے کا حق ہے"۔

دوسری روایت

طبری نے اپنی "تفسیر" میں یوں نقل کیا ہے: "حَكِيمُ بْنُ سَعْدٍ: ذَكَرَ نَا عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِيهِ نَزَلَتْ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ

عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَة: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَيْتِيْ، فَقَالَ: لَاتَأْذَنِي الأَحَدَ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَحْجُبَهَا، عَنْ أَبِيْهَا، ثُمَّ جَاءَ الْحَسَنُ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَمْنَعَهُ أَنْ يُدْخَلَ عَلٰى جَدِّهِ وَ أُمِّهِ وَ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَحْجُبَهُ فَاجْتَمِعُوا حَولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِسَاطٍ فَجَلَّلَهُمْ نَبِيُّ اللهِ بِكِسَاءٍ كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي- فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حِيْنَ اجْتَمَعُوا عَلَى الْبِسَاطِ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ وَ أَنَا؟ قَالَتْ فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ وَ قَالَ: إِنَّكِ إِلٰى خَيرٍ". (طبری، تفسیر: حصہ ۱۲، ج ۲۲، ص ۸).

"ہم نے حضرت امّ سلمہؓ سے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا ذکر کیا، انھوں نے کہا: ان کی شان میں یہ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ...﴾ نازل ہوئی ہے، وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا، اتنے میں حضرت فاطمہؑ آئیں، میں انہیں ان کے والد کے پاس جانے سے نہ روک سکی، پھر حسنؑ آئے، میں انہیں بھی ان کے نانا اور والدہ کے پاس جانے سے منع نہ کر سکی، پھر حسینؑ آ گئے، میں انھیں بھی روک نہ کر سکی، پھر یہ حضورؐ کے اردگرد مسند پر جمع ہو گئے، تب حضرت رسول اللہؐ نے ان سب کو اپنی چادر میں لیا اور فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، ان سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھ اور انھیں ایسا پاک رکھ جیسا پاک رکھنے کا حق ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی حالانکہ آپ مسند پر تشریف فرما تھے، حضرت اُمّ سلمہؓ نے عرض کی: اور میں یا رسول اللہؐ!؟ خدا کی قسم کتنا اچھا ہے، آپ نے فرمایا تم خیر پر ہو"۔

تیسری روایت

احمد بن حنبل نے اپنی "مسند" میں، ترمذی نے اپنی "سنن" میں یوں نقل کیا ہے: "شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ ص جَلَّلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ كِسَاءً، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ خَاصَّتِي اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَنَامَعَهُمْ ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ".

(احمد بن حنبل، مسند: ج۱، ص۱۹۷،/ترمذی، سنن: ج۵، ص۶۹۹،/ابویعلی موصلی، مسند: ج۶، ص۳۹۵،/ابن عساکر، تاریخ بغداد: ج۶۲، ص۸۸، نیز ج۶۵، ص۱۱۸).

"شہر بن حوشب حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کے اوپر چادر اڑھائی اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیتؑ اور میرے خاص الخاص ہیں، اے اللہ! ان سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھنا اور انہیں اس طرح پاک رکھنا جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے، حضرت امّ سلمہؓ نے عرض کی: میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: تم خیر پر ہو"۔

چوتھی روایت

ابوعلی موصلی نے اپنی "مسند" میں اور ہیثمی نے "مجمع الزوائد" میں یوں نقل کیا ہے:

"عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُتَوَرِّكَةَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فِي يَدِهَا بُرمَةٌ لِلْحَسَنِ فِيْهَا سَخِيْنٌ، حَتّٰى أَتَتْ بِهَا النَّبِيَّ ،فَلَمّا وَضَعَتْهَا قُدّامَهُ قَالَ لَهَا: أَينَ اَبُو الْحَسن ؟ قَالَتْ: فِي الْبَيْتِ، فَدَعَاهُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ يَاكُلونَ، قَالَتْ أُمُّ سَلْمَة: وَ مَا سَامَنِي النَّبِيُّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ وَ مَا

أَكَلَ طَعَامًا قَطُّ اِلاَّ وَ أَنَا عِنْدَهُ اِلّا سَامَنِيْهِ قَبْلَ ذالكَ الْيَوم (تَعْنِى سَامَنِى: دَعَانِى اِلَيْهِ) فَلَمّا فَرَغَ الْتَفَّ عَلَيْهِم بِثَوبِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَادَمَنْ عَادَاهُمْ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُم".

(ابوعلی موصلی، مسند: ج۶، ص۲۶۴، /ہیثمی، مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۶۶.)

"حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنینؑ کو لے کر حضور اکرمؐ کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ایک ہانڈی تھی جس میں حسنؑ کے لئے گرم سالن تھا، سیدہ فاطمہؑ نے جب اسے حضورؐ کے سامنے لاکے رکھا تو آپ نے پوچھا: ابوالحسنؑ کہاں ہے، بی بیؑ نے جواب دیا: گھر میں ہیں، آپ نے انھیں بلایا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حسنین کریمینؑ بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے، حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں: نبی کریمؐ نے مجھے نہ بلایا، اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو، پھر جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنی چادر میں لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ"۔

پانچویں روایت

ابوعلی موصلی نے اپنی "مسند" میں اور ہیثمی نے "مجمع الزوائد" میں یوں نقل کیا ہے:

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُتَوَرِّكَةَ الْحَسَنِ وَ الْحُسِيْنِ فِي يَدِهَا بُرمَةٌ لِلْحَسَنِ فِيْهَا سَخِيْنٌ، حَتّٰى أَتَتْ بِهَا النَّبِيَّ ،فَلَمّا وَضَعَتْهَا قُدّامَهُ قَالَ لَهَا: أَينَ اَبُو الْحَسن ؟ قَالَتْ: فِي الْبَيْتِ، فَدَعَاهُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ يَاكُلونَ، قَالَتْ أُمُّ سَلْمَة: وَمَا سَامَنِي النَّبِيُّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَآله وَسَلَّمَ وَ مَا أَكَلَ طَعَامًا

قطُّ اِلاّ وَ أنَا عِنْدَهُ اِلّاسَامَنِیْهِ قَبْلَ ذالكَ الْیَوم (تَعْنی سَامَنی : دَعَانِی اِلَیْهِ) فَلَمّا فَرَغَ الْتَفَّ عَلَیْهِم بِثَوبِهِ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ عَادَمَنْ عَادَاهُمْ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُم. (ابوعلی موصلی، مسند: ج۶، ص۲۶۴،/ہیثمی، مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۶۶).

"حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت رسولؐ، حسنینؑ کو لے کر حضور اکرمؐ کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ایک ہانڈی تھی جس میں حسنؑ کے لئے گرم سالن تھا، سیدہ فاطمہؑ نے جب اسے حضورؐ کے سامنے لاکے رکھا تو آپ نے پوچھا: ابوالحسنؑ کہاں ہے، بی بیؑ نے جواب دیا: گھر میں ہیں، آپ نے انھیں بلایا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حسنین کریمینؑ بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے، اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں: نبی کریمؐ نے مجھے نہ بلایا، اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو، پھر جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنی چادر میں لیا اور فرمایا: اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ"۔

۲۔ آیت مودت: محبتِ فاطمہؑ اجر رسالت

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی شان و فضیلت بیان کرنے والی آیات میں سے ایک آیت مودّت ہے، چنانچہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے قریبی اقرباء سے محبت کرو"۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں شیعہ و سنی علماء نے کچھ احادیث بیان کی ہیں، ذیل میں چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی روایت:

بزرگ عالم و محدث شیخ سلیمان بن ابراہیم القندوزی الحنفی اپنی عظیم کتاب "ینابیع المؤدہ" میں کتاب "فصل الخطاب من الفصائل" سے جو محمد خواجہ پارسا البخاری خلیفہ اسبق خواجہ محمد البخاری شاہ نقشبندی کی تحریر کردہ ہے نقل فرماتے ہیں:

"رَوِیَ الإِمَامُ الْوَاحِدی بِإِسْنَادِہٖ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ قُلْ لا أَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالُوا: یَارَسُولَ اللہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِینَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ قَالَ: عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَوَلَدَاھُمَا".

(ینابیع المؤدہ، ج ۳، باب ۶۵)

"امام واحدی اپنی اسناد کے ساتھ اعمش سے، وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت ﴿قُلْ لا أَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہؐ! آپ کے یہ "ذی القربیٰ" کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوگئی ہے؟ فرمایا: علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں"۔

دوسری روایت

رَوِیَ الإِمَامُ أَبُو إِسْحَاق الثَّعْلَبِی فِی تَفْسِیرِہٖ عَنِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَم الطُّوسِی، عَنْ یَعلی بِن عُبَیْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَھِیداً، أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوراً لَہٗ، أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِباً، أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ

آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِناً مُسْتَكْمِلَ الْإِيمَانِ، أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهُ فِي قَبْرِهِ بَابَانِ إِلَى الْجَنَّةِ. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللهُ قَبْرَهُ مَزَارَ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ كَافِراً. أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. (ینابیع المودہ: ج۳، باب ۶۵)۔

"[حذف اسناد] جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، وہ شہید کی موت مرا، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، وہ مغفور مرا، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، وہ توبہ کے ساتھ مرا، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، وہ کامل الایمان مومن دنیا سے گیا، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، اسے فرشتۂ مرگ جنت کی بشارت دیتا ہے اور پھر منکر و نکیر بشارت دیتے ہیں، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، اسے اس طرح عزت و ناز کے ساتھ جنت کی طرف لے جاتے ہیں جس طرح دلہن کو دولہا کے گھر لے جاتے ہیں، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، اس کی قبر میں بہشت کے دو دروازہ کھول دئے جاتے ہیں، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، اس کی قبر کو خداوند عالم فرشتگانِ رحمت کی زیارت گاہ بنادیتا ہے، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرا، وہ سنت اور جماعت اسلام کے ساتھ دنیا سے گیا، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں محشور ہوگا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ رحمتِ خدا سے دور ہوگیا ہے، آگاہ ہوجاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کے عداوت پر مرا، وہ

کفر کی حالت میں دنیا سے گیا، آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص آل محمدؐ کی عداوت پر مرا، وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا"۔

اس حدیث کو نامور مفسر امام فخر رازی نے "تفسیر کبیر" میں، زمخشری نے "تفسیر کشاف" میں اور قرطبی نے "کتاب الجامع" میں بھی کیا ہے۔

امام فخر رازی فرماتے ہیں:

"آلِ محمدؐ وہ حضرات ہیں جن کے امر کی بازگشت حضورؐ کی طرف ہے، [یعنی] جن کا رشتہ آنحضرتؐ کے ساتھ سب سے زیادہ محکم و مضبوط اور کامل تر ہے، انھیں کو "آل" کہا جائے گا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت فاطمہؑ، حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا رشتہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محکم و مضبوط ہے اور یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے بلکہ مسلّمات میں سے ہے، احادیثِ متواترہ سے بھی یہی ثابت ہے، لہٰذا لازم ہے کہ ان حضرات کو آلِ محمد سمجھا جائے"۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

"اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی چار تن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "ذی القربیٰ" ہیں اور جب یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہی "ذی القربیٰ" ہیں تو یہ حضرات خاص تعظیم کے حامل قرار پائیں گے"۔

امام فخر رازی فرماتے ہیں کہ اس مسئلے پر مختلف دلائل موجود ہیں مثلاً:

۱۔ "اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى" گواہ ہے کہ یہ چار تن "آلِ محمدؐ" ہیں۔

۲۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؑ سے بے انتہا محبت کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ فرمایا کرتے تھے: "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا يُؤْذِيهَا".

"فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے اسے اذیت پہنچائی"۔

اسی طرح احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے کہ حضور اکرمؐ حضرت علیؑ اور حسنین کریمینؑ سے بھی بے انتہا محبت فرمایا کرتے تھے، لہٰذا جب یہ ثابت ہوجائے کہ آپؐ ان سے محبت فرماتے تھے تو پھر پوری امت کو ان سے محبت کرنا واجب ہوجائے گا، کیونکہ خداوندعالم فرماتا ہے: ﴿وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾.

"رسولؐ کا اتباع کرو، شاید اس طرح تم ہدایت یافتہ ہوجاؤ"۔[1]

اسی طرح فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ﴾.

"جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ عذاب الٰہی سے ڈریں"۔[2]

نیز فرمایا: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ﴾.

"اے پیغمبرؐ! کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے محبّت کرے گا"۔[3]

۳۔ آیت مباہلہ

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱)

"پیغمبرؐ! علم کے آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں"۔

---

[1] ۔ سورۂ اعراف: آیت ۱۵۸.

[2] ۔ سورۂ نور: آیت ۶۳.

[3] ۔ سورۂ عمران: آیت ۳۱.

اس آیہ شریفہ کے بارے میں جناب فرمان علی نجفیؒ نے یوں تفسیر کی ہے:

"حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نجران کے نصاریٰ کو رسول اکرمؐ لاکھ بار سمجھایا کہ انہیں خدا کا بیٹا نہ کہو، حضرت آدمؑ کی مثال بھی دی، مگر ان لوگوں نے ایک بھی نہ سنی، آخر کار، آپ نے حکم خدا کے تحت مباہلہ کی دعوت دی اور یہ قرار ہوا کہ فلاں جگہ، فلاں وقت میں ہم اور تم اپنے اپنے بیٹوں، عورتوں اور نفسوں کو لے کر جمع ہوں اور ہر ایک دوسرے پر لعنت کرے اور خدا سے عذاب کا خواستگار ہو، جس دن یہ مباہلہ ہونے والا تھا، اصحاب پیغمبرؐ اس امید میں جمع ہوئے کہ شاید آپ ہمیں ہمراہ لے جائیں، مگر آپ نے صبح سویرے حضرت سلمانؑ کو ایک سرخ کمبل اور چار لکڑیاں دے کر اس میدان میں ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کرنے کے لیے روانہ کیا اور خود اس شان سے برآمد ہوئے کہ امام حسینؑ کو گود میں لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ تھاما اور جناب سیدہ فاطمہ زہراؑء آپ کے پیچھے اور حضرت علیؑ پیغمبرؐ کی صاحبزادی کے پیچھے نکلے، گویا اپنے بیٹوں کی جگہ نواسوں کو، عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی جناب زہراؑء کو اور اپنی جان کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا اور دعا کی: خداوندا! ہر نبیؐ کے اہل بیتؑ ہوتے ہیں، یہ میرے اہل بیت ہیں، انہیں ہر برائی سے محفوظ اور پاک و پاکیزہ رکھ، جب آپ اس شان سے میدان میں پہنچے تو نصاریٰ کے سردار عاقب نے کہا کہ خدا کی قسم! میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں، تو یقیناً ہٹ جائے گا، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ مباہلہ سے باز رہیں، ورنہ قیامت تک نسل نصاریٰ میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ آخر کار، انہوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا، تب آنحضرتؐ نے فرمایا: واللہ، اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا انہیں بندر اور سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بن جاتا، اور نجران کا ایک فرد بھی نہ بچتا"۔ (ترجمہ تفسیر فرمان علی نجفی، ص ۷۸)

غور طلب امر یہ ہے کہ جس طرح آیتِ تطہیر نے سیدۂ کائنات فاطمہ زہراؑء کو طہارت و عصمت کے نورانی محور کے طور پر نمایاں کیا، اسی طرح آیتِ مباہلہ نے آپؑ کو صداقت و حقانیت کے مرکز میں لاکھڑا کیا، معلوم ہوا کہ جب قرآن نے آپؑ کو "نِسَاءَنَا" کا مصداق قرار دے کر میدانِ مباہلہ میں رسولِ اکرمؐ کے ساتھ جلوہ گر فرمایا، تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوگئی کہ زمانہ کسی کو بھی "صدیقہ" کے لقب سے یاد کرے، مگر اس لقب کی کامل معنویت اور حقیقی استحقاق خواتینِ عالم میں صرف حضرت فاطمہ زہراؑء کی ذاتِ اقدس کو ہی حاصل ہے۔

۴۔ آیت اطعام

﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ، وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ، إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴾ . (سورۂ دہر آیت ۷ تا ۹).

"وہ (اہلِ بیتؑ) اپنی نذر و عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیل جانے والی ہے، باوجود ضرورت کے اس کھانے کی محبت کے محتاج، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ"۔

"النذر" میں الف لام عہد کے لئے ہو سکتا ہے کہ ایک خاص نذر کی طرف اشارہ ہے جو اپنی نوعیت اور اخلاص کے اعتبار سے ایک خاص اور منفرد نذر ہے، جیسے ﴿ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴾[1]۔ میں بھی ﴿الزَّكٰوةَ﴾ ایک خاص اور منفرد زکوٰۃ کی طرف اشارہ ہے، دونوں جگہ سائل کو رد نہ کرنے کے کی وجہ سے

[1]۔ سورہ مائدہ، آیت ۵۵.

اہمیت حاصل ہوئی ہے، زکوٰۃ حالت رکوع میں اور روٹی حالت روزے میں، ایک نے نماز میں سنبھالا ایک نے روزے میں سنبھالا، ﴿یُوفُونَ بِالنَّذرِ﴾ زوجہ ہیں اور ﴿یُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ﴾ شوہر ہیں یا یوں کہیں ﴿یُوفُونَ بِالنَّذرِ﴾: صدیقہ ہیں ﴿یُؤتُونَ الزَّکٰوۃَ﴾ صدیق ہیں۔

پہلی روایت

''عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي قَوْلِ اللهِ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً قُلْتُ حُبِّ اللهِ أَوْ حُبِّ الطَّعَامِ قَالَ حُبِّ الطَّعَامِ''. (بحار الانوار، ج۷۱، ص۳۶۷).

''حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اس آیتِ کریمہ ﴿ وَ یُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیناً ﴾ کے بارے میں پوچھا گیا: میں نے عرض کیا: یہاں ﴿حُبِّہٖ﴾ سے مراد اللہ کی محبت ہے یا کھانے کی محبت؟، آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد کھانے کی محبت ہے، یعنی وہ خود کھانے کے محتاج اور خواہش مند ہوتے ہوئے بھی اللہ کی رضا کے لیے مسکین کو کھلاتے ہیں''۔

دوسری روایت

''أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (ع) قَالَ: يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى عِيَالِهِ لِئَلاَّ يَتَمَنَّوْا مَوْتَهُ - اَلْكَافِي، وَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلىٰ حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً قَالَ الْأَسِيرُ عِيَالُ الرَّجُلِ فَيَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِذَا زِيدَ فِي النِّعْمَةِ أَنْ يَزِيدَ أُسَرَاءَهُ فِي السَّعَةِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلاَناً أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَمَنَعَهَا أُسَرَاءَهُ وَ جَعَلَهَا عِنْدَ فُلاَنٍ فَذَهَبَ اللهُ بِهَا قَالَ مُعَمَّرٌ وَ كَانَ فُلاَنٌ حَاضِراً''. (الوافي، ج۱۰، ص۴۳۶).

"حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا: انسان کو چاہیے کہ اپنے اہلِ خانہ پر کشادگی رکھے، تاکہ وہ اس کی موت کی تمنا نہ کرنے لگیں، پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلىٰ حُبِّهِ مِسْكِيناً وَ يَتِيماً وَ أَسِيراً﴾ اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت کے باوجود مسکین، یتیم اور قیدی کو، امامؑ نے فرمایا: یہاں قیدی سے مراد آدمی کے اپنے گھر والے ہیں، لہٰذا جب بھی اللہ کسی شخص کی نعمت میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کے رزق اور آسائش میں بھی اضافہ کرے، پھر امامؑ نے فرمایا: فلاں شخص پر اللہ نے نعمت بڑھائی تھی، لیکن اس نے اپنے گھر والوں سے وہ نعمت روک لی اور اسے دوسروں پر خرچ کرنے لگا تو اللہ نے وہ نعمت اس سے واپس لے لی، معمر بن خلاد کہتے ہیں: وہ شخص جس کا امامؑ نے ذکر کیا تھا، اس وقت مجلس میں موجود بھی تھا"۔

۵۔ سورۂ دہر

علامہ زمخشری نے "تفسیر الکشاف" میں روایت نقل کی ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

"عَنْ ابنِ عبَّاس(رض): "اِنَّ الْحَسنَ وَ الحُسْينَ مَرَضَاْ، فَعَادَهُمَا رَسولُ اللهِ(ص) وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَالوا: يَاْاَبَا الْحَسَنِ، لَوْ نَذَرْتَ عَلىٰ وَلَدَيْكَ، فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ فِضَّةُ جَارِيةٌ لَهُمَااِنْ بَرَآ مِمَّا بِهِمَا اَن يَّصُوْمُوا ثَلَاْثَةَ اَيامٍ، فَشَفَيَا وَ مَا مَعَهُم شَيٌ، فَاَسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِنْ شَمْعُونِ الخَيْبَرِي الْيَهُودِي ثَلا ثَةَ اَصْوَعٍ مِن شَعَيْرٍ، فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ صَاعًا وَ اخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ اَقْرَاصٍ عَلىٰ عَدَدِهِمْ، فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ لِيَفْطَرُوا، فَوَقَفَ عَلَيْهِم سَائِلٌ فَقَالَ: اَلسَّلَاْمُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ بَيْتِ

مُحَمَّدٍ اَنَا مِسْكِيْنٌ مِنْ مَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اَطْعِمُوْنِيْ اَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ. فَاٰثَرُوْهُ وَ بَاتُوا وَلَمْ يَذُوْقُوا اِلَّا الْمَآءَ، وَ اَصْبَحُوا صِيَاماً. فَلَمَّا اَمْسُوا وَوَضَعُوْا الطَّعَامَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيْمٌ. فَاٰثَرُوْهُ، وَ وَقَفَ عَلَيْهِمْ اَسِيْرٌ فِي الثَّالِثِ. فَفَعَلُوا مِثْلَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا اَصْبَحُوا اَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَقْبَلُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اَبْصَرَهُمْ وَ هُمْ يَرْتَعِشُوْنَ كَالْفِرَاخِ مِنْ شَدَّةِ الْجُوْعِ. قَالَ: مَا اَشَدَّ مَا يَسُوءُنِيْ مَا اَرٰى بِكُمْ. وَقَامَ فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ فَرَاٰى فَاطِمَةَ فِيْ مِحْرَابِهَا قَدْ اِلْتَصَقَ بَطْنُهَا بِظَهْرِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا. فَسَاْءَهُ ذٰلِكَ. فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ: خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ هَنَّاكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِكَ فَقَرَاَ أَهْدٰهُ السُّوْرَةَ". تفسیر کشاف: زمخشری، ج۴، ص۱۹۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت (لبنان).

"ایک مرتبہ حسنؑ و حسینؑ بیمار ہوئے، یہ سن کر حضور اکرمؐ کچھ صحابہؓ کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: اے ابوالحسنؑ! بہتر ہوتا اگر آپ اپنے بیٹوں کی شفایابی کے لئے نذر مان لیتے، حضرت علیؑ، جناب فاطمہؑ اور کنیز فضہؓ نے بچوں کی صحت کے لئے تین تین روزوں کی نذر مانی، جس کے بعد دونوں صاحبزادے شفایاب ہوگئے، جب نذر کو پورا کرنے کا وقت آیا تو سب نے مل کر روزے رکھے، مگر افطار کے لئے گھر میں کچھ موجود نہ تھا حضرت علیؑ نے شمعون یہودی سے تین صاع جَو قرض لئے، جناب سیدہؑ نے ان میں سے ایک صاع جَو پیسے اور پانچ روٹیاں پکائیں اور جب افطار کے لئے بیٹھے تو دروازے پر سائل نے آواز دی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، اے اہل بیت محمدؐ آپ پر سلام ہو، میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا کھلائیں، خدا آپ کو جنت کے کھانے عطا فرمائے، یہ سن کر سب نے اپنی اپنی روٹیاں سائل کو دے دیں اور پانی سے افطار

کرکے سو رہے، دوسرے دن پھر روزہ رکھا، افطار کے لئے روٹیاں تیار کیں، وقتِ افطار سب کھانے کے لئے بیٹھے، تبھی ایک یتیم نے آواز دی، سب نے اپنی اپنی روٹیاں سائل کو دے دیں اور پانی سے افطار کرکے سو رہے، تیسرے دن پھر روزہ رکھا کہ وقت افطار ایک اسیر دروازے پر آیا، ان حضرات نے پھر اپنی اپنی روٹیاں اسیر کو دے دیں، اگلے دن صبح کو حضرت علیؑ صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑکر رسولِ اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، بچّے بھوک کی شدّت سے چوزۂ پرند کی طرح کانپ رہے تھے، حضورؐ نے (تڑپ کر) فرمایا: یہ کیا حالت دیکھ رہا ہوں کہ دل پھٹا جاتا ہے، حضرت علیؑ نے قصّہ بیان فرمایا، حضورِ اکرمؐ فوراً اُٹھے اور خانۂ سیدہؑ میں آئے، دیکھا فاطمہؑ محرابِ عبادت میں کھڑی ہیں، حالانکہ شدتِ بھوک کے سبب پیٹ کمر سے چپک گیا ہے اور آنکھیں اندر دھنس گئی ہیں، یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کو بہت صدمہ ہوا، یکایک جبریل امینؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! مبارک ہو کہ ''سورۂ دہر'' آپ کے اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہوا ہے، اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے اس سورے کی تلاوت فرمائی''۔

۶۔ سورۂ کوثر

علاّمہ ''فخر رازی'' سورۂ کوثر کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: ''فَالْمَعْنَى أَنَّهُ يُعْطِيهِ نَسْلًا يَبْقَوْنَ عَلَى مَرِّ الزَّمَانِ، فَانْظُرْ كَمْ قُتِلَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ الْعَالَمُ مُمْتَلِئٌ مِنْهُمْ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي الدُّنْيَا أَحَدٌ، ثُمَّ انْظُرْ كَمْ كَانَ فِيهِمْ مِنَ الْأَكَابِرِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، كَالْبَاقِرِ وَالصَّادِقِ وَالْكَاظِمِ وَالرِّضَا وَالنَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَأَمْثَالِهِمْ''. (تفسیر کبیر: ج۲۳، ص۳۱۳)۔

''شہزادی فاطمہؑ کی ذات اتنی بابرکت ہے کہ خدا نے ان کے ذریعہ پیغمبر اسلامؐ کی ذُرّیت کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا ہے، جو ہر زمانے میں باقی رہی

اہل بیتؑ کے کتنے لوگ قتل کئے گئے، پھر بھی دنیا ان سے بھری ہوئی ہے اور ان کے دشمنوں کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی، اہل بیتؑ میں کتنے بڑے بڑے صاحبانِ علم و کمال پیدا ہوئے جیسے باقرؑ، صادقؑ، کاظمؑ، رضاؑ، نفسِ زکیہؑ اور ان کے جیسی دوسری عظیم ہستیاں"۔

◆ سولہواں باب

◈ فدک حق زہراء سلام اللہ علیہا:

- پہلی آیت.
- دوسری آیت.
- پہلی روایت.
- دوسری روایت.
- تیسری روایت.
- چوتھی روایت.
- پانچویں روایت.
- چھٹی روایت.
- ساتویں روایت.
- آٹھویں روایت.
- نویں روایت.
- دسویں روایت.
- مختصر تاریخچہ فدک.

فدک حق فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

تمہیدی کلمات

قرآنِ کریم نے معاشرے کے مختلف طبقات کے حقوق کو واضح کرتے ہوئے قرابت داروں کے حق کو بھی خصوصی اہمیت عطا فرمائی ہے، سورۂ روم کی ۳۸ویں آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ذوی القربیٰ کو ان کا حق ادا کیجیے، یہ قرآنی حکم قرابت داروں کے شرعی حق کی طرف واضح توجہ دلاتا ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو روایات کے مطابق آپؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے ذوی القربیٰ کے مصداق کے بارے میں دریافت فرمایا، انھوں نے آپ کے اقرباء کی طرف رہنمائی فرمائی، جس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو طلب کیا اور فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو مال اللہ نے میرے اختیار میں عطا فرمایا ہے وہ تمہیں عطا کروں پھر آپ نے فدک ان کو عطا فرمایا، یوں فدک کا مسئلہ صرف ایک زمین یا مالی ملکیت کا مسئلہ نہیں رہتا، بلکہ اس کا تعلق قرآنِ کریم کے حکم ﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ﴾ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرزِ عمل سے جڑ جاتا ہے، چنانچہ فدک کے بارے میں وارد آیات و روایات کا مطالعہ کرتے وقت یہ دیکھنا اہم ہے کہ قرآن نے ''ذوی القربیٰ'' کے حق کو کس انداز سے بیان کیا اور آنحضرتؐ نے اس حکم کو کس طرح عملی جامہ پہنایا، اسی پس منظر میں ذیل میں فدک سے متعلق قرآنِ کریم کی آیات اور ائمہ اہلِ بیتؑ سے منقول

روایات پیش کی جارہی ہیں، تاکہ مسئلے کے قرآنی اور روائی پہلو کو اصل مصادر کی روشنی میں سمجھا جاسکے:

پہلی آیت

﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. (سورۂ روم، ۳۸).

"پس آپ رشتہ داروں کو اس کا حق دے دیجئے اور مسکین اور مسافر کو بھی، یہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضامندی اور خوشی کے طلب گار ہوں اور یہی لوگ ہر طرح کی بہتری اور ابدی فلاح پانے والے ہیں"۔

دوسری آیت

"وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا".

(سورۂ الاسراء، آیت ۲۶).

"اور رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو"۔

پہلی روایت

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا جَبْرَئِيلُ! قَدْ عَرَفْتُ الْمِسْكِينَ، فَمَنْ ذَوُو الْقُرْبَى؟ قَالَ: هُمْ أَقَارِبُكَ. فَدَعَى حَسَناً وَحُسَيْناً وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعْطِيَكُمْ مَا أَفَاءَ عَلَيَّ، قَالَ: أَعْطَيْتُكُمْ فَدَكَ".

[تفسیر عیاشی ج۲، ص۲۸۷].

"تفسیر عیاشی میں محمد بن حفص بن عمرؒ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوندِ عالم نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ﴾ تو رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ! میں نے مسکین کو تو پہچان لیا، لیکن ذوالقربیٰ سے مراد کون ہیں؟ حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا: وہ آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں، چنانچہ آنحضرتؐ نے امام حسنؑ، امام حسینؑ اور جناب فاطمہؑ کو بلایا اور فرمایا: بے شک میرے ربّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ دوں جو اس نے میرے لئے بطورِ فیء عطا کیا ہے، پھر فرمایا: میں نے تمہیں فَدَک عطا کر دیا"۔

اگر آیہ مودت میں دیکھنا ہے کہ ذی القربیٰ سے مراد کون ہیں؟ تو کہیں جانے کی ضرورت اسی آیت کے شان نزول کو دیکھ لیں جس میں حق دینے کی بات کہی گئی ہے، جن کو نبیؐ نے بلا کر بحکم ربّانی حق دیا ہے وہی ذی القربیٰ ہیں اور انھیں کی محبت اجر رسالتؐ ہے۔

دوسری روایت

"عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: حَضَرَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ بِمَرْوَ وَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسِهِ جَمَاعَةٌ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ خُرَاسَانَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَخْبِرُونِي عَنْ مَعْنَى هَذِهِ الْآيَةِ..... وَ الْآيَةُ الْخَامِسَةُ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَ جَلَّ وَ آتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ خُصُوصِيَّةٌ خَصَّهُمُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ بِهَا وَ اصْطَفَاهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ فَاطِمَةَ فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ هَذِهِ فَدَكُ مِمَّا هِيَ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِالْخَيْلِ وَ لَا رِكَابٍ وَ هِيَ لِي خَاصَّةً دُونَ

الْمُسْلِمِينَ وَ قَدْ جَعَلْتُهَا لَكِ لِمَا أَمَرَنِيَ اللهُ تَعَالَى بِهِ فَخُذِيهَا لَكِ وَ لِوُلْدِكِ". (الامالی شیخ صدوقؒ، ج۱، ص ۵۲۲، عیون اخبار الرضاؑ، ج۱، ص ۲۲۸).

"شیخ صدوقؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ریان بن صلتؒ کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السّلام "مرو" میں مامون کے دربار میں تشریف فرما ہوئے، جہاں عراق اور خراسان کے بہت سے علما جمع تھے، مامون نے کہا: مجھے بتاؤ اس آیت کا کیا مطلب ہے ... پانچویں آیت: ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ﴾ [اور قرابت دار کو اس کا حق دے دو] یہ وہ خصوصیت ہے جو اللہ عزیز و جبّار نے خاص طور پر اہلِ بیتؑ کو عطا فرمائی اور اسی کے ذریعہ انہیں امت پر فضیلت و برتری دی ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: حضرت فاطمہؑ کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ جنابِ فاطمہ زہراؑ کو بلایا گیا، آپؑ نے فرمایا: لبّیك یا رسولَ الله! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ فدک اُن (غنیمتوں) میں سے ہے جن پر نہ گھوڑے دوڑائے گئے، نہ اونٹ چلے [یعنی جنگ کے بغیر حاصل ہوئی]، یہ میری خاص ملکیت ہے، مسلمانوں کے عام مال میں سے نہیں اور میں نے اسے تمہارے لئے مخصوص کر دیا ہے، جیسا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا، پس تم اسے اپنی اور تمہاری اولاد کے لئے لے لو"۔

تیسری روایت

"عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا فَتَحَ عَلَى نَبِيِّهِ فَدَكَ وَ مَا وَالاَهَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَ لاَ رِكَابٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ: وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ، فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ هُمْ، فَرَاجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرَئِيلَ، وَرَاجَعَ جَبْرَئِيلُ

رَبَّهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: أَنِ ادْفَعْ فَدَكَ إِلَى فَاطِمَةَ. إِلَى أَنْ قَالَ: حَدٌّ مِنْهَا جَبَلُ أُحُدٍ، وَ حَدٌّ مِنْهَا عَرِيشُ مِصْرَ، وَ حَدٌّ مِنْهَا سِيفُ الْبَحْرِ، وَ حَدٌّ مِنْهَا دُومَةُ الْجَنْدَلِ. قِيلَ لَهُ: كُلُّ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ هَذَا كُلَّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ أَهْلُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ".

(وسائل الشیعہ، ج۹، ص۵۲۵).

"حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب اللہ نے اپنے نبیؐ پر فدک اور اس کے گرد و نواح کے علاقے فتح کئے اور ان پر [کسی جنگ یا گھڑسوار و لشکر کے ذریعے] کوئی حملہ یا لشکرکشی نہیں ہوئی تھی، تو اللہ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَ آتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ﴾[1]، رسولِ خداؐ کو معلوم نہ تھا کہ "ذوالقربیٰ" سے مراد کون ہیں، تو آپؐ نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا، جبرئیلؑ نے بھی اپنے ربّ سے رجوع کیا، تو اللہ نے وحی فرمائی: فدک فاطمہؑ کے حوالے کر دو، پھر امامؑ نے فرمایا: فدک کی سرحدیں یہ ہیں: ایک طرف جبل اُحد، دوسری طرف عریشِ مصر، تیسری طرف ساحلِ سمندر اور چوتھی طرف دومۃ الجندل، پوچھا گیا: کیا اتنی وسیع زمین؟ فرمایا: ہاں، یہ سب وہ علاقے ہیں جن پر اہل اسلام نے گھوڑوں یا لشکروں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کی یعنی بغیر جنگ کے اللہ نے اپنے نبیؐ کو عطا فرمائے ہیں"۔

چوتھی روایت

"مَا ذَكَرَهُ ابْنُ بَابَوَيْهِ فِي أَوَائِلِ كِتَابِ الْعِلَلِ فِي بَابِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا تَرَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَكَ لَمَّا وَلِيَ النَّاسَ، بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

[1] ۔ سورۂ الاسراء، آیت ۲۶.

الصَّادِقِ)قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ لَمْ يَأْخُذْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَدَكَ لَمَّا وَلِيَ النَّاسَ، وَلِأَيِّ عِلَّةٍ تَرَكَهَا؟ فَقَالَ: لِأَنَّ الظَّالِمَ وَ الْمَظْلُومَ قَدْ كَانَا قَدِمَا عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ أَثَابَ اللهُ الْمَظْلُومَةَ، وَ عَاقَبَ الظَّالِمَ، فَكَرِهَ أَنْ يَسْتَرْجِعَ شَيْئاً قَدْ عَاقَبَ اللهُ عَلَيْهِ غَاصِبَهُ، وَ أَثَابَ عَلَيْهِ الْمَغْصُوبَةَ". (بحار الانوار، ج۲۹، ص۳۹۵،/علل الشرایع ج۱، ص۱۵۴).

"کتاب علل میں مذکور ہے کہ ابوبصیرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جب امیر المؤمنینؑ خلیفہ بنے، تو انہوں نے فدک واپس کیوں نہیں لیا؟ کس وجہ سے اسے چھوڑ دیا؟، تو امامؑ نے فرمایا: اس لئے کہ ظالم اور مظلوم دونوں اللہ کے حضور پہنچ چکے تھے، اللہ نے مظلومہؑ کو اجر دے دیا اور ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دے دی، پس امیر المؤمنینؑ نے پسند نہ کیا کہ ایسی چیز واپس لیں جس کے بارے میں اللہ نے پہلے ہی اس کے غاصب کو سزا دی اور مظلومہ کو اس پر اجر عطا فرما دیا"۔

فدک دراصل رسولِ خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ ملکیت تھی جو حضرت فاطمہ زہراؑ سے چھین لی گئی تھی، جب حضرت علیؑ کو خلافت ملی وہ چاہتے تو فدک واپس لے سکتے تھے، مگر آپؑ نے اُخروی انصاف کے مکمل ہو جانے کے بعد اسے واپس لینا مناسب نہ سمجھا، اس موقف میں بلند اخلاقی اور روحانی بصیرت ظاہر ہوتی ہے کہ امیر المؤمنینؑ کا مقصد صرف دنیاوی مال یا انتقام لینا نہیں تھا، بلکہ عدلِ الٰہی اور امرِ خداوندی کو تسلیم کرنا تھا۔

پانچویں روایت

"حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِمَ لَمْ يَسْتَرْجِعْ فَدَكَ لَمَّا وَلِيَ أَمْرَ النَّاسِ فَقَالَ لِأَنَّا أَهْلُ بَيْتٍ إِذَا وَلاَّنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يَأْخُذُ لَنَا حُقُوقَنَا مِمَّنْ ظَلَمَنَا إِلاَّ هُوَ وَنَحْنُ أَوْلِيَاءُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُمْ وَنَأْخُذُ لَهُمْ حُقُوقَهُمْ مِمَّنْ يَظْلِمُهُمْ وَلاَ نَأْخُذُ لِأَنْفُسِنَا". (اخبار الرضاؑ، ج۲، ص۸۶،/بحار الانوار، ج۲۹، ص۳۹۶).

"حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے پوچھا گیا: جب امیر المؤمنینؑ لوگوں پر حاکم بنے تو انہوں نے فدک کیوں واپس نہیں لیا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہلِ بیتؑ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جب اللہ ہمیں حکومت عطا فرماتا ہے، تو ہم اپنے اوپر ظلم کرنے والوں سے اپنے حقوق واپس نہیں لیتے، بلکہ اللہ ہی ہمارے لئے انصاف کرتا ہے، ہم مؤمنوں کے ولی اور محافظ ہیں، ہم ان کے لئے فیصلہ کرتے ہیں اور ان کے حقوق ظالموں سے واپس لیتے ہیں، مگر اپنے لئے کچھ نہیں لیتے"۔

اہلِ بیت علیہم السلام دنیاوی اقتدار یا ذاتی بدلے کے لئے قیام نہیں فرماتے، بلکہ وہ اپنے تمام معاملات کو عدلِ الٰہی کے سپرد کر دیتے ہیں، ان کی حکومت کا مقصد صرف مؤمنوں کے حقوق کی حفاظت اور عدلِ الٰہی کا قیام ہے، نہ کہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے۔

چھٹی روایت

"[الخرائج و الجرائح] : رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاجِعاً نَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَطْعَمُ وَ النَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُمْ فَارْكَبْ. فَقَامَ النَّبِيُّ

فَرَكِبَ وَ جَبْرَئِيلُ مَعَهُ، فَطُوِيَتْ لَهُ الْأَرْضُ كَطَيِّ الثَّوْبِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى فَدَكَ. فَلَمَّا سَمِعَ أَهْلُ فَدَكَ وَقْعَ الْخَيْلِ ظَنُّوا أَنَّ عَدُوَّهُمْ قَدْ جَاءَهُمْ، فَغَلَّقُوا أَبْوَابَ الْمَدِينَةِ وَ دَفَعُوا الْمَفَاتِيحَ إِلَى عَجُوزٍ لَهُمْ فِي بَيْتٍ لَهُمْ خَارِجٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَ لَحِقُوا بِرُءُوسِ الْجِبَالِ. فَأَتَى جَبْرَئِيلُ الْعَجُوزَ حَتَّى أَخَذَ الْمَفَاتِيحَ، ثُمَّ فَتَحَ أَبْوَابَ الْمَدِينَةِ، وَ دَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي بُيُوتِهَا وَ قُرَاهَا. فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَا خَصَّكَ اللهُ بِهِ وَ أَعْطَاكَهُ دُونَ النَّاسِ، وَ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى: مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى [فِي] قَوْلُهُ: فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ وَ لٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَ لَمْ يَعْرِفِ الْمُسْلِمُونَ وَ لَمْ يَطَئُوهَا، وَ لَكِنَّ اللهَ أَفَاءَهَا عَلَى رَسُولِهِ، وَ طَوَّفَ بِهِ جَبْرَئِيلُ فِي دُورِهَا وَ حِيطَانِهَا، وَ غَلَّقَ الْبَابَ وَ دَفَعَ الْمَفَاتِيحَ إِلَيْهِ. فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي غِلَافِ سَيْفِهِ - وَ هُوَ مُعَلَّقٌ بِالرَّحْلِ ثُمَّ رَكِبَ، وَ طُوِيَتْ لَهُ الْأَرْضُ كَطَيِّ الثَّوْبِ، ثُمَّ أَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُمْ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَ لَمْ يَتَفَرَّقُوا وَ لَمْ يَبْرَحُوا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى فَدَكَ، وَ إِنِّي قَدْ أَفَاءَهَا اللهُ عَلَيَّ. فَغَمَزَ الْمُنَافِقُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: هَذِهِ مَفَاتِيحُ فَدَكَ، ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْ غِلَافِ سَيْفِهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ رَكِبَ مَعَهُ النَّاسُ. فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِينَةَ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةِ! إِنَّ اللهَ قَدْ أَفَاءَ عَلَى أَبِيكِ بِفَدَكَ وَ اخْتَصَّهُ بِهَا، فَهِيَ لَهُ خَاصَّةً دُونَ الْمُسْلِمِينَ أَفْعَلُ بِهَا مَا أَشَاءُ، وَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ لِأُمِّكِ خَدِيجَةَ عَلَى أَبِيكِ مَهْرٌ، وَ إِنَّ أَبَاكِ قَدْ جَعَلَهَا لَكِ بِذَلِكِ، وَ

أَنْحَلْتُكِهَا لَكِ وَ لِوُلْدِكِ بَعْدَكِ. قَالَ: فَدَعَا بِأَدِيمٍ، وَ دَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: اُكْتُبْ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِفَدَكَ نِحْلَةً مِنْ رَسُولِ اللهِ، فَشَهِدَ عَلَى ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَوْلًى لِرَسُولِ اللهِ وَ أُمُّ أَيْمَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَ جَاءَ أَهْلُ فَدَكَ إِلَى النَّبِيِّ، فَقَاطَعَهُمْ عَلَى أَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ". (بحار الانوار، ج۲۹، ص۱۱۴، /ایضًا، ج۱۷، ص۳۷۸).

"یہ روایت کتاب "الخرائج و الجرائح" (تالیف قطب الدین راوندیؒ) سے نقل کی گئی ہے اور اس میں فدک کے عطا ہونے کا واقعہ روایت ہوا ہے، اس روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جنگ میں گئے، جب واپس آئے اور راستے میں کسی مقام پر اترے تو آپؐ کھانا تناول فرمانے لگے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، اسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا: اے محمدؐ! اٹھو اور سوار ہو جاؤ! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُٹھے اور سوار ہوئے، جبرئیلؑ بھی ان کے ساتھ تھے، اللہ نے زمین کو ان کے لئے ایسے لپیٹ دیا جیسے کپڑا لپیٹا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ فدک تک پہنچ گئے، جب اہلِ فدک نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی تو گمان کیا کہ دشمن آ گیا ہے، لہٰذا انہوں نے شہر کے دروازے بند کر لئے اور چابیوں کو ایک بوڑھی عورت کے حوالے کیا جو ان کے شہر سے باہر ایک مکان میں رہتی تھی اور خود پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے گئے، جبرئیلؑ اس بوڑھی عورت کے پاس گئے، چابیاں لیں اور شہر کے دروازے کھول دیے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے گھروں اور دیہاتوں کا دورہ کیا، جبرئیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! یہ وہ جگہ ہے جسے اللہ نے خاص طور پر آپ کے لئے مقرر کیا ہے اور آپ کو دوسروں پر فضیلت دیتے ہوئے عطا کی ہے، یہی وہ مقام ہے جس کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ﴾ یعنی جو مالِ فَے اللہ نے اپنے رسولؐ کو اہلِ قریہ سے عطا کیا وہ اللہ، رسول اور ذوی القربیٰ کے لئے ہے، اور فرمایا: ﴿فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ﴾. پس تم نے نہ اس کے لئے گھوڑے دوڑائے، نہ اونٹ، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے غلبہ دیتا ہے، چنانچہ مسلمانوں نے اس سرزمین کو جنگ کے ذریعے فتح نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنے رسولؐ کے لئے خاص کر دیا، پھر جبرئیلؑ نے نبیؐ کو فدک کے تمام مکانات اور حصار دکھائے، دروازے بند کئے اور چابیاں رسولِ خدا کو دے دیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چابیاں اپنی تلوار کے غلاف میں رکھ لیں، جو ان کے زین سے لٹکی ہوئی تھی، پھر واپس روانہ ہوئے، اللہ نے زمین کو ان کے لئے پھر سے لپیٹ دیا اور وہ لوگوں کے پاس واپس پہنچ گئے جب کہ لوگ اب تک اپنی جگہوں سے ہلے بھی نہ تھے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فدک تک پہنچ گیا تھا اور بے شک اللہ نے وہ میرے لئے عطا کر دی ہے، منافقین نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کئے (یعنی تعجب یا شک ظاہر کیا) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ہیں فدک کی چابیاں! پھر انہیں اپنی تلوار کے غلاف سے نکالا، اس کے بعد نبیؐ سوار ہوئے اور لوگ بھی ساتھ ہوئے، جب مدینہ پہنچے تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑء کے پاس گئے اور فرمایا: بیٹی! اللہ نے تمہارے والد کو فدک عطا کیا ہے اور اسے خاص طور پر تمہارے والد کے لئے مقرر فرمایا ہے، تاکہ وہ اس میں جو چاہیں تصرف کریں اور چونکہ تمہاری والدہ خدیجہؑ کا مہر تمہارے والد پر باقی تھا، لہٰذا تمہارے والد نے فدک تمہیں اس کے بدلے میں عطا کیا ہے، میں نے یہ فدک تمہیں اور تمہاری اولاد کے لئے ہبہ کر دیا ہے، پھر آپ نے ایک چمڑے کا ٹکڑا منگوایا اور امیر المؤمنین علیؑ سے

فرمایا: فاطمہؑ کے لیے فدک کی ملکیت لکھ دو کہ یہ رسولِ خداؐ کی طرف سے انہیں ہبہ ہے، اس پر گواہی دی: علی بن ابی طالبؑ، رسولِ خدا کے غلام، اور امّ ایمنؓ نے، رسولِ خداؐ نے فرمایا: امّ ایمنؓ جنتی عورت ہے، بعد میں اہلِ فدک نبیؐ کے پاس آئے اور آپ نے ان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا کہ وہ ہر سال چوبیس ہزار دینار بطور محصول ادا کریں گے"۔

ساتویں روایت

" وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَظُنُّهُ السَّيَّارِيَّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمَّا فَتَحَ عَلَى نَبِيِّهِ فَدَكَ وَ مَا وَالاَهَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَ لاَ رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَ آتِ ذَا الْقُرْبى حَقَّهُ، فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ هُمْ فَرَاجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرَئِيلَ، وَ رَاجَعَ جَبْرَئِيلُ رَبَّهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ادْفَعْ فَدَكَ إِلَى فَاطِمَةَ، إِلَى أَنْ قَالَ: حَدٌّ مِنْهَا جَبَلُ أُحُدٍ، وَ حَدٌّ مِنْهَا عَرِيشُ مِصْرَ، وَ حَدٌّ مِنْهَا سِيفُ الْبَحْرِ وَ حَدٌّ مِنْهَا دُومَةُ الْجَنْدَلِ قِيلَ لَهُ كُلُّ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ هَذَا كُلَّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ أَهْلُهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِخَيْلٍ وَ لاَ رِكَابٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ السَّيَّارِيِّ: نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ تَرَكَ ذِكْرَ الْحُدُودِ". (وسائل الشیعہ، ج۹، ص۵۲۵).

"علی بن محمد بن عبداللہ نے بعض اصحاب سے (راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ وہ سیاری تھے)، انہوں نے علی بن اسباط سے اور انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث میں روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لئے فدک اور اس کے گرد و نواح کی زمینیں فتح کیں، اور ان کے لئے کوئی گھوڑا یا

سوار نہیں دوڑایا گیا تھا (یعنی جنگ کے بغیر حاصل ہوئی) تو اللہ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ﴾ . (اور قرابت دار کو اس کا حق دے دو)، رسولِ خداؐ نہیں جانتے تھے کہ "ذَا الْقُرْبَىٰ" یعنی قریبی رشتہ دار سے مراد کون ہے، پس آپ نے اس بارے میں جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا، جبرئیلؑ نے اپنے رب سے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ: اے محمدؐ! فدک کو فاطمہؑ کو دے دو، (پھر امام علیہ السلام نے فرمایا) فدک کی سرحدوں کے بارے میں فرمایا گیا، ایک حد جبل اُحد ہے، ایک حد عریشِ مصر ہے، ایک حد سمندر کا کنارہ ہے اور ایک حد دومۃ الجندل ہے، پوچھا گیا: کیا یہ سارا علاقہ فدک میں شامل ہے؟ فرمایا: ہاں یہ سب وہ علاقے ہیں جن کے رہنے والوں نے رسولِ خداؐ کے خلاف نہ کوئی گھوڑا دوڑایا، نہ کوئی اونٹ، بلکہ اللہ نے یہ سب کچھ اپنے رسولؐ کے لئے بغیر جنگ کے عطا فرمایا، اور محمد بن الحسن نے اپنے اسناد سے سیاری کے واسطے سے یہی روایت نقل کی، سوائے اس کے کہ انہوں نے ان سرحدوں کا ذکر نہیں کیا"۔

آٹھویں روایت

"وَعَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْهُمَا وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ: هُمَا أَوَّلُ مَنْ ظَلَمَنَا حَقَّنَا، وَ حَمَلَا النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا، وَ أَخَذَا مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَطِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَدَكَ بِنَوَاضِحِهَا، فَقَامَ مُيَسِّرٌ فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُمَا بَرِيئَانِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: [شعر] لِذِي الْحِلْمِ قَبْلَ الْيَوْمِ مَا تُقْرَعُ الْعَصَا وَ مَا عُلِّمَ الْإِنْسَانُ إِلَّا لِيَعْلَمَا". (بحار الانوار، ج ۳۰، ص ۳۸۲).

"ابوالجارود بیان کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، جب آپؑ سے ان دونوں (یعنی دو اشخاص) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپؑ نے فرمایا: یہ دونوں وہ پہلے افراد ہیں جنہوں نے ہمارے حق پر ظلم کیا اور لوگوں کو ہمارے اوپر سوار کیا (یعنی حکومت ہم سے چھین کر ہماری گردنوں پر چڑھالی) اور انہوں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے رسولِ خداؐ کی عطا کردہ فدک اس کے اونٹوں اور وسائل سمیت چھین لی، اتنے میں میسر (راویوں میں سے ایک) کھڑا ہوا اور بولا: اللہ اور اس کا رسولؐ ان دونوں سے بیزار ہیں! امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: (شعری انداز میں): عقل مند آدمی کے لئے آج سے پہلے کبھی چھڑی نہیں بجائی گئی (یعنی حقیقت اب ظاہر ہوئی ہے) اور انسان کو علم صرف اسی لئے دیا گیا ہے کہ وہ حق کو پہچانے"۔

نویں روایت

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَابَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا ". (صحیح البخاري ۱۳/۱۳۵)

"ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریمؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے رسول اللہؐ کے ترکے میں اپنا حصہ طلب کیا اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور فَے عطا فرمایا تھا اور فدک میں سے، اور خیبر کے خمس میں سے جو باقی رہ گیا تھا، تو ابوبکر نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: ہم (انبیاء) کا ترکہ نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آلِ محمدؐ اس مال سے اپنا خرچ لیتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں رسول اللہؐ کے صدقے کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا، اس حالت سے جس پر وہ رسول اللہؐ کے زمانے میں تھا اور میں اس کے بارے میں وہی طریقہ اختیار کروں گا جو رسول اللہؐ اختیار فرمایا کرتے تھے، چنانچہ ابوبکر نے حضرت فاطمہؑ کو اس مال میں سے کچھ دینے سے انکار کر دیا، اس معاملے پر حضرت فاطمہؑ کو ابوبکر سے رنجش ہوئی، پس انہوں نے ان سے ترکِ کلام کیا اور اپنی وفات تک ان سے بات نہ کی اور وہ نبی کریمؐ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں، جب حضرت فاطمہؑ کا انتقال ہوا تو ان کے شوہر حضرت علیؑ نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور ابوبکر کو ان کے انتقال کی اطلاع نہیں دی اور خود ہی ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی"۔

دسویں روایت

"حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالاَ: سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لاَ أُورَثُ، قَالَتْ: وَاللهِ لاَ أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا، فَمَاتَتْ وَلاَ تُكَلِّمُهُمَ".

(سنن ترمذی).

"ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ ابوبکر اور عمر کے پاس آئیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملنے والی اپنی میراث کا سوال کرتی ہیں، ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں کوئی میراث نہیں چھوڑوں گا، حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تم دونوں سے کبھی کلام نہیں کروں گی، پس آپ نے انتقال فرمایا اور ابوبکر و عمر سے کلام نہیں کی"۔

مختصر تاریخچہ فدک

- یہ باغ تقریباً ۳۰ھ تک تینوں خلفاء کے قبضے میں رہا۔
- اسکے بعد تیسرے خلیفہ عثمان نے اپنے داماد مروان بن حکم کو دے دیا۔
- سنہ ۴۰ھ میں معاویہ کی طرف سے مروان، عمرو بن عثمان اور یزید کو دیا گیا۔
- تقریبا سنہ ۱۰۰ھ میں عمر بن عبدالعزیز کے توسط سے حضرت فاطمہؑ کی اولاد کی ملکیت قرار دیا اور امامِ محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام دیگر اولاد علیؑ و فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا کے حوالے کیا گیا۔

- اس کے صرف ایک سال بعد سنہ ۱۰۱ھ میں یزید بن عبدالملک کے توسط سے دوبارہ غصب کرلیا گیا۔
- تقریباً سنہ ۱۳۲ سے ۱۳۶ تک چار سال سفاح کے توسط سے دوباہ لوٹایا گیا۔
- سنہ ۱۴۰ھ منصور عباسی کے توسط سے دوبارہ غصب ہوا۔
- تقریباً سنہ ۱۶۰ھ مہدی عباسی کے حکم سے دوبارہ واپس لوٹایا گیا۔
- تقریباً سنہ ۱۷۰ھ ہادی عباسی کے توسط سے دوبارہ غصب ہوا۔
- سنہ ۲۱۰ھ مامون عباسی کے توسط سے دوبارہ لوٹایا گیا۔
- سنہ ۲۳۲-۲۴۷ متوکل عباسی کے توسط سے دوبارہ غصب کیا گیا۔
- سنہ ۲۴۸ھ منتصر عباسی کے توسط سے دوبارہ لوٹایا گیا۔
- پھر عباسی حکمرانوں کے قبضے میں رہا، اور آج تک ظالم حکمراں اس پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔
- انشاءاللہ جب امامِ زمانہ عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف آئیں گے تب ظلم اور ظالموں کا خاتمہ ہوگا اور ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا جائے گا انشاءاللہ۔

◆ سترہواں باب

◆ حضرت فاطمہ زہراؑء کے شیعہ اور محبّ:

- پہلی حدیث: شیعہ اور محبّ دعویٰ سے حقیقت تک.
- دوسری حدیث: محبّینِ اہلِ بیتؑ کے نام پروانۂ نجات.
- تیسری حدیث: روزِ قیامت سیدہؑ کی شفاعتِ کبریٰ.
- چوتھی روایت: نصرتِ فاطمہؑ سے مومن خوش ہوں گے.
- پانچویں روایت: محبّوں کی شفاعت.
- چھٹی روایت: حضرت فاطمہؑ اور کم عمر بچوں کی نگہداری.

حضرت فاطمہ زہراؑء کے شیعہ اور محبّ

تمہیدی کلمات

اہلِ بیتِ اطہارؑ سے محبت ایمان کا جزو ہے، لیکن محبت کے مراتب ہیں، جیسے روشنی کے درجات ہوتے ہیں، کوئی چراغ کی روشنی سے فیض پاتا ہے اور کوئی سورج کی کرنوں میں اپنی زندگی کو روشن و منور کرتا ہے، ''محبّ'' وہ ہے جس کے دل میں اہلِ بیتؑ کی محبت موجزن ہو، جس کی زبان پر ان کا ذکر ہو اور جس کا دل ان کی عظمت کا قائل ہو، محبّ حضرت علیؑ کی شجاعت، حضرت فاطمہؑ کی عصمت، حضرت امام حسنؑ کے حلم اور حضرت امام حسینؑ کی قربانی کو دل سے مانتا ہے اور ان سے عقیدت رکھتا ہے، محبّ کی نظر میں محبت ایک قلبی تعلق ہے، ایک جذبہ ہے، ایک وابستگی ہے، لیکن ''شیعہ'' صرف محبت کے اظہار کا نام نہیں، بلکہ پیروی اور اطاعت و فرمانبرداری کا عنوان ہے، لغت میں شیعہ ''پیرو اور ساتھی'' کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں ''شیعہ'' وہ ہے جو اہلِ بیتؑ کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کی دینی رہنمائی، تعلیمات اور امامت کے نظریے کو بھی قبول کرتا ہے، یعنی محبت کے ساتھ اتباع، عقیدت کے ساتھ اطاعت اور نسبت کے ساتھ وفاداری اختیار کرتا ہے، یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ محبت بنیاد ہے اور شیعت اس بنیاد کی تعمیر ہے، محبت چراغ دل ہے اور شیعت اس چراغ کی روشنی میں زندگی گزارنے کا نام ہے، مختصر یہ کہ ہر شیعہ اہلِ بیتؑ کا محبّ ہوتا ہے، کیونکہ پیروی بغیر محبت کے

ممکن نہیں، لیکن ہر محبّ اصطلاحی معنی میں شیعہ نہیں ہوتا، کیونکہ محبت کے ساتھ اعتقادی وابستگی اور عملی پیروی کا مرحلہ بھی شامل ہوتا ہے، اسی لئے جب اہلِ بیتؑ کی روایات میں ''محبّ'' اور ''شیعہ'' دونوں الفاظ آتے ہیں تو ان کے درجات اور مفاہیم کو سامنے رکھنا ضروری ہے، ذیل میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

پہلی حدیث: شیعہ اور محبّ دعویٰ سے حقیقت تک

''وَ قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ: اِذْهَبِي إِلَى فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ) بِنْتَ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) فَأَسْأَلِيهَا عَنِّي: أَنَا مِنْ شِيعَتِكُمْ، أَوْ لَسْتُ مِنْ شِيعَتِكُمْ؟ فَسَأَلَتْهَا، فَقَالَتْ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ): قُولِي لَهُ: إِنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا أَمَرْنَاكَ، وَ تَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ، فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا، وَ إِلاَّ فَلاَ. فَرَجَعَتْ، فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: يَا وَيْلِي، وَ مَنْ يَنْفَكُّ مِنَ اَلذُّنُوبِ وَ اَلْخَطَايَا؟ فَأَنَا إِذَنْ خَالِدٌ فِي اَلنَّارِ، فَإِنَّ مَنْ لَيْسَ مِنْ شِيعَتِهِمْ فَهُوَ خَالِدٌ فِي اَلنَّارِ. فَرَجَعَتِ اَلْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ لِفَاطِمَةَ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ) مَا قَالَ لَهَا زَوْجُهَا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا اَلسَّلاَمُ): لَيْسَ هَكَذَا، إِنَّ شِيعَتَنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ اَلْجَنَّةِ، وَ كُلُّ مُحِبِّينَا، وَ مُوَالِي أَوْلِيَائِنَا، وَ مُعَادِي أَعْدَائِنَا، وَ اَلْمُسَلِّمُ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ لَنَا. لَيْسُوا مِنْ شِيعَتِنَا إِذَا خَالَفُوا أَوَامِرَنَا وَ نَوَاهِيَنَا فِي سَائِرِ اَلْمُوبِقَاتِ، وَ هُمْ مَعَ ذَلِكَ فِي اَلْجَنَّةِ، وَ لَكِنْ بَعْدَ مَا يُطَهَّرُونَ، مِنْ ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلاَيَا وَ اَلرَّزَايَا أَوْ فِي عَرَصَاتِ اَلْقِيَامَةِ بِأَنْوَاعِ شَدَائِدِهَا، أَوْ فِي اَلطَّبَقِ اَلْأَعْلَى مِنْ جَهَنَّمَ بِعَذَابِهَا، إِلَى أَنْ نَسْتَنْقِذَهُمْ بِحُبِّنَا مِنْهَا، وَ نَنْقُلَهُمْ إِلَى حَضْرَتِنَا''.

(بحار الانوار: ج۶۵، ص۱۵۴).

"ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تم حضرت فاطمہؑ بنتِ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آیا میں آپ کے شیعہ شمار ہوتا ہوں یا نہیں؟، عورت جنابِ فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سوال کیا، شہزادیؑ نے فرمایا: اس سے کہہ دینا: اگر تم ہمارے اوامر پر عمل کرتے ہو اور جن چیزوں سے ہم نے روکا ہے اُن سے باز رہتے ہو تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو، ورنہ نہیں۔ وہ عورت واپس گئی اور شوہر کو جواب سنایا، اس نے گھبرا کر کہا: ہائے افسوس! گناہوں اور لغزشوں سے کون محفوظ ہے؟ پھر تو میں ہمیشہ جہنم میں رہوں گا، کیونکہ جو اہلِ بیتؑ کا شیعہ نہ ہو وہ جہنم ہی میں رہے گا، عورت دوبارہ جنابِ فاطمہؑ کے پاس گئی اور اپنے شوہر کا اضطراب بیان کیا، اس پر سیدۂ کائناتؑ نے فرمایا: ایسا نہیں! ہمارے شیعہ تو جنت کے بہترین لوگ ہیں اور جو ہماری محبت رکھتے ہیں، ہمارے محبّوں کے محبّ اور ہمارے دشمنوں کے دشمن ہیں اور دل و زبان سے ہماری ولایت کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ حقیقی شیعہ کے درجے پر نہ ہوں، لیکن وہ بھی جنت میں جائیں گے، ہاں! مگر اپنے گناہوں سے پاک ہونے کے بعد: دنیا کی مصیبتوں کے ذریعہ، یا قیامت کی سختیوں کے ذریعے، یا جہنم کی اوپری طبقہ میں کچھ عذاب کے ذریعے، حتیٰ کہ ہماری محبت اُن کو وہاں سے نجات دلائے گی اور ہم انہیں اپنے حضور میں لے آئیں گے"۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ شیعہ وہ ہے جو اطاعت اور عمل کا پیکر ہو، محبّ وہ ہے جو محبت رکھتا ہے مگر عمل میں کمزور ہو، محبّ اہلِ نجات ہے مگر اصلاح و تطہیر کا محتاج ہے، نجات کی اصل بنیاد اطاعتِ اہلِ بیتؑ ہے، محض دعویٰ نہیں، اطاعت نہ ہو تو نسبت کافی نہیں، محبت سے منزل ملتی ہے مگر نشیب و فراز سے گزر کر، لیکن اطاعت خود ایک منزل ہے۔

دوسری حدیث: محبّینِ اہلِ بیتؑ کے نام پروانۂ نجات

"قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ أَنَّ اللهَ تَعَالىٰ لَمَّا زَوَّجَ فَاطِمَةَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمَرَ رِضْوَانَ فَأَمَرَ شَجَرَةَ طُوبَىٰ فَحَمَلَتْ رِقَاعاً لِمُحِبِّي آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ أَمْطَرَهَا مَلاَئِكَةً مِنْ نُورٍ بِعَدَدِ تِلكَ اَلرِّقَاعِ فَأَخَذَ تِلْكَ اَلْمَلاَئِكَةُ اَلرِّقَاعَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ اَلْقِيَامَةِ وَاِسْتَوَتْ بِأَهْلِهَا أَهْبَطَ اللهُ اَلْمَلاَئِكَةَ بِتِلْكَ اَلرِّقَاعِ فَإِذَا لَقِيَ مَلَكٌ مِنْ تِلْكَ اَلْمَلاَئِكَةِ رَجُلاً مِنْ مُحِبِّي آلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَفَعَ إِلَيْهِ رُقْعَةَ بَرَاءَةٍ مِنَ النَّارِ".

(بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۴۴).

"حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے کیا تو جبرئیلؑ آئے اور بتایا کہ اللہ نے رضوانِ جنت کو حکم دیا، پس رضوانِ جنت نے درختِ طوبیٰ کو حکم دیا، تو درخت طوبیٰ نے نورانی رقعے پیدا کئے جن پر آلِ محمدؐ کے محبّوں کے نام لکھے تھے، پھر اللہ نے ان رقعوں کی تعداد کے برابر نور کے فرشتے نازل فرمائے، ہر فرشتہ ایک رقعہ اپنے ساتھ لے گیا، قیامت کے روز جب لوگ جمع ہوں گے تو وہ فرشتے ان رقعوں کو لے کر اتریں گے، پھر جب بھی کوئی فرشتہ کسی محبِّ اہل بیتؑ سے ملے گا تو وہ اسے ایک رقعہ دے گا اور کہے گا: یہ تیرے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ ہے"۔

یہ حدیث اگرچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے لیکن علیؑ و فاطمہؑ کی عظیم فضیلت کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اہلِ بیتؑ کے محبّوں کے لئے جہنم سے نجات کے پروانے اسی دن لکھ دیے گئے تھے جس دن علیؑ و فاطمہؑ کا عقد

ہوا تھا اور یہ پروانے قیامت کے دن فرشتوں کے ہاتھوں عطا کئے جائیں گے، اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ محبتِ اہلِ بیتؑ کبھی ضائع نہیں جاتی، محبّ نجات پاتا ہے مگر شفاعت کے بعد، یعنی محبّ کو نجات اور شفاعت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن شیعہ وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی شفاعت کرے جیسے سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ اور فضّہؓ کنیز حضرت زہراء سلام اللہ علیہا۔

تیسری حدیث: روزِ قیامت سیدہؑ کی شفاعتِ کبریٰ

" عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تُقْبِلُ اِبْنَتِي فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ مُدَبَّجَةَ الْجَنْبَيْنِ خَطْمُهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ قَوَائِمُهَا مِنَ الزُّمُرُّدِ الْأَخْضَرِ ذَنَبُهَا مِنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ عَيْنَاهَا يَاقُوتَتَانِ حَمْرَاوَانِ عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ نُورٍ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا دَاخِلُهَا عَفْوُ اللهِ وَ خَارِجُهَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنْ نُورٍ لِلتَّاجِ سَبْعُونَ رُكْناً كُلُّ رُكْنٍ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَ عَنْ يَمِينِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ عَنْ شِمَالِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَ جَبْرَئِيلُ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَلاَ يَبْقَى يَوْمَئِذٍ نَبِيٌّ وَ لاَ رَسُولٌ وَ لاَ صِدِّيقٌ وَ لاَ شَهِيدٌ إِلاَّ غَضُّوا أَبْصَارَهُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ فَتَسِيرُ حَتَّى تُحَاذِيَ عَرْشَ رَبِّهَا جَلَّ جَلاَلُهُ فَتَزُجُّ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَ تَقُولُ إِلٰهِي وَ

سَیِّدِی اُحْکُمْ بَیْنِی وَ بَیْنَ مَنْ ظَلَمَنِی اَللّٰھُمَّ اُحْکُمْ بَیْنِی وَ بَیْنَ مَنْ قَتَلَ وُلْدِی فَإِذَا النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللهِ جَلَّ جَلَالُہُ یَا حَبِیبَتِی وَ اِبْنَۃَ حَبِیبِی سَلِینِی تُعْطَیْ وَ اِشْفَعِی تُشَفَّعِی فَوَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا جَازَنِی ظُلْمُ ظَالِمٍ فَتَقُولُ إِلٰھِی وَ سَیِّدِی ذُرِّیَّتِی وَ شِیعَتِی وَ شِیعَۃَ ذُرِّیَّتِی وَ مُحِبِّیَّ وَ مُحِبِّی ذُرِّیَّتِی فَإِذَا النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللهِ جَلَّ جَلَالُہُ أَیْنَ ذُرِّیَّۃُ فَاطِمَۃَ وَ شِیعَتُھَا وَ مُحِبُّوھَا وَ مُحِبُّو ذُرِّیَّتِھَا فَیُقْبِلُونَ وَ قَدْ أَحَاطَ بِھِمْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ فَتَقْدُمُھُمْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا السَّلَامُ حَتّٰی تُدْخِلَھُمُ الْجَنَّۃَ". (الامالی صدوق: ج۱، ص۱۷).

" امام محمد باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: قیامت کے دن میری بیٹی فاطمہؑ جنت کی ایک خاص ناقہ پر سوار ہو کر آئیں گی، پھر اس ناقہ کی شان بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا: اس کے پہلو دیباج و ریشم کے غلافوں سے آراستہ ہوں گے، اس کی مہار تر و تازہ موتیوں کی ہوگی، اس کے پاؤں سبز زمرد کے، اس کی دم مشکِ خالص کی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی ہوں گی اور اس ناقہ پر ایک نورانی محمل (حودج) ہوگا: جس کا باطن ظاہر سے نظر آئے گا، اور ظاہر باطن سے، اس کا اندر عفوِ الٰہی اور اس کا بیرون رحمتِ الٰہی سے چمکتا ہوگا، فاطمہؑ کے سر پر نور کا تاج ہوگا: اس تاج میں ستر ستون ہوں گے، ہر ستون موتیوں اور یاقوت سے مزیّن اور ان کی چمک آسمان کے ستاروں کی طرح دمک رہی ہوگی، فاطمہؑ کے دائیں ۷۰ ہزار فرشتے اور بائیں بھی ۷۰ ہزار فرشتے ہوں گے، جبرائیلؑ ناقہ کی مہار پکڑے ندا دیں گے: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو، فاطمہ بنتِ محمدؐ گزر رہی ہیں، کوئی نبیؑ، کوئی رسولؑ، کوئی صدیق و شہید ایسا نہ ہوگا جو نگاہ جھکانے کے حکم کی تعمیل نہ کرے، پھر شہزادی فاطمہؑ عرشِ الٰہی کے سامنے پہنچ کر

ناقہ سے اتر جائیں گی اور عرض کریں گی: پروردگار! میرے اور میرے ظالموں کے درمیان فیصلہ فرما، پروردگار! ان کے درمیان فیصلہ کر جنہوں نے میرے بیٹوں کو قتل کیا! تب اللہ کی بارگاہ سے ندا آئے گی: اے میری محبوبہ! اے میرے محبوب کی دختر! مانگو جو مانگنا چاہو، تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، قسم ہے میری عزت و جلال کی! میں کسی ظالم کو اپنی عدالت سے بچ کر نہ جانے دوں گا، پھر فاطمہؑ عرض کریں گی: اے میرے پروردگار! میری نسل، میرے شیعہ، میری نسل کے شیعہ اور میرے محبّین اور میری اولاد کے محبّین، پھر ندا ہوگی: کہاں ہیں فاطمہؑ کی نسل، ان کے شیعہ اور ان کے محبّین؟ تب فرشتگانِ رحمت ان سب کو حلقہ میں لیں گے اور شہزادی فاطمہؑ انہیں آگے آگے لے کر جنت میں داخل کردیں گی۔

قیامت کے ہولناک منظر میں سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اپنی ذرّیت، شیعوں اور محبّوں کے لئے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کریں گی اور سب کو جنت میں داخل فرمائیں گی، یعنی شفاعتِ عظمیٰ کا مرکز حضرت فاطمہؑ ہیں اور آپ کے وسیلے سے شیعہ، محبّ اور ذرّیت تینوں اللہ کی رحمت کے سائے میں شامل ہیں مگر ان تینوں میں قیادت اور امتیاز آپ کے شیعوں کے حصے میں ہے۔

چوتھی حدیث: نصرتِ فاطمہؑ سے مومن خوش ہوں گے

”فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ وَلِمَ سُمِّيَتْ فِي السَّمَاءِ مَنْصُورَةً وَفِي الْأَرْضِ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ فِي الْأَرْضِ لِأَنَّهَا فَطَمَتْ شِيعَتَهَا مِنَ النَّارِ، وَ فُطِمَ أَعْدَاؤُهَا عَنْ حُبِّهَا. وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ﴾ أَيْ بِنَصْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ“. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۸).

"[حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں] میں نے جبرئیلؑ سے کہا: اے جبرئیلؑ! فاطمہؑ کو آسمان میں "منصورہ" اور زمین پر "فاطمہؑ" کیوں کہا گیا؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: زمین پر فاطمہؑ اس لئے کہا گیا کہ انھوں نے اپنے شیعوں کو جہنم سے الگ و جدا کر دیا ہے اور ان کے دشمنوں کو ان کی محبت سے محروم کر دیا گیا ہے اور یہی معنی ہیں اللہ کے اس فرمان کے: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ﴾ اُس دن مؤمن خوش ہوں گے اللہ کی نصرت سے، یعنی فاطمہؑ کی نصرت ہے".

پانچویں حدیث: محبّوں کی شفاعت

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَقْفَةٌ عَلَى بَابِ جَهَنَّمَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ أَوْ كَافِرٍ فَيُؤْمَرُ بِمُحِبٍّ قَدْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ إِلَى النَّارِ فَتَقْرَأُ فَاطِمَةُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُحِبّاً فَتَقُولُ إِلَهِي وَ سَيِّدِي سَمَّيْتَنِي فَاطِمَةَ وَفَطَمْتَ بِي مَنْ تَوَلاَّنِي وَ تَوَلَّى ذُرِّيَّتِي مِنَ اَلنَّارِ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَدَقْتِ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي سَمَّيْتُكِ فَاطِمَةَ وَ فَطَمْتُ بِكِ مَنْ أَحَبَّكِ وَ تَوَلاَّكِ وَ أَحَبَّ ذُرِّيَّتَكِ وَ تَوَلاَّهُمْ مِنَ النَّارِ وَ وَعْدِيَ الْحَقُّ وَ أَنَا لاَ أُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَ إِنَّمَا أَمَرْتُ بِعَبْدِي هَذَا إِلَى النَّارِ لِتَشْفَعِي فِيهِ فَأُشَفِّعَكِ وَ لِيَتَبَيَّنَ مَلاَئِكَتِي وَ أَنْبِيَائِي وَ رُسُلِي وَ أَهْلَ الْمَوْقِفِ مَوْقِفُكِ مِنِّي وَ مَكَانَتُكِ عِنْدِي فَمَنْ قَرَأْتِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مُؤْمِناً فَخُذِي بِيَدِهِ وَ أَدْخِلِيهِ الْجَنَّةَ".

(بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۴، / علل الشرایع ج ۱، ص ۱۷۹).

"محمد بن مسلم ثقفی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا قیامت کے دن جہنم کے دروازے پر کچھ قیام فرمائیں گی، جب قیامت کا دن آئے گا تو ہر انسان کے ماتھے پر "مؤمن" یا "کافر" لکھا ہوگا، پھر ایک ایسے شخص کے بارے میں حکم دیا جائے گا جو اہلِ بیتؑ کا محبّ تو ہوگا مگر اس کے گناہ زیادہ ہوں گے کہ اسے جہنم میں لے جایا جائے، تب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کے ماتھے پر "محبّ" لکھا ہوا دیکھیں گی اور عرض کریں گی: اے میرے خدا و آقا! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا اور میرے ذریعے میرے محبّوں اور میری ذریت کے محبّوں کو آگ سے جدا کیا اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، اللہ عزوجل فرمائے گا: اے فاطمہؑ! تو نے سچ کہا، بے شک میں نے تیرا نام فاطمہؑ رکھا اور تیرے وسیلے سے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری ولایت کو مانے اور تیری ذریت سے محبت اور ولایت رکھے، انہیں آگ سے جدا کیا، میرا وعدہ سچا ہے اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، میں نے اپنے اس بندے کو جہنم کی طرف بھیجا صرف اس لئے کہ تُو اس کے بارے میں شفاعت کرے، تاکہ میں تیری شفاعت قبول کروں اور تاکہ میرے فرشتے، میرے انبیاءؑ، میرے رسولؐ اور قیامت کے سب لوگ تیرے مرتبے اور میری بارگاہ میں تیری شان کو پہچان لیں، پس جس کے ماتھے پر "مؤمن" لکھا دیکھے، اس کی دست گیری کر اور اُسے جنت میں داخل کر دے"۔

چھٹی حدیث: حضرت فاطمہؑ اور کم عمر بچوں کی نگہداری

"عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ: إِنَّ أَطْفَالَ شِيعَتِنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تُرَبِّيهِمْ فَاطِمَةُ ع". (تفسیر قمي، ج۲، ص۳۳۲)

"راوی ابوبصیرؒ سے مروی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ہمارے شیعہ مومنین کے کم عمر بچوں کی تربیت اور نگہداری حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں"۔

◆ اٹھارہواں باب

◈ وفاتِ رسولؐ پر حضرت فاطمہ زہراؑء کی حالت زار:

- پہلی حدیث: وفاتِ پدر کی خبر سن کر سیدہؑ کا گریہ.
- دوسری حدیث: ہنگام احتضار سیدہؑ کا گریہ .
- تیسری حدیث: نڈھال بابا کو دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ .
- چوتھی حدیث: قبرِ نبیؐ پر سیدہؑ کا گریہ.
- پانچویں حدیث: مزارِ شہداء پر سیدہؑ کا گریہ.
- چھٹی حدیث: مظلومیتِ علیؑ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ.
- ساتویں حدیث: قمیصِ رسولؐ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ .
- آٹھویں حدیث: اذانِ بلالؓ سن کر سیدہؑ کا گریہ.

وفاتِ رسولؐ پر حضرت فاطمہ زہراؑء کی حالتِ زار

تمہیدی کلمات

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلتِ جانکاہ کے بعد مدینۂ منورہ کی فضا سوگوار تھی، مگر سب سے گہرا صدمہ دخترِ رسول حضرت فاطمہ زہراؑء کے قلبِ مبارک پر تھا، آپؑ کے لئے یہ صرف والدِ گرامی کی جدائی نہ تھی، بلکہ رسالت کے آفتاب کے غروب کا وہ غم تھا جس نے آپؑ کی زندگی کے آخری ایام کو حزن والم سے بھر دیا تھا، ذیل کی روایات میں انہی ایام کے حالات، آپؑ کے قلبی کرب واضطراب اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے بعد پیش آنے والے واقعات کی جھلکیاں بیان ہوئی ہیں:

پہلی حدیث: وفاتِ پدر کی خبر سن کر سیدہؑ کا گریہ

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ (ص) فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نُعِيْتُ إِلَى نَفْسِي، فَبَكَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي". (تفسیر ابن کثیر، ۵۶۱/۴).

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیۂ کریمہ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ ''جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراؑء کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے، یہ سن کر وہ رو پڑیں، آپؐ نے فرمایا: گریہ نہ کرو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی''۔

دوسری حدیث: ہنگامِ احتضار سیدہؑ کا گریہ

شیخ سلیمان قندوزی نے ''ینابیع المودۃ'' میں سمہودی کی ''جواہر العقدین'' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وَأَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ مِن طَرِيقِ عُرْوَةَ بنِ خَارِجَةَ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاء (رضی الله عنها) قالت: سَمِعْتُ أَبِي فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ يَقُولُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْحُجْرَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ: أَيُّهَا النَّاسُ! يُوشِكُ أَنْ أُقْبَضَ قَبْضاً سَرِيعاً وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمُ الْقَوْلَ مَعْذِرَةً إِلَيْكُمْ، أَلَا إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمْ كِتَابَ رَبِّي (عَزَّ وَجَلَّ) وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ: هَذَا عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ، لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَسْأَلُكُم مَا تَخْلُفُونِي فِيهِمَا. (ینابیع المودۃ: باب ۴، ص ۲، / جواہر العقدین: ج ۲، ص ۱۷).

''ابن عقدہ نے عروہ بن خارجہ سے اور انھوں نے حضرت فاطمہ الزہراؑء کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد کو اس مرض میں سنا جس میں آپ نے انتقال فرمایا، اس وقت آپ کا حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا، (آپ کہہ رہے تھے): اے لوگو! میں جلد ہی انتقال کرنے والا ہوں اور میں نے تمہارے سامنے ایک دستاویز رکھی ہے، آگاہ ہوجاؤ کہ میں تمہارے درمیان اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنی عترت یعنی اپنے اہل بیتؑ چھوڑ رہا ہوں اس کے بعد آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں

اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے، دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے، پس میں تم سے پوچھوں گا کہ میرے بعد تم نے ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کیا"۔

تیسری حدیث: نڈھال بابا کو دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ

"قَالَ سُلَيْمٌ سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ جَالِساً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَلَمَّا رَأَتْ مَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الضَّعْفِ خَنَقَتْهَا الْعَبْرَةُ حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهَا عَلَى خَدَّيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا بُنَيَّةِ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ أَخْشَى عَلَى نَفْسِي وَ وُلْدِيَ الضَّيْعَةَ مِنْ بَعْدِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ يَا فَاطِمَةُ أَوَمَا عَلِمْتِ أَنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَ أَنَّهُ حَتَمَ الْفَنَاءَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلاَعَةً فَاخْتَارَنِي مِنْهُمْ فَجَعَلَنِي نَبِيّاً ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ بَعْلَكِ وَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَكِ إِيَّاهُ وَ أَنْ أَتَّخِذَهُ أَخاً وَ وَزِيراً وَ وَصِيّاً وَ أَنْ أَجْعَلَهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي فَأَبُوكِ خَيْرُ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ بَعْلُكِ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَ الْوُزَرَاءِ وَ أَنْتِ أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِي ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلاَعَةً ثَالِثَةً فَاخْتَارَكِ وَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً مِنْ وُلْدِكِ وَ وُلْدِ أَخِي بَعْلِكِ مِنْكِ فَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ابْنَاكِ [الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ] سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَنَا وَ أَخِي وَ الْأَحَدَ عَشَرَ إِمَاماً أَوْصِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلُّهُمْ هَادُونَ". (کتاب سُلیم بن قیس الہلالی، ج۲، ص۵۶۵).

" سلمان فارسیؓ کہتے ہیں: میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اُس بیماری میں جس میں آپؐ کی وفات ہوئی، اتنے میں حضرت فاطمہ زہراؑ اندر تشریف لائیں، جب انہوں نے آنحضرتؐ کی کمزوری دیکھی تو اُن کی ہچکی بندھ گئی اور آنسو بہتے ہوئے حضورؐ کے رخسار اقدس پر گرنے لگے، رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے میری بیٹی! تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: یارسولَ اللہؐ! مجھے اپنی جان اور اپنے بچوں کی آپ کے بعد بے سہارگی کا خوف ہے، یہ سن کر حضورؐ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا تم نہیں جانتیں کہ ہم اہلِ بیتؑ وہ ہیں جنہیں اللہ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کے لئے منتخب کیا ہے؟ اور یہ کہ اللہ نے اپنی تمام مخلوق پر فنا کو لازم قرار دیا ہے اور بے شک اللہ نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو مجھے منتخب کیا اور مجھے نبیؐ بنایا، پھر اس نے دوسری مرتبہ زمین کی طرف نظر فرمائی تو تمہارے شوہر علیؑ کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری شادی اُن سے کر دوں اور انہیں اپنا بھائی، وزیر، وصی اور اپنی امت میں خلیفہ قرار دوں، پس تمہارے والد اللہ کے نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل ہیں، اور تمہارے شوہر اوصیاء اور وزیروں میں سب سے بہترین ہیں اور تم میرے اہلِ بیتؑ میں سب سے پہلے ہو جو مجھ سے آ ملنے والی ہو، پھر اللہ نے تیسری مرتبہ زمین کی طرف نگاہ کی اور تمہیں اور تمہاری اولاد میں سے گیارہ مردوں کو منتخب کیا اور یہ وہی ہیں جو تمہارے شوہر کی نسل سے ہیں، پس تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ جوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں اور میں، میرا بھائی (علیؑ) اور میرے گیارہ اوصیاء قیامت تک کے امام ہیں اور سب کے سب ہدایت دینے والے ہیں"۔

چوتھی حدیث: قبرِ نبیؐ پر سیدہؑ کی فریاد

"عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - عَلَيْهِ السَّلاَمُ - قَالَتْ: لَمَّا اِجْتَمَعَ رَأْيُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى مَنْعِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَدَكَ وَ الْعَوَالِيَ، وَ أَيِسَتْ مِنْ إِجَابَتِهِ لَهَا، عَدَلَتْ إِلَى قَبْرِ أَبِيهَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فَأَلْقَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، وَ شَكَتْ إِلَيْهِ مَا فَعَلَهُ الْقَوْمُ بِهَا، وَ بَكَتْ حَتَّى بُلَّتْ تُرْبَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِدُمُوعِهَا عَلَيْهَا السَّلاَمُ، وَ نَدَبَتْهُ".

(الامالی مفید، ج۱، ص۴۰).

"حضرت زینب بنت علی علیہا السلام نے فرمایا: جب ابوبکر کا ارادہ پختہ ہو گیا کہ وہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو فدک اور فدک کے آس پاس کی زمینیں دینے سے روکے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ان کی طرف سے جواب کی کوئی امید باقی نہ رہی، تو وہ اپنے بابا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبرِ مبارک کی طرف گئیں اور وہاں جاکر خود کو قبر پر ڈال دیا، انہوں نے اپنے بابا سے شکایت کی کہ لوگوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور اتنا گریہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر کی مٹی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر انہوں نے اپنے بابا کو پکارا اور مرثیہ پڑھا"۔

پانچویں حدیث: مزارِ شہداء پر سیدہؑ کا گریہ

"قَالَ الصَّادِقُ: أَمَّا فَاطِمَةُ فَبَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى تَأَذَّى بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لَهَا قَدْ آذَيْتِينَا بِكَثْرَةِ بُكَائِكِ إِمَّا أَنْ تَبْكِي بِاللَّيْلِ وَ إِمَّا أَنْ تَبْكِي بِالنَّهَارِ فَكَانَتْ تَخْرُجُ إِلَى مَقَابِرِ الشُّهَدَاءِ فَتَبْكِي". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۳۵).

"امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہؑ اس قدر روئیں کہ اہلِ مدینہ کو ان کے رونے سے تکلیف ہونے لگی، پس انہوں نے حضرتؑ سے کہا: آپ کے مسلسل رونے سے ہمیں اذیت ہوتی ہے لہٰذا آپ یا تو رات میں رویا کریں یا دن میں، چنانچہ حضرت فاطمہؑ شہداء کی قبروں کی طرف جاتیں اور وہاں گریہ فرماتیں"۔

چھٹی حدیث: مظلومیتِ علیؑ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ

"[المناقب لابن شہر آشوب]: دَخَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَتْ لَهَا كَيْفَ أَصْبَحْتِ عَنْ لَيْلَتِكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَتْ أَصْبَحْتُ بَيْنَ كَمَدٍ وَ كَرْبٍ فُقِدَ النَّبِيُّ وَ ظُلِمَ الْوَصِيُّ هُتِكَ وَ اللهِ حِجَابُهُ مَنْ أَصْبَحَتْ إِمَامَتُهُ مَقْبَضَةً عَلَى غَيْرِ مَا شَرَعَ اللهُ فِي التَّنْزِيلِ وَ سَنَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي التَّأْوِيلِ وَ لَكِنَّهَا أَحْقَادٌ بَدْرِيَّةٌ وَ تِرَاتٌ أُحُدِيَّةٌ كَانَتْ عَلَيْهَا قُلُوبُ النِّفَاقِ مُكْتَمِنَةً لِإِمْكَانِ الْوُشَاةِ فَلَمَّا اسْتُهْدِفَ الْأَمْرُ أَرْسَلَتْ عَلَيْنَا شَآبِيبَ الْآثَارِ مِنْ مَخِيلَةِ الشِّقَاقِ فَيَقْطَعُ وَتَرَ الْإِيمَانِ مِنْ قِسِيِّ صُدُورِهَا وَ لَبِئْسَ عَلَى مَا وَعَدَ اللهُ مِنْ حِفْظِ الرِّسَالَةِ وَ كَفَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ أَحْرَزُوا عَائِدَتَهُمْ غُرُورَ الدُّنْيَا بَعْدَ اسْتِنْصَارٍ مِمَّنْ فَتَكَ بِآبَائِهِمْ فِي مَوَاطِنِ الْكَرْبِ وَ مَنَازِلِ الشَّهَادَاتِ". (عوالم العلوم، ج۱۱، ص۸۲۹).

"مناقب ابن شہر آشوب میں ہے کہ حضرت امّ سلمہؓ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس گئیں اور پوچھا: اے دخترِ رسولِ خداؐ! آپ نے اپنی گزشتہ رات کس حال میں صبح کی؟ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: میں نے ایسی صبح کی کہ میرا حال غم واندوہ کے درمیان ہے، نبیِّ اکرمؐ دنیا سے چلے گئے اور وصیِّ رسولؐ

حضرت علیؑ پر ظلم کیا گیا، خدا کی قسم! ان کے حق کا پردہ چاک کر دیا گیا، جس کی امامت صبح ہوتے ہی اس طریقے پر قبضہ میں لے لی گئی جو نہ خدا نے قرآن میں مقرر کیا تھا اور نہ ہی رسولؐ نے اس کی کوئی سنت قائم کی تھی، بلکہ یہ سب بدر کے پرانے بغض اور اُحد کی کڑھنے والی دشمنیوں کا نتیجہ ہے، وہ کینے جو منافقت کے دلوں میں چھپے ہوئے تھے، مگر موقع نہ ملنے کے سبب خاموش تھے، جب موقع ہاتھ آیا، تو انہوں نے ہمارے خلاف اختلاف و نفاق کے بادلوں سے برسات برسانا شروع کر دی، ایسی برسات جو سینوں کے تیروں سے ایمان کی رگیں کاٹ ڈالتی ہے اور یہ کتنی بُری بات ہے کہ خدا نے جس رسالت کی حفاظت اور مؤمنین کی کفالت کا وعدہ فرمایا تھا، اس کے مقابلے میں انہوں نے دنیا کے دھوکے کو اپنا حصہ بنا لیا حالانکہ وہ انہی کے مددگار تھے جنہوں نے جنگوں اور مقاماتِ شہادت میں ان کے باپ دادا کو ہلاک کیا تھا"۔

ساتویں حدیث: قمیصِ رسولؐ دیکھ کر سیدہؑ کا گریہ

" عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: غَسَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي قَمِيصِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَقُولُ أَرِنِي الْقَمِيصَ فَإِذَا شَمَّتْهُ غُشِيَ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ غَيَّبْتُهُ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۵۷).

"مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے قمیص میں غسل دیا اور حضرت فاطمہؑ فرمایا کرتی تھیں: مجھے وہ قمیص دکھاؤ، جب وہ قمیص کو سونگھتیں تو اُن پر غشی طاری ہو جاتی، پس جب میں نے یہ حالت دیکھی تو اس قمیص کو چھپا دیا"۔

آٹھویں حدیث: اذانِ بلالؓ سن کر سیدہؑ کا گریہ

"[من لایحضرہ الفقیہ ج۱، ص۲۹۷]، رُوِیَ: أَنَّهُ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ امْتَنَعَ بِلَالٌ مِنَ الْأَذَانِ قَالَ لَا أُؤَذِّنُ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَتْ ذَاتَ يَوْمٍ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَ مُؤَذِّنِ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْأَذَانِ فَبَلَغَ ذَلِكَ بِلَالاً فَأَخَذَ فِي الْأَذَانِ فَلَمَّا قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ذَكَرَتْ أَبَاهَا وَ أَيَّامَهُ فَلَمْ تَتَمَالَكْ مِنَ الْبُكَاءِ فَلَمَّا بَلَغَ إِلَى قَوْلِهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ شَهَقَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ سَقَطَتْ لِوَجْهِهَا وَ غُشِيَ عَلَيْهَا فَقَالَ النَّاسُ لِبِلَالٍ أَمْسِكْ يَا بِلَالُ فَقَدْ فَارَقَتِ ابْنَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الدُّنْيَا وَ ظَنُّوا أَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ فَقَطَعَ أَذَانَهُ وَ لَمْ يُتِمَّهُ فَأَفَاقَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ سَأَلَتْهُ أَنْ يُتِمَّ الْأَذَانَ فَلَمْ يَفْعَلْ وَ قَالَ لَهَا يَا سَيِّدَةَ النِّسْوَانِ إِنِّي أَخْشَى عَلَيْكِ مِمَّا تُنْزِلِينَهُ بِنَفْسِكِ إِذَا سَمِعْتِ صَوْتِي بِالْأَذَانِ فَأَعْفَتْهُ عَنْ ذَلِكَ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۵۷).

"من لایحضرہ الفقیہ میں ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو بلالؓ نے اذان دینا چھوڑ دیا، انہوں نے کہا: میں رسول اللہؐ کے بعد کسی کے لئے اذان نہیں کہوں گا، ایک دن حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اپنے بابا کے مؤذن کی آواز میں اذان سنوں، یہ بات بلالؓ تک پہنچی تو انہوں نے اذان کہنا شروع کی، جب انہوں نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر تو سیدہؑ کو اپنے بابا اور اُن کے دور کی یاد آگئی اور وہ اپنے گریہ پر قابو نہ رکھ سکیں، جب بلالؓ اس جملے پر پہنچے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، تو حضرت فاطمہؑ نے بلند چیخ ماری اور منہ کے بل زمین پر گر پڑیں اور بیہوش ہوگئیں، لوگوں نے بلالؓ سے کہا: اے بلالؓ! بس کرو، رسولِ خدا کی بیٹی دنیا

سے جا چکی ہیں ، ان کا خیال تھا کہ سیدہؑ کا انتقال ہو گیا، پس بلالؓ نے اذان روک دی اور مکمل نہ کی، جب حضرت فاطمہؑ کو افاقہ ہوا تو انہوں نے بلالؓ سے فرمایا کہ اذان مکمل کریں، مگر انہوں نے عرض کیا: اے سیدۃ النساءؑ! مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں اپنی آواز میں اذان کہوں گا تو آپ پر بہت سخت گزرے گا، اس لئے انہوں نے اجازت لے کر اذان مکمل نہ کی اور حضرت فاطمہؑ نے انہیں اس سے معاف کر دیا"۔

◆ انیسواں باب

◆ حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے آخری ایام:

- حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے آخری ایام.
- پہلی روایت: مہاجرین وانصار کی عورتوں سے خطاب.
- دوسری روایت: یاعلیؑ! مجھے بھول نہ جانا.
- تیسری روایت: یاعلیؑ! عہد شکن لوگ میرا جنازہ نہ پڑھیں.
- چوتھی روایت: روزِ شہادت حضرت امّ سلمہؓ کی عیادت.
- پانچویں روایت: تابوت کی وصیت.
- چھٹی روایت: زوجۂ ابورافع کا بیان.
- ساتویں روایت: تاریخِ شہادت.
- آٹھویں روایت: شریکِ جنازہ.
- نویں روایت: علیؑ نے چالیس قبریں بنائیں.
- دسویں روایت: وقتِ دفن حضرت علیؑ کی بے قراری.

حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے آخری ایام

تمہیدی کلمات

کبھی کبھی تاریخ کے کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جنہیں نہ لکھا جاسکتا اور نہ پڑھا جاسکتا، صرف محسوس کیا جاسکتا ہے، ان لمحات کو الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں ہوتا، کیونکہ ہر لفظ سے پہلے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور ہر جملے کے اختتام پر دل تھر تھر کانپنے لگتا ہے، اس عنوان کے ذیل میں ہم تاریخ کے ایک ایسے ہی دردناک ورق کو کھول رہے ہیں، وہ ورق جس پر آج بھی مدینے کی گلیاں خاموش ہیں اور امت آج بھی خانۂ رسالت پر اداسی کا سایہ دیکھ رہی ہے، مگر زبان خاموش اور قلم کچھ لکھنے سے قاصر، یہ دردناک داستان ایک عظیم باپ کی عظیم بیٹی سے متعلق ہے، جسے زندگی میں نہیں مرنے کے بعد بھی ستایا گیا، یہاں تک آپ کے روضۂ اقدس پر بلڈوز چلایا گیا، یہ عظیم بیٹی رسول اللہؐ کی مصیبت زدہ بیٹی ہے جسے حضرت فاطمہ زہراؑء کہا جاتا ہے، وہ فاطمہؑ ہیں جنہیں دیکھ کر چہرۂ مصطفیؐ پر کِھل جاتا تھا اور لبوں پر مسکراہٹ چھا جاتی تھی اور جن کی آمد پر رسول اعظمؐ تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے، مگر بعد رسولؐ زمانہ بدل چکا تھا اور جس دروازہ پر آکے حضورؐ سلام کیا کرتے تھے اس دروازہ کو جلا دیا گیا خود شہزادی کا پہلو توڑا گیا اور بچہ کو شکم میں شہید کیا گیا، یہاں تک کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی امت نے رحم نہ کیا اور آپ کے روضۂ اقدس کو منہدم کر دیا، ذرا سوچیے! ایک بیٹی کے دل پر کیا

گزری ہوگی، جب باپ کی جدائی کا زخم ابھی تازہ تھا اور زندگی کا چراغ مدھم ہونے لگا تھا، یہ وہ ایام تھے جہاں ہر سانس ایک یاد تھی، ہر آہ ایک داستان تھی اور ہر خاموشی ایک فریاد تھی، پھر وہ لمحات بھی آئے جب رسول اللہؐ کی لختِ جگر کو اپنے آخری سفر کا احساس ہونے لگا، گھر میں سکوت تھا، آنکھوں میں نمی تھی اور قریب آتا ہوا وہ لمحہ تھا جس کے سامنے دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو جاتی ہے، آئیے! اس نازک مرحلہ میں دل کو سنبھال کر ان احادیث و روایات کو ملاحظہ فرمائیں جن میں درد ہی درد چھپا ہے، کرب و اضطراب پوشیدہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اہلِ بیتِ اطہارؑ کی محبت، ان کے ادب اور ان کی سیرت سے حقیقی وابستگی نصیب فرمائے۔ آمین۔

پہلی حدیث: مہاجرین و انصار کی عورتوں سے خطاب

"عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْنَ نِسْوَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَعُدْنَهَا فِي عِلَّتِهَا فَقُلْنَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَيْفَ أَصْبَحْتِ، فَقَالَتْ أَصْبَحْتُ وَ اللهِ عَائِفَةً لِدُنْيَاكُنَّ قَالِيَةً لِرِجَالِكُنَّ لَفَظْتُهُمْ بَعْدَ إِذْ عَجَمْتُهُمْ وَ سَئِمْتُهُمْ بَعْدَ أَنْ سَبَرْتُهُمْ فَقُبْحاً لِأُفُولِ الرَّأْيِ وَ خَطَلِ الْقَوْلِ وَ خَوَرِ الْقَنَاةِ وَ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ لَا جَرَمَ وَ اللهِ لَقَدْ قَلَّدْتُهُمْ رِبْقَتَهَا وَ شَنَنْتُ عَلَيْهِمْ غَارَهَا فَجَدْعاً وَ رَغْماً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ..."۔

(الامالی شیخ الطوسیؒ، ج۱، ص۳۷۴)۔

"ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار کی چند عورتیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کی عیادت کے

لئے ان کی بیماری کے وقت آئیں اور عرض کیا: اے رسولِ خدا کی بیٹی! أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ، آپ نے کیسی صبح کی؟ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسی صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا سے بیزار ہوں اور تمہارے مردوں سے دل تنگ، میں نے ان کو خوب پرکھا، پھر ردّ کر دیا، آزمایا اور بے رخی اختیار، افسوس ان کی ناقص رائے پر! افسوس ان کی بے ہنگم باتوں پر! افسوس ان کی کمزور ہمت پر! اور کتنا بُرا ہے، وہ انجام جو ان کی جانوں نے ان کے لئے کمایا کہ اللہ ان پر غضبناک ہوا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے عذاب میں رہیں گے، خدا کی قسم! میں نے ان پر حجّت پوری کر دی ہے اور ان ظالموں پر حملے کی چوٹ بھرپور کر دی ہے، ہلاکت اور رسوائی ہے ظالم قوم کے لئے...“.

”وَيْحَهُمْ أَنَّى زَحْزَحُوهَا عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَا نَقَمُوا وَ اللهِ مِنْهُ إِلاَّ نَكِيرَ سَيْفِهِ وَ نَكَالَ وَقْعِهِ وَ تَنَمُّرَهُ فِي ذَاتِ اللهِ وَ تَاللهِ لَوْ تَكَافُّوا عَلَيْهِ عَنْ زِمَامٍ نَبَذَهُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لاَعْتَلَقَهُ ثُمَّ لَسَارَ بِهِمْ سِيرَةً سُجُحاً فَإِنَّهُ قَوَاعِدُ الرِّسَالَةِ وَ رَوَاسِي النُّبُوَّةِ وَ مَهْبِطُ الرُّوحِ الْأَمِينِ وَ الطِّبِينِ بِأَمْرِ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ أَلاَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ وَ اللهِ لاَ يَكْتَلِمُ خِشَاشُهُ وَ لاَ يُتَعْتَعُ رَاكِبُهُ وَ لَأَوْرَدَهُمْ مَنْهَلاً رَوِيّاً فَضْفَاضاً تَطْفَحُ ضَفَّتُهُ وَ لَأَصْدَرَهُمْ بِطَاناً قَدْ خَثَرَ بِهِمُ الرَّيُّ غَيْرَ مُتَحَلِّلٍ بِطَائِلٍ إِلاَّ تَغَمُّرَ النَّاهِلِ وَ رَدْعَ سَوْرَةِ سَغَبٍ وَ لَفُتِحَتْ عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ سَيَأْخُذُهُمُ اللهُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَهَلُمَّ فَاسْمَعْ فَمَا عِشْتَ أَرَاكَ الدَّهْرُ عَجَباً وَ إِنْ تَعْجَبْ بَعْدَ الْحَادِثِ فَمَا بَالُهُمْ بِأَيِّ سَنَدٍ اِسْتَنَدُوا أَمْ بِأَيَّةِ عُرْوَةٍ تَمَسَّكُوا لَبِئْسَ الْمَوْلى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيرُ وَ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً اِسْتَبْدَلُوا الذُّنَابَى بِالْقَوَادِمِ وَ الْحَرُونَ بِالْقَاحِمِ وَ الْعَجُزَ بِالْكَاهِلِ فَتَعْساً

لِقَوْمٍ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ لٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ أَ فَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلاَّ أَنْ يُهْدى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ لَقِحَتْ فَنَظِرَةً رَيْثَمَا تُنْتَجُ ثُمَّ احْتَلَبُوا طِلاَعَ الْقَعْبِ دَماً عَبِيطاً وَ ذُعَافاً مُبِيداً هُنَالِكَ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ وَ يَعْرِفُ التَّالُونَ غِبَّ مَا أَسَّسَ الْأَوَّلُونَ ثُمَّ طِيبُوا بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ أَنْفُسِكُمْ لِفِتْنَتِهَا ثُمَّ اطْمَئِنُّوا لِلْفِتْنَةِ جَأْشاً وَ أَبْشِرُوا بِسَيْفٍ صَارِمٍ وَ هَرْجٍ دَائِمٍ شَامِلٍ وَ اسْتِبْدَادٍ مِنَ الظَّالِمِينَ فَزَرَعَ فَيُنْكُمْ زَهِيداً وَ جَمْعَكُمْ حَصِيداً فَيَا حَسْرَةً لَهُمْ وَ قَدْ عَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ أَ نُلْزِمُكُمُوهَا وَ أَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ. (بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۶۱).

''وائے ہو ان پر! انہوں نے خلافت کو میرے علیؑ سے ہٹا کر کس طرح پھیر دیا؟ انہوں نے علیؑ سے کیا دشمنی کی تھی؟ خدا کی قسم! ان کو علیؑ سے سوائے اس کے کیا شکایت تھی کہ ان کی تلوار کی ضرب سخت تھی، ان کی مار کاری تھی اور وہ اللہ کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی پروانہ کرتے تھے، قسم بخدا! اگر وہ لوگ اس ذمہ داری کو اسی ہاتھ میں دیتے جس کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رکھا تھا، تو وہ علیؑ اسے مضبوطی سے تھام لیتے اور لوگوں کو ظلم وفتنہ سے بچانے والا نرم اور پاکیزہ راستہ دکھاتے کیونکہ علیؑ تو رسالت کی بنیادیں، نبوت کے ستون، روح الامین کے نزول کی جگہ اور دین و دنیا و آخرت کے معاملات کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، خبردار! یہی ہے وہ کھلا خسارہ! خدا کی قسم! علیؑ ایسی ہستی ہیں جن کو کوئی کمزور نہیں کر سکتا، نہ ان کے سوار قدم ڈگمگا سکتے وہ لوگوں کو ایسی سیرابی بخش جگہ تک پہنچا دیتے کہ اس کا پانی وسیع اور لبریز ہوتا اور انہیں ایسی

سیرابی سے واپس لاتے کہ کوئی بھوکا پیاسا نہ رہتا، اگر وہ لوگ علیؑ کی اطاعت کرتے، آسمان و زمین کی برکتیں ان پر کھل جاتیں، لیکن اب اللہ ان کو ان کے اعمال کی سزا دے گا، آؤ! سنو! تم جیتے رہو گے تو زمانہ تمہیں عجائبات دکھائے گا، لیکن مجھے بتاؤ انہوں نے کس سہارے کا سہارا لیا؟ کس مضبوط رسی کو تھاما؟ کتنا برا ہے وہ سرپرست اور برا ہے وہ ساتھی! اور ظالموں کے لئے کیسا برا بدل! انہوں نے پروں کے بجائے دم کو اختیار کیا، قائد چھوڑ کر پیرو کو لیا اور اصل کی جگہ فاضل چیز کو پکڑ لیا، پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کر رہے ہیں، خبردار! وہی لوگ فسادی ہیں، لیکن انہیں شعور نہیں، کیا جو حق کی طرف ہدایت دیتا ہے وہ زیادہ لائقِ پیروی ہے؟ یا وہ جو خود ہدایت نہیں پاتا، مگر اسے ہدایت دی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ اب معاملہ ٹھہر گیا ہے کچھ ہی دن انتظار کرو، پھر وہی دوہنے لگو گے جس کا دودھ خون کی طرح گاڑھا اور زہر کی طرح ہلاک کرنے والا ہو گا، وہ وقت ہو گا کہ باطل والے خسارے میں پڑیں گے اور پچھلے لوگ جان جائیں گے کہ پہلے والوں نے کیسا غلط بیج بویا تھا، پھر اپنے آپ کو فتنے کے لئے تیار کر لو، آنے والے فتنوں میں دل مضبوط کر لو اور خوش ہو جاؤ اس تلوار کے لئے جو تیز بھی ہے اور کثرت سے اٹھے گی اور اس دائمی قتل و غارت کے لئے اور ان ظالموں کی حکومت کے لئے جو تمہارا حصہ تھوڑا دیں گے اور تمہاری جماعت کو کچل دیں گے، پس افسوس ان پر! ان پر خبریں بند ہو گئیں، کیا ہم تمہیں ان باتوں پر مجبور کریں جب کہ تم خود ان سے بیزار ہو؟"۔

دوسری حدیث: یا علیؑ! مجھے بھول نہ جانا

"قَالَتْ فَاطِمَةُ(ع):أُوصيكَ يا أبَا الْحَسنِ أنْ لا تَنْسانی، وَ تَزُورَنی بَعْدَ مَماتی".

"حضرت فاطمہؑ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! میں آپ سے وصیت کرتی ہوں کہ آپ مجھے بھول نہ جائیے گا اور میری موت کے بعد میری زیارت کو تشریف لائیے گا"۔

تیسری حدیث: یا علیؑ! عہد شکن لوگ میرا جنازہ نہ پڑھیں

"قَالَتْ فَاطِمَةُ(ع): لا تُصَلّی عَلَیَّ أُمَّةٌ نَقَضَتْ عَهْدَ اللهِ وَ عَهْدَ أبی رَسُولِ اللهِ فی أمیر الْمُؤمنینَ عَلیّ، وَ ظَلَمُوا لی حَقّی، وَ أخَذُوا إرْثی، وَ خَرقُوا صَحیفَتی اللّتی کَتَبها لی أبی بِمُلْكِ فَدَك". (بیت الأحزان: ص ۱۱۳).

"حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: یا علیؑ! وہ لوگ جنہوں نے امیر المؤمنین علیؑ کے بارے میں خدا اور میرے والد رسول خداؐ کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا اور میرے حق میں ظلم کا ارتکاب کیا اور میرے ارث کو غصب کیا اور جنہوں نے میرے لئے وہ صحیفہ پھاڑ ڈالا جو میرے والد نے فدک کے سلسلے میں میرے لئے لکھا تھا وہ میری میت پر نماز نہ پڑھیں"۔

چوتھی حدیث: روزِ شہادت حضرت اُمّ سلمہؓ کی عیادت

"أَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ رَوَاهُ ابْنُ بَابَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ كَمَا تَرَى وَ قَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَى قَالَتْ: اِشْتَكَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْماً كَأَ مْثَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا ذَلِكَ قَالَتْ وَ خَرَجَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ

السَّلاَمُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَتْ يَا أُمَّاهْ اُسْكُبِي لِي غَسْلاً فَسَكَبْتُ لَهَا غَسْلاً فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّاهْ أَعْطِينِي ثِيَابِيَ الْجُدُدَ فَأَعْطَيْتُهَا فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّاهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ فَفَعَلْتُ فَاضْطَجَعَتْ وَ اِسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ وَ جَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّاهْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ اَلْآنَ وَ قَدْ تَطَهَّرْتُ فَلاَ يَكْشِفْنِي أَحَدٌ فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا قَالَتْ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهُ. (بحار الانوار ج۴۳، ص۱۸۸).

"میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث ابنِ بابویہ (شیخ صدوقؒ) نے بھی اسی طرح نقل کی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اُمِّ سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں: حضرت فاطمہؑ اس بیماری میں مبتلا ہوگئیں جس میں آپؑ نے وفات پائی، میں اُن کی تیمارداری کر رہی تھی، ایک دن میں نے دیکھا کہ آپؑ اپنی بیماری کے دنوں میں سب سے بہتر اور تر و تازہ حالت میں ہیں، اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علیؑ اپنی کسی ضرورت کے لئے گھر سے باہر تشریف لے گئے تو حضرت فاطمہؑ نے مجھے "اے امّاں" کہہ کر فرمایا: میرے لئے غسل کا پانی لاؤ، چنانچہ میں نے پانی لایا اور آپؑ نے غسل کیا اور میں نے آپؑ کو اس سے بہتر غسل کرتے کبھی نہ دیکھا تھا، پھر آپؑ نے فرمایا: اے امّاں! مجھے میرے نئے کپڑے دو، میں نے دیے اور آپؑ نے انہیں پہن لیا، پھر فرمایا: اے امّاں! میرا بستر گھر کے بیچ میں بچھا دو میں نے بچھا دیا، آپؑ لیٹ گئیں، قبلہ رخ ہوئیں، اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھا، پھر فرمایا: اے امّاں! میں ابھی قبض کی جا رہی ہوں، میں پاکیزگی حاصل کر چکی ہوں، لہٰذا میرے بعد کوئی مجھے نہ کھولے [نہ میرے جسم سے چادر ہٹائے] اور وہیں آپؑ کی روح قبض ہو گئی، حضرت اُمِّ سلمہ کہتی ہیں پھر علیؑ تشریف لائے تو میں نے سارا حال انھیں بتا دیا"۔

پانچویں حدیث: تابوت کی وصیت

"وَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَتْ لِأَسْمَاءَ إِنِّي قَدِ اسْتَقْبَحْتُ مَا يُصْنَعُ بِالنِّسَاءِ أَنَّهُ يُطْرَحُ عَلَى الْمَرْأَةِ الثَّوْبُ فَيَصِفُهَا لِمَنْ رَأَى فَقَالَتْ أَسْمَاءُ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ أَنَا أُرِيكِ شَيْئاً رَأَيْتُهُ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَدَعَتْ بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ فَحَسَّنَتْهَا ثُمَّ طَرَحَتْ عَلَيْهَا ثَوْباً فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ مَا أَحْسَنَ هَذَا وَ أَجْمَلَهُ لاَ تُعْرَفُ بِهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَإِذَا مِتُّ فَاغْسِلِينِي أَنْتِ وَ لاَ يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ جَاءَتْ عَائِشَةُ تَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ لاَ تَدْخُلِي فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَتْ إِنَّ هَذِهِ الْخَثْعَمِيَّةَ تَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَدْ جَعَلَتْ لَهَا مِثْلَ هَوْدَجِ الْعَرُوسِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِأَبِي بَكْرٍ أَمَرَتْنِي أَنْ لاَ يَدْخُلَ عَلَيْهَا أَحَدٌ وَ أَرَيْتُهَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُ وَهِيَ حَيَّةٌ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَصْنَعَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اِصْنَعِي مَا أَمَرَتْكِ فَانْصَرَفَ وَ غَسَّلَهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَسْمَاءُ".

"اسماء بنت عُمیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنتِ رسولِ اللہؐ نے اسمٓاء سے فرمایا: مجھے یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ عورتوں کے ساتھ (وفات کے بعد) جو کیا جاتا ہے، یعنی ان پر صرف کپڑا ڈال دیا جاتا ہے، تو دیکھنے والے کے سامنے اُن کا جسم نمایاں ہو جاتا ہے، اسمٓاء نے کہا: اے رسولِ خداؐ کی بیٹی! میں آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں جو میں نے حبشہ میں دیکھی ہے، پھر اسمٓاء نے تر و تازہ کھجور کی ایک شاخ منگوائی، اسے درست [تابوت] شکل دی اور اس پر کپڑا ڈال دیا، حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت ہے! اس

میں عورت مرد سے پہچانی ہی نہیں جاتی (یعنی جسم کی بناوٹ ظاہر نہیں ہوتی)، پھر حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: جب میں وفات پاجاؤں تو مجھے تم غسل دینا اور میرے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دینا، جب حضرت فاطمہؑ کا انتقال ہوا تو عائشہ اندر آنے کے لئے آئیں، اسماءؓ نے کہا: آپ اندر نہ آئیں، عائشہ نے ابوبکر سے بات کی اور کہا: یہ خَثْعَمِیہ عورت (اسماء) ہمیں رسولِ خدا کی بیٹی کے پاس جانے سے روک رہی ہے اور اس کے لئے دلہن کے ہودج جیسا جنازہ بنادیا ہے! اسماءؓ نے ابوبکر سے کہا: حضرت فاطمہؑ نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان کے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دوں اور میں نے وہ ڈھانپا ہوا جنازہ زندگی میں ان کو دکھایا تھا جسے دیکھ کر انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرے بعد میرے لئے یہی بنانا، ابوبکر نے کہا: جو فاطمہؑ نے تمہیں حکم دیا ہے، وہی کرو، پس وہ واپس چلے گئے اور حضرت فاطمہؑ کو حضرت علیؑ اور اسماءؓ نے غسل دیا"۔

چھٹی حدیث: ابورافع کی زوجہ کا بیان

[الامالی شیخ الطوسیؒ]، اِبْنُ حَمَّوَيْهِ عَنْ أَبِي اَلْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي خَلِيفَةَ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ اَلْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَى اِمْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ قَالَتْ: مَرِضَتْ فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ قَالَتْ هَيِّئِي لِي مَاءً فَصَبَبْتُ لَهَا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَتِ اِئْتِينِي بِثِيَابِ جُدُدٍ فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ أَتَتِ الْبَيْتَ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فَقَالَتِ اُفْرُشِي لِي فِي وَسَطِهِ ثُمَّ اِضْطَجَعَتْ وَ اِسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ وَ وَضَعَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا وَ قَالَتْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ اَلْآنَ فَلَا أُكْشَفَنَّ فَإِنِّي

قَدِ اغْتَسَلْتُ قَالَتْ وَ مَاتَتْ فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَا تُكْشَفُ فَحَمَلَهَا يَغْسِلُهَا عَلَيْهَا السَّلَامُ ". (امالی، طوسی، ج۱، ص۴۰۰).

"سلمٰی، جو ابورافع کی زوجہ تھیں، روایت کرتی ہیں: حضرت فاطمہؑ بیمار ہوگئیں، پھر جس دن ان کا انتقال ہونا تھا، انہوں نے فرمایا: میرے لئے پانی تیار کرو، میں نے پانی حاضر کیا تو انہوں نے غسل کیا، ایسا بہترین غسل جیسا وہ کیا کرتی تھیں، پھر فرمایا: مجھے نئے کپڑے لا دو، تو انہوں نے وہ پہن لئے، اس کے بعد وہ اس کمرے میں آئیں جس میں رہتی تھیں اور فرمایا: میرے لئے کمرے کے درمیان بستر بچھا دو، میں نے بستر بچھا دیا، پھر وہ لیٹ گئیں، قبلہ رخ ہوئیں، اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھا اور فرمایا: اب میں قبض کی جا رہی ہوں (میری روح قبض ہونے والی ہے) تو مجھے ہرگز نہ کھولنا، کیونکہ میں غسل کر چکی ہوں، سلمٰی کہتی ہیں پھر ان کا انتقال ہوگیا، جب امیر المؤمنین حضرت علیؑ گھر تشریف لائے تو میں نے انہیں اطلاع دی، انہوں نے فرمایا: انہیں نہ کھولا جائے اور پھر حضرت علیؑ نے ہی شہزادیؑ کی تجہیز و تغسیل کا انتظام کیا"۔

ساتویں حدیث: تاریخ و سبب شہادت

"كِتَابُ دَلَائِلِ الْإِمَامَةِ لِلطَّبَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى التَّلَّعُكْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَحْمَدَ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْهُ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَ كَانَ سَبَبُ وَفَاتِهَا أَنَّ قُنْفُذاً مَوْلَى عُمَرَ لَكَزَهَا بِنَعْلِ السَّيْفِ بِأَمْرِهِ فَأَسْقَطَتْ مُحَسِّناً وَ مَرِضَتْ

مِنْ ذٰلِكَ مَرَضاً شَدِيداً وَلَمْ تَدَعْ أَحَداً مِمَّنْ آذَاهَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَ كَانَ الرَّجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَأَلاَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنْ يَشْفَعَ لَهُمَا إِلَيْهَا فَسَأَلَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَمَّا دَخَلاَ عَلَيْهَا قَالاَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ قَالَتْ بِخَيْرٍ بِحَمْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَتْ لَهُمَا مَا سَمِعْتُمَا النَّبِيَّ يَقُولُ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ قَالاَ بَلَى قَالَتْ فَوَ اللهِ لَقَدْ آذَيْتُمَانِي قَالَ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهَا عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ هِيَ سَاخِطَةٌ عَلَيْهِمَا".

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: حضرت فاطمہؑ کی وفات جمادی الآخر کے منگل کے دن ہوئی، جب اس مہینے سے تین دن گزر چکے تھے، سن ۱۱ ہجری میں اور اُن کی شہادت کا سبب یہ تھا کہ "قنفذ" جو عمر کا غلام تھا اس نے عمر کے حکم سے تلوار کے دستے سے اُن کو مارا، جس کے نتیجے میں آپ کا محسن سقط ہوگیا اور آپ اس تکلیف کے سبب سخت بیمار ہوگئیں اور آپ نے ان لوگوں میں سے کسی کو بھی جنہوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی تھی اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دی، پھر دو آدمیوں نے جو رسول خداؐ کے صحابی تھے، حضرت علیؑ سے درخواست کی کہ وہ ان کی طرف سے سفارش کریں کہ حضرت زہراء علیہا السلام ان سے ملاقات کو قبول کریں، امیر المؤمنینؑ نے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دی، جب وہ دونوں آپ کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے: اے رسولِ خداؐ کی بیٹی! آپ کیسی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، میں بہتر ہوں، پھر آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم دونوں نے حضرت رسولِ خداؐ سے نہیں سنا کہ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے، جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی؟ انہوں نے کہا: ہاں سنا ہے، تو آپ نے

فرمایا: پس اللہ کی قسم! تم دونوں نے مجھے اذیت پہنچائی ہے! پھر وہ دونوں آپ کے پاس سے نکل گئے، جب کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا ان دونوں سے ناراض تھیں"۔

آٹھویں حدیث: شریکِ جنازہ

" قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ وَ رُوِیَ أَنَّهَا قُبِضَتْ لِعَشْرٍ بَقِینَ مِنْ جُمَادَی الْآخِرَةِ وَ قَدْ کَمَلَ عُمُرُهَا یَوْمَ قُبِضَتْ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْساً وَ ثَمَانِینَ یَوْماً بَعْدَ وَفَاةِ أَبِیهَا، فَغَسَلَهَا أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ وَ لَمْ یَحْضُرْهَا غَیْرُهُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ وَ زَیْنَبُ وَ أُمُّ کُلْثُومٍ وَ فِضَّةُ جَارِیَتُهَا وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ وَ أَخْرَجَهَا إِلَی الْبَقِیعِ فِی اللَّیْلِ وَ مَعَهُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ وَ صَلَّی عَلَیْهَا وَ لَمْ یَعْلَمْ بِهَا وَ لاَ حَضَرَ وَفَاتَهَا وَ لاَ صَلَّی عَلَیْهَا أَحَدٌ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ غَیْرُهُمْ وَ دَفَنَهَا بِالرَّوْضَةِ وَ عَمَّی مَوْضِعَ قَبْرِهَا وَ أَصْبَحَ الْبَقِیعُ لَیْلَةَ دُفِنَتْ وَ فِیهِ أَرْبَعُونَ قَبْراً جُدُداً".

"محمد بن ہمّام نے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام جمادی الآخر کے دس دن باقی تھے کہ آپ نے شہادت پائی اور اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال، پانچ ماہ تھی اور پچاسی دن رسول خداؐ کی وفات کے بعد زندہ رہیں، غسل آپ کو امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے دیا اور ان کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا سوائے امام حسنؑ، امام حسینؑ، حضرت زینبؑ، حضرت اُمِّ کلثومؑ، فضہؑ خادمہ اور اسماء بنت عمیسؓ کے، پھر امیر المؤمنین علیہ السلام رات کے وقت آپ کو بقیع کی طرف لے کر گئے، اُن کے ساتھ حسن و حسین علیہما السلام تھے، انہوں نے آپ پر نماز پڑھی اور آپ کے انتقال، نمازِ جنازہ یا تدفین میں ان اہلِ بیتؑ کے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا، آپ کو روضہ میں دفن کیا گیا اور آپ کے مزار کا

مقام مخفی رکھا گیا اور فرمایا: اس رات جب آپ کو دفن کیا گیا، بقیع میں چالیس نئی قبریں بنادی گئیں، تاکہ کوئی آپ کی قبر پہچان نہ سکے"۔

نویں حدیث: حضرت علیؑ نے چالیس قبریں بنائیں

"وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا عَلِمُوا وَفَاتَهَا جَاءُوا إِلَى الْبَقِيعِ فَوَجَدُوا فِيهِ أَرْبَعِينَ قَبْراً فَأَشْكَلَ عَلَيْهِمْ قَبْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْقُبُورِ فَضَجَّ النَّاسُ وَ لاَمَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ قَالُوا لَمْ يُخَلِّفْ نَبِيُّكُمْ فِيكُمْ إِلاَّ بِنْتاً وَاحِدَةً تَمُوتُ وَ تُدْفَنُ وَلَمْ تَحْضُرُوا وَفَاتَهَا وَ الصَّلاَةَ عَلَيْهَا وَ لاَ تَعْرِفُوا قَبْرَهَا ثُمَّ قَالَ وُلاَةُ الْأَمْرِ مِنْهُمْ هَاتُمْ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَنْبُشُ هَذِهِ الْقُبُورَ حَتَّى نَجِدَهَا فَنُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَ نَزُورَ قَبْرَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَخَرَجَ مُغْضَباً قَدِ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ دَرَّتْ أَوْدَاجُهُ وَ عَلَيْهِ قَبَاءُ الْأَصْفَرُ الَّذِي كَانَ يَلْبَسُهُ فِي كُلِّ كَرِيهَةٍ وَ هُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى سَيْفِهِ ذِي الْفَقَارِ حَتَّى وَرَدَ الْبَقِيعَ فَسَارَ إِلَى النَّاسِ النَّذِيرُ وَ قَالُوا هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَقْبَلَ كَمَا تَرَوْنَهُ يُقْسِمُ بِاللهِ لَئِنْ حُوِّلَ مِنْ هَذِهِ الْقُبُورِ حَجَرٌ لَيَضَعَنَّ السَّيْفَ عَلَى غَابِرِ الْآخِرِ فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ وَ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ قَالَ لَهُ مَا لَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ اللهِ لَنَنْبُشَنَّ قَبْرَهَا وَ لَنُصَلِّيَنَّ عَلَيْهَا فَضَرَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِيَدِهِ إِلَى جَوَامِعِ ثَوْبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ وَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ السَّوْدَاءِ أَمَّا حَقِّي فَقَدْ تَرَكْتُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَرْتَدَّ النَّاسُ عَنْ دِينِهِمْ وَ أَمَّا قَبْرُ فَاطِمَةَ فَوَ الَّذِي نَفْسُ عَلِيٍّ بِيَدِهِ لَئِنْ رُمْتَ وَ أَصْحَابُكَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ لَأَسْقِيَنَّ الْأَرْضَ مِنْ دِمَائِكُمْ فَإِنْ شِئْتَ فَاعْرِضْ يَا عُمَرُ فَتَلَقَّاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ بِحَقِّ رَسُولِ اللهِ وَ بِحَقِّ مَنْ فَوْقَ الْعَرْشِ إِلاَّ خَلَّيْتَ

عَنْهُ فَإِنَّا غَيْرُ فَاعِلِينَ شَيْئاً تَكْرَهُهُ قَالَ فَتَخَلَّى عَنْهُ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يَعُودُوا إِلَى ذَلِكَ". (بحار الانوار، ج۴۳، ص۱۷۰).

"جب مسلمانوں کو سیدہ فاطمہؑ کی وفات کا علم ہوا تو وہ بقیع کی طرف آئے، وہاں پہنچ کر انہوں نے چالیس قبریں دیکھیں، جس کی وجہ سے اُن پر یہ بات مشتبہ ہوگئی کہ ان میں سے کون سی قبر حضرت فاطمہؑ کی ہے، اس پر لوگ شور مچانے لگے اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ تمہارے نبیؐ نے تم میں صرف ایک بیٹی چھوڑی تھی، وہ وفات پاگئی، دفن بھی ہوگئی، نہ تم اس کی وفات کے وقت موجود تھے، نہ اس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے اور نہ ہی تم اس کی قبر کو پہچانتے ہو! پھر ان کے حکمرانوں نے کہا: مسلمانوں کی عورتوں میں سے چند کو لاؤ جو یہ قبریں کھودیں تاکہ ہم ان میں سے اُس کی قبر تلاش کرلیں، پھر اس پر نماز پڑھیں اور اس کی زیارت کریں، یہ خبر امیرالمؤمنین علیؑ تک پہنچی تو وہ شدید غضبناک ہوکر نکلے، یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور رگیں پھول گئیں ان کے جسم پر وہی پیلا چغہ تھا جو وہ ہر سخت موقع پر پہنا کرتے تھے اور ذوالفقار پر ٹیک لگائے بقیع کی طرف بڑھے، لوگوں نے دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ علیؑ بن ابی طالب آرہے ہیں، قسم کھا رہے ہیں کہ اگر ان قبروں میں سے ایک بھی پتھر ہلایا گیا تو تلوار چلائیں گے اور کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے! عمر اور اس کے ساتھی ان کا مقابلہ کرنے لئے آگے بڑھے اور عمر نے کہا: اے ابا الحسنؑ! یہ کیا ماجرا ہے؟ خدا کی قسم! ہم یقیناً اس کی قبر کھودیں گے اور اس پر نماز پڑھیں گے! یہ سن کر علیؑ نے آگے بڑھ کر عمر کے کپڑوں کی گریبان والی جگہ پکڑی اور اسے زور سے جھنجھوڑا اور زمین پر پٹخ دیا پھر فرمایا: اے سیاہ زادے کے بیٹے! میرا اپنا حق تو میں نے اس خوف سے چھوڑ دیا کہ کہیں لوگ دین سے پھر نہ جائیں، لیکن فاطمہؑ کی قبر کے معاملے میں — اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں علیؑ کی جان ہے — اگر تو اور تیرے ساتھی

اس کی طرف ذرا بھی بڑھے تو میں زمین کو تمہارے خون سے سرخ کر دوں گا، اگر کچھ کرنا ہے تو لے آ اے عمر! یہ معاملہ دیکھ کر ابوبکر آگے بڑھے اور کہنے لگے: اے ابا الحسنؑ! رسولِ خداؐ کے واسطے سے اور اُس ذات کی قسم جس کا عرش بلند ہے، اسے چھوڑ دیجیے، ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جو آپ کو ناگوار ہو، تب امیر المؤمنینؑ نے اسے چھوڑ دیا اور لوگ منتشر ہو گئے اور پھر وہ لوگ دوبارہ اس معاملے کی طرف لوٹ کر نہ آئے"۔

دسویں حدیث: وقتِ دفن حضرت علیؑ کی بے قراری

"وَ مِنْ كَلَامٍ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ دَفْنِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِّيْ، وَ عَنِ ابْنَتِكَ النَّازِلَةِ فِيْ جِوَارِكَ، وَ السَّرِيْعَةِ اللَّحَاقِ بِكَ! قَلَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِيْ، وَ رَقَّ عَنْهَا تَجَلُّدِيْ، اِلَّا اَنَّ لِيْ فِي التَّاَسِّيْ بِعَظِيْمِ فُرْقَتِكَ، وَ فَادِحِ مُصِيْبَتِكَ، مَوْضِعَ تَعَزٍّ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُّكَ فِيْ مَلْحُوْدَةِ قَبْرِكَ، وَ فَاضَتْ بَيْنَ نَحْرِيْ وَ صَدْرِيْ نَفْسُكَ، اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾، فَلَقَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيْعَةُ، وَ اُخِذَتِ الرَّهِيْنَةُ! اَمَّا حُزْنِيْ فَسَرْمَدٌ، وَ اَمَّا لَيْلِيْ فَمُسَهَّدٌ، اِلٰى اَنْ يَّخْتَارَ اللّٰهُ لِيْ دَارَكَ الَّتِيْ اَنْتَ بِهَا مُقِيْمٌ. وَ سَتُنَبِّئُكَ ابْنَتُكَ بِتَضَافُرِ اُمَّتِكَ عَلٰى هَضْمِهَا، فَاَحْفِهَا السُّؤَالَ، وَ اسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ، هٰذَا وَ لَمْ يَطُلِ الْعَهْدُ، وَ لَمْ يَخْلُ مِنْكَ الذِّكْرُ. وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا سَلَامَ مُوَدِّعٍ، لَا قَالٍ وَّ لَا سَئِمٍ، فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَّلَالَةٍ، وَ اِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْٓءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الصَّابِرِيْنَ".

"حضرت علیؑ نے جناب فاطمہؑ کو دفن کرتے وقت فرمایا: اے رسولِ خداؐ! آپ پر میرا اسلام ہو اور آپ کی اُس بیٹی کی طرف سے بھی سلام ہو جو اب آپ کے جوار میں اتر چکی ہے اور بہت جلد آپ سے ملنے والی، اے رسولِ خدا! آپ کی اس عزیز بیٹی کے فراق پر میرا صبر کمزور پڑ گیا ہے اور میرا ضبط و حوصلہ ٹوٹ گیا ہے، مگر آپ کی جدائی کے بڑے غم اور آپ کی بھاری مصیبت میں میرے لئے تسلی اور صبر کا ایک پہلو ہے، کیونکہ میں نے خود آپ کو آپ کی قبر میں لٹایا تھا اور اس عالم میں آپؐ کی روح نے پرواز کی کہ آپؐ کا سر میری گردن اور سینے کے درمیان رکھا تھا، انا للہ و انا الیہ راجعون، اب یہ امانت پلٹا لی گئی، گروی رکھی ہوئی چیز چھڑا لی گئی، لیکن میرا غم بے پایاں اور میری راتیں اب بیداری میں گزریں گی، یہاں تک کہ خداوند عالم میرے لئے بھی اسی گھر کو منتخب کرے جس میں آپؐ رونق افروز ہیں، وہ وقت آگیا کہ آپؐ کی بیٹی آپؐ کو بتائیگی کہ آپ کی امت نے کس طرح باہم مل کر اس پر ظلم و ستم کئے اور اس کے حق کو پامال کیا، آپؐ ان سے پورے طور پر پوچھیں اور تمام احوال دریافت کریں، یہ ساری مصیبتیں ان پر بیت گئیں، حالانکہ آپ کو گزرے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اور آپ کی یاد دلوں سے محو بھی نہیں ہوئی تھی، آپؐ دونوں پر میرا اسلامِ رخصتی ہو، نہ ایسا سلام جو کسی ملول و دل تنگ کی طرف سے ہوتا ہے، اب اگر میں (اس جگہ سے) پلٹ جاؤں تو اس لئے نہیں کہ آپؐ سے میرا دل بھر گیا ہے اور اگر ٹھہرا رہوں تو اس لئے نہیں کہ میں اس وعدہ سے بدظن ہوں جو اللہ نے صبر کرنے والوں سے کیا ہے"۔

◆ بیسواں باب

◆ زیارات:

- زیارتِ حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلت.
- زیارتِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا.
- زیارتِ حضرت فاطمہؑ مقام جنت البقیع میں.
- زیارتِ حضرت فاطمہ زہراء روضۂ رسولؐ میں.

زیاراتِ جنت البقیع

زیارتِ حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

" مَنْ زَارَنِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَ مَنْ زَارَ فَاطِمَةَ فَكَأَنَّمَا زَارَنِي". (بشارۃ المصطفیؐ، ص۱۳۹).

" جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا، گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو فاطمہؑ کی زیارت کرے گا، گویا اس نے میری زیارت کی"۔

زیارتِ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

محمد بن احمد بن داؤد نے محمد بن وہبان بصری سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے ابو محمد حسن بن محمد بن حسن صیرافی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے عباس بن ولید بن عباس منصوری نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے ابراہیم بن محمد بن عیسیٰ بن محمد عُریضی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ابو جعفر علیہ السلام نے ایک روز فرمایا: جب تم اپنی جدّہ فاطمہؑ کی قبر پر پہنچو تو یوں کہو:

" يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللهُ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَ زَعَمْنَا أَنَّا لَكِ أَوْلِيَاءُ وَ مُصَدِّقُونَ وَ صَابِرُونَ لِكُلِّ مَا أَتَانَا بِهِ أَبُوكِ ص وَ أَتَانَا بِهِ وَصِيُّهُ ع فَإِنَّا نَسْأَلُكِ إِنْ كُنَّا

صَدَّقْنَاكِ إِلَّا أَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيقِنَا لَهُمَا بِالْبُشْرَى لِنُبَشِّرَ أَنْفُسَنَا بِأَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَايَتِكِ. السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيلِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ أَمِينِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ أَفْضَلِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ مَلَائِكَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ وَ خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ص السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَغْصُوبَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَ عَلَى رُوحِكِ وَ بَدَنِكِ أَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ وَ أَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللهِ ص وَ مَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللهِ ص وَ مَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذَى رَسُولَ اللهِ ص وَ مَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللهِ ص وَ مَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ ص لِأَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَ رُوحُهُ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا قَالَ ص أُشْهِدُ اللهَ وَ رُسُلَهُ وَ مَلَائِكَتَهُ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ وَ سَاخِطٌ عَلَى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ وَ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ

أَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتِ وَ كَفى بِاللهِ شَهِيداً وَ حَسِيباً وَ جَازِياً وَ مُثِيباً" (تہذیب الاحکام، ج۶، ص۱۰)

"اے آزمائی ہوئی بی بیؑ! اللہ نے آپ کو آزمایا، وہی ذات جس نے آپ کو پیدا فرمایا، اس سے پیش تر کہ آپ کو خلق فرمائے، پس اُس نے آپ کو اُس آزمائش کے لئے جس میں آپ کو مبتلا فرمایا، صابر پایا، ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم آپ کے موالی اور آپ کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ہر اُس امر پر ثابت قدم ہیں جو آپ کے والدِ بزرگوار ہمارے پاس لائے، اور جو اُن کے وصی علیہ السلام نے بتایا، پس ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے تو ہماری اُن دونوں کی تصدیق کے سبب ہمیں بشارت کے ساتھ لاحق فرمادیجئے، تاکہ ہم اپنے نفوس کو یہ بشارت دے سکیں کہ ہم نے آپ کی ولایت کے سبب پاکیزگی حاصل کرلی ہے، سلام ہو آپ پر، اے دخترِ رسولِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ نبیِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ حبیبِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ خلیلِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ برگزیدۂ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ امینِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ بہترینِ خلقِ خدا! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ افضلِ انبیائے خدا، افضل رسل اور افضل ملائک! سلام ہو آپ پر، اے دخترِ بہترینِ خلائق! سلام ہو آپ پر، اے اوّلین و آخرین کی تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار! سلام ہو آپ پر، اے ولیِ خدا کی زوجہ مکرمہ اور سلام ہو آپ پر اے رسولِ خدا کے بعد بہترینِ خلق کی زوجہ! سلام ہو آپ پر اے حسنؑ و حسینؑ کی مادرِ گرامی، جو اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں! سلام ہو آپ پر، اے صدیقۂ شہیدہ! سلام ہو آپ پر، اے راضی بہ حکمِ خدا، مرضیۂ خدا! سلام ہو آپ پر، اے صاحبۂ فضیلت، پاکیزہ! سلام ہو آپ پر، اے حورائے انسیہ! سلام ہو آپ پر، اے متقیہ، پاکیزہ! سلام ہو آپ پر، اے محدثہ، صاحبۂ علم! سلام ہو آپ پر، اے

مظلومہ، جس کا حق غصب کیا گیا! سلام ہو آپ پر، اے ستم رسیدہ، مقہورہ! سلام ہو آپ پر، اے فاطمہ، دخترِ رسولِ خدا! اور آپ پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں، اللہ آپ پر، آپ کی روحِ مقدس اور آپ کے بدنِ اطہر پر درود بھیجے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے پروردگار کی جانب سے ایک روشن حجت و دلیل ہیں اور یہ کہ جس نے آپ کو مسرور کیا، اُس نے رسولِ خداؐ کو مسرور کیا اور جس نے آپ پر جفا کی، اُس نے رسولِ خداؐ پر جفا کی اور جس نے آپ کو اذیت دی، اُس نے رسولِ خداؐ کو اذیت دی اور جس نے آپ سے صلہ قائم کیا، اُس نے رسولِ خداؐ سے صلہ قائم کیا اور جس نے آپ سے قطع تعلق کیا، اُس نے رسولِ خداؐ سے قطع تعلق کیا، اس لئے کہ آپ اُن کا ایک ٹکڑا ہیں، اور اُن کی وہ روح ہیں جو اُن کے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے، جیسا کہ خود رسولِ خداؐ نے فرمایا، میں اللہ، اُس کے رسولوں اور اُس کے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اُس شخص سے راضی ہوں جس سے آپ راضی ہیں اور اُس شخص پر ناخوش ہوں جس پر آپ ناخوش ہیں اور اُس شخص سے بیزار ہوں جس سے آپ بیزار ہیں، جس سے آپ کی ولایت رکھی، میں اُس سے ولایت رکھتا ہوں جس سے آپ نے عداوت کی، میں اُس سے عداوت رکھتا ہوں، جس سے آپ نے بغض رکھا، میں اُس سے بغض رکھتا ہوں اور جس سے آپ نے محبت کی، میں اُس سے محبت رکھتا ہوں، اور گواہی کے لئے اللہ ہی کافی ہے، اور حساب لینے کے لئے بھی وہی کافی ہے اور بدلہ دینے والا بھی وہی ہے اور اجر عطا فرمانے والا بھی وہی ہے"۔

زیارتِ فاطمہؑ، مقامِ بقیع پر

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ "بقیع" میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی قبرِ مبارک پر کھڑے ہوں اور یہی وہ قبر ہے جس میں اُن کے فرزند، حضرت امام حسن علیہ السلام مدفون ہیں، پھر یوں زیارت پڑھیں:

" السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ بِهِ صَابِرَةً وَ نَحْنُ لَكِ أَوْلِيَاءُ وَ مُصَدِّقُونَ وَ لِكُلِّ مَا أَتَى بِهِ أَبُوكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَتَى بِهِ وَصِيُّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسَلِّمُونَ وَ نَحْنُ نَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ إِذْ كُنَّا مُصَدِّقِينَ لَهُمْ أَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِيقِنَا لَهُمْ بِالدَّرَجِ الْعُلْيَا لِنُبَشِّرَ أَنْفُسَنَا بِأَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَام".

" سلام ہو آپ پر، اے آزمائش میں مبتلا کی جانے والی بی بیؑ! اس ذات نے آپ کو آزمائش میں مبتلا کیا جس نے آپ کو پیدا کیا، پیش از آن کہ آپ کو خلق فرمائے، پس اُس نے آپ کو اُس آزمائش کے لئے، جس کے ساتھ آپ کو آزمایا، صابر پایا، ہم آپ کے موالی ہیں اور آپ کی تصدیق کرنے والے ہیں اور آپ کے پدرِ بزرگوار صلوات اللہ علیہ وآلہ جو کچھ لے کر آئے اور اُن کے وصی علیہ السلام نے جو کچھ بتایا، ہم اُن تمام اوامر کو تسلیم کرنے والے ہیں، اے معبود! ہم تجھ سے جب کہ ہم اُن کی تصدیق کرنے والے ہیں سوال کرتے ہیں کہ ہماری اُن کی تصدیق کے سبب ہمیں اُن کے اعلیٰ ترین درجات سے ملحق فرما، تاکہ ہم اپنے نفوس کو یہ بشارت دے سکیں کہ ہم نے اُن کی ولایت کے طفیل طہارت و پاکیزگی حاصل کرلی ہے"۔

زیارتِ فاطمہؑ روضۂ رسولؐ میں

شیخ مفیدؒ نے المزار میں لکھا کہ ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہؑ کی قبرِ مبارک ان کے پدرِ بزرگوار حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قریب ہے، پس جب تم ان کی زیارت کا ارادہ کرو تو آنحضرتؐ کے روضہ مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یوں زیارت پڑھیں:

" السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، السَّلَامُ عَلَى ابْنَتِكَ الصِّدِّيقَةِ الطَّاهِرَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، أَيَّتُهَا الْبَتُولُ الشَّهِيدَةُ الطَّاهِرَةُ، لَعَنَ اللهُ مَانِعَكِ إِرْثَكِ، وَدَافِعَكِ عَنْ حَقِّكِ، وَالرَّادَّ عَلَيْكِ قَوْلَكِ، لَعَنَ اللهُ أَشْيَاعَهُمْ وَأَتْبَاعَهُمْ، وَأَلْحَقَهُمْ بِدَرَكِ الْجَحِيمِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى أَبِيكِ وَبَعْلِكِ وَوُلْدِكِ الْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ، وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ". (کتاب المزار، ص:۱۷۹)

" سلام ہو آپ پر اے رسولِ خداؐ، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں، سلام ہو آپ کی اس بیٹی پر جو صدیقہ اور پاکیزہ ہے، سلام ہو آپ پر اے فاطمہؑ، اے رسولِ خداؐ کی دخترِ گرامی! اے تمام جہانوں کی خواتین کی سردار! اے پاکیزہ، عبادت گزار اور شہیدہ! اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے آپ کو آپ کے میراثی حق سے روکا، آپ کو آپ کے حق سے باز رکھا اور آپ کے قول کو ردّ کیا، اللہ ان کے پیروکاروں اور ان کے اتباع پر بھی لعنت فرمائے اور انہیں جہنم کے گہرے ترین طبقے تک پہنچائے، اللہ کی رحمتیں ہوں آپ پر، آپ کے پدرِ بزرگوار پر، آپ کے شوہرِ نامدار پر اور آپ کی اولاد میں ان ہدایت یافتہ ائمہ اطہارؑ پر، ان سب پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں"۔